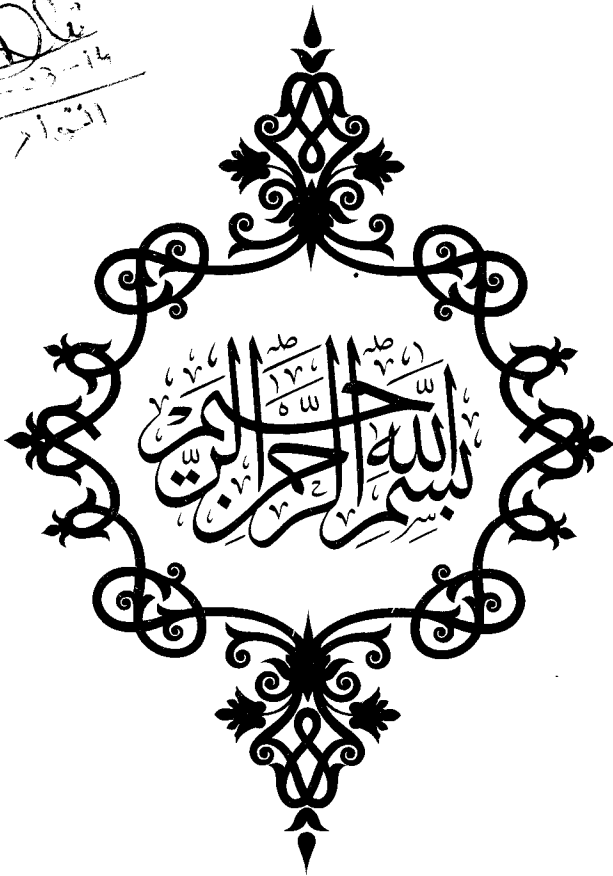
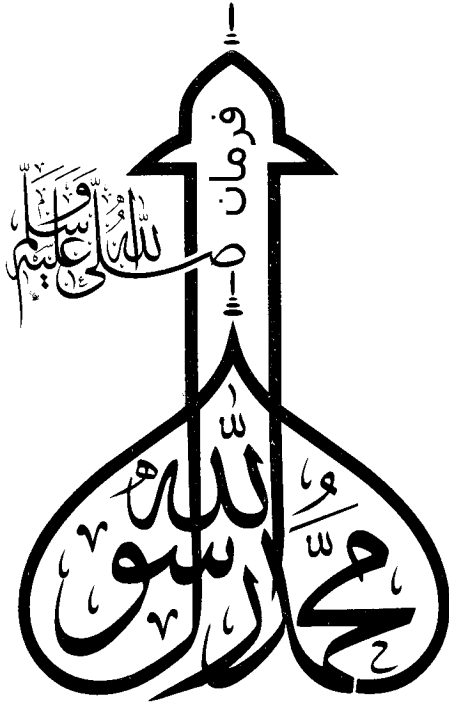




16-14
التقاریر





مِنْ كُنْتُمْ مَوْلَايَ فَاَنَا مَوْلَاكُمْ

”حضور نبی کریم ﷺ نے ”غدیر خم“ کے مقام پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولیٰ، علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا مولیٰ ہے پھر آپ ﷺ نے مزید فرمایا: اے اللہ جو علی رضی اللہ عنہ کا دوست ہے اس کو تو بھی اپنا دوست بنا جو علی رضی اللہ عنہ کا دشمن ہے اس کو تو بھی اپنا دشمن بنا۔“

Khasais-e-Ali ﷺ

Imam Abu `Abd ar-Rahmān Ahmed bin Shoaib al-Nasa'i

Translation by: Naveed Ahmed Rabbani

Jhelum: Book Corner, 2014

288p.

1. Hadith Pak - Seerat

ISBN: 978-969-9396-69-4

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اس کتاب کے حقوق بحق ادارہ "بک کارز جہلم" محفوظ ہیں اس ترجمے کا استعمال کسی بھی ذریعے سے غیر قانونی ہوگا۔

خلاف ورزی کی صورت میں پبلشر قانونی کارروائی کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

قانونی مشیر: عبدالجبار ریٹ (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

اشاعت	:	مارچ 2014ء
نام کتاب	:	خصائص علی ﷺ
تالیف	:	ام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی
مترجم	:	نویچہ شہد بانی
فوائد تحقیق و تخریج	:	علامہ مصطفیٰ ظہیر امین پوری
پروف ریڈنگ	:	سید امیر کھوکھر / حافظ ذیشان ایوب
ترمیم و اہتمام	:	شاہد حمید / ولی اللہ
معاونین	:	گنگن شاہد / امر شاہد
سرورق	:	ابو امامہ
مطبع	:	بی بی ایچ پرنٹرز، لاہور

التماس: اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتاب کے ترجمے، پروف ریڈنگ، ایڈیٹنگ، طباعت، تصحیح اور جلد بندی میں انتہائی احتیاط کی گئی ہے۔ تاہم غلطی کا احتمال بہر حال باقی رہتا ہے۔ بشر ہونے کے ناطے اگر سہو غلطی رہ گئی ہو یا صفحات درست نہ ہوں تو ناشر، پروف ریڈرز اور طابع ہر قسم کے سہو پر اللہ غفور الرحیم سے عفو و کرم کے خواست گار ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب میں اگر کہیں بھی غلطی یا خامی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی عمل میں لائی جاسکے۔ ادارہ "بک کارز جہلم" کے متعلقین اپنے کرم فرماؤں کے تعاون کیلئے بے حد شکر گزار ہیں۔ (ناشر)



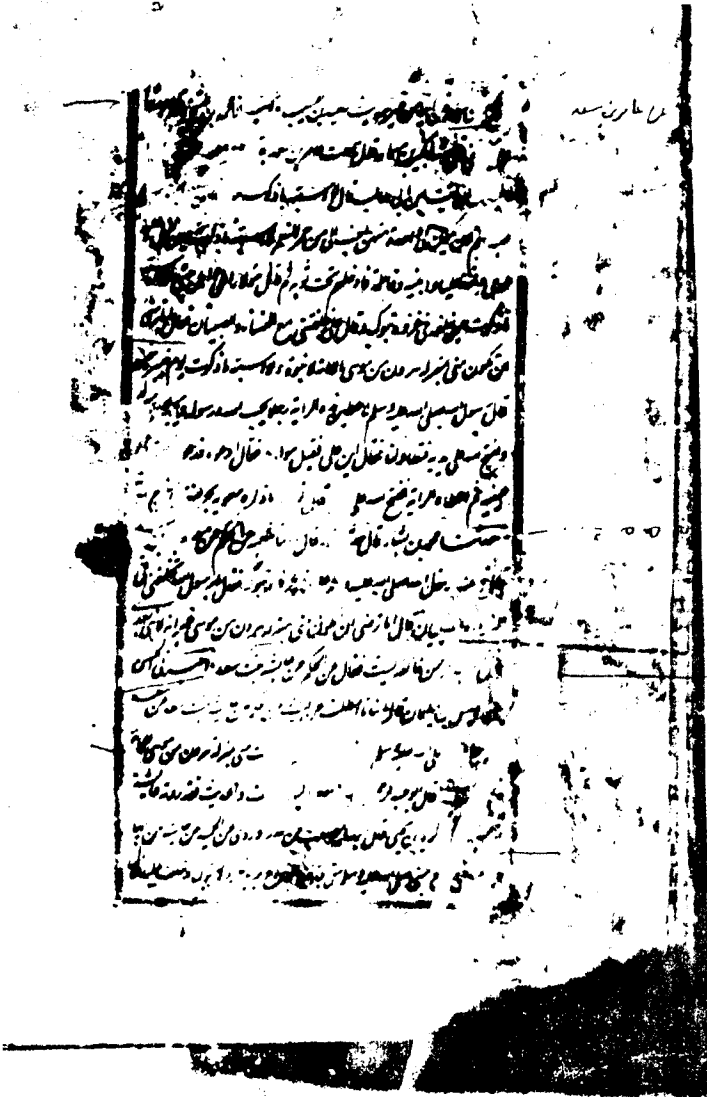
BOOK CORNER SHOWROOM

Opposite Iqbal Library, Book Street, Jhelum, Pakistan

Ph: +92 (0544) 614977, 621953 - Mob: 0323-577931, 0321-5440882

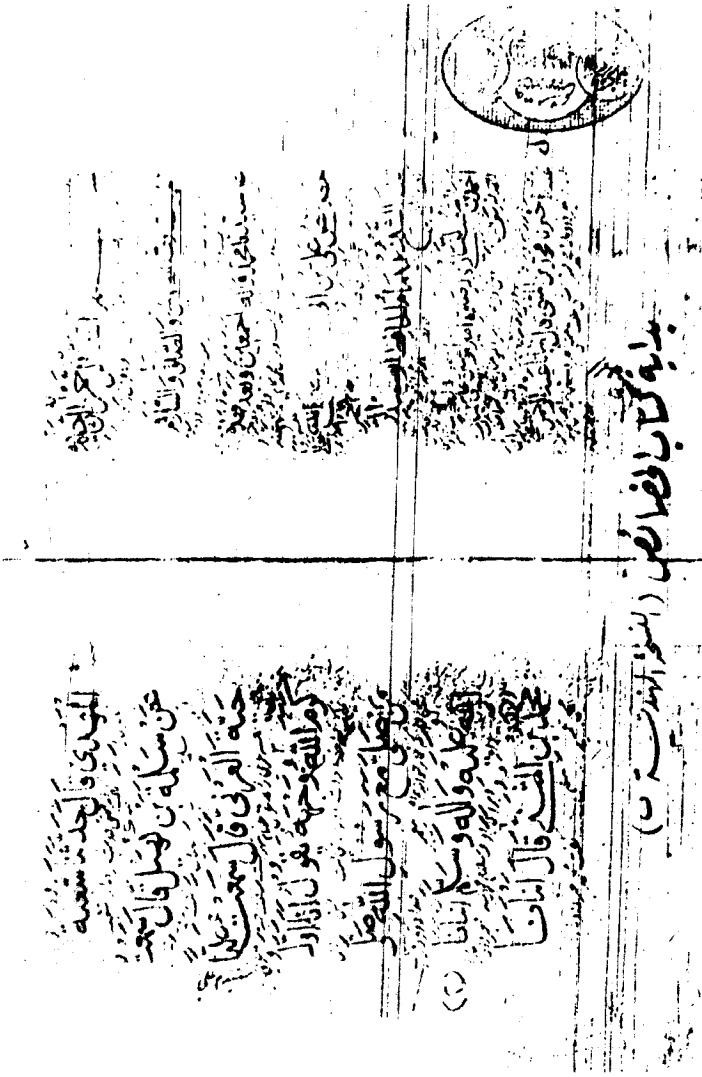
http://www.bookcorner.com.pk - email: bookcornershowroom@gmail.com

www.facebook.com/bookcornershowroom



منوف سے نسخہ الہندیہ ۲

امام نسائی رحمہ اللہ کی کتاب ”خصائص علی بن ابی طالب“ کے ہندی نسخہ کا ایک نمونہ



امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”خصائص علی رضی اللہ عنہ“ کے ہندی نسخہ کے ابتدائیے کا نایاب عکس

فہرست

13	○ عرض ناشر
14	○ عرض مترجم
16	○ پیش گفتار
20	○ امام نسائیؒ کے حالاتِ زندگی
25	○ خصائص علیؑ
25	امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالبؑ کے خصائص کا ذکر جمیل اور ان کا اس امت میں تمام لوگوں میں سب سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان
27	اس خبر کو امام شعبہ سے بیان کرنے میں راویوں کا (لفظی) اختلاف
37	سیدنا علی المرتضیٰؑ کی عبادت کا بیان
40	دربارِ الہی میں سیدنا علی المرتضیٰؑ کا مقام
60	سیدنا ابو ہریرہؓ سے اس روایت کو بیان کرنے میں ناقلین کا (لفظی) اختلاف
64	اس سلسلے میں سیدنا عمران بن حصینؓ کی روایت
65	نبی کریم ﷺ سے سیدنا حسن بن علیؑ کی ذکر کردہ روایت کا بیان کہ سیدنا جبریلؑ سیدنا علیؑ کے دائیں اور سیدنا میکائیلؑ بائیں جانب رہ کر جنگ کرتے ہیں
73	نبی کریم ﷺ کا سیدنا علیؑ کے بارے میں یہ فرمان: ”بلاشبہ اللہ عزوجل ان کو کبھی رسوا نہیں کرے گا“
78	نبی کریم ﷺ کا سیدنا علیؑ کے متعلق یہ فرمان: ”ان کو بخش دیا گیا ہے“
80	اس روایت کو بیان کرنے میں ابواسحاق کی روایت کا (لفظی) اختلاف
84	نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان ”یقیناً اللہ تعالیٰ نے علی کے ایمانِ قلب کا امتحان لیا ہوا ہے“
87	نبی کریم ﷺ کا سیدنا علیؑ کے متعلق یہ فرمان: ”عنقریب اللہ تیرے دل کو ہدایت سے نوازے گا اور تیری زبان کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا“

89	اس حدیث کو بیان کرنے میں راویوں کا (لفظی) اختلاف
92	اس روایت کو بیان کرنے میں ابواسحاق کا (لفظی) اختلاف
94	نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ”مجھے علی کے علاوہ ان تمام دروازوں کو بند کروانے کا حکم دیا گیا ہے“
99	نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ”میں نے یہاں علی کو داخل نہیں کیا اور تم کو نکالا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو داخل کیا اور تم کو نکالا ہے“
105	نبی کریم ﷺ کی نظر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا مقام
108	اس حدیث کو بیان کرنے میں محمد بن مسند رکا (لفظی) اختلاف
119	اس حدیث کو بیان کرنے میں عبداللہ بن شریک کا (لفظی) اختلاف
123	اخوت کا بیان
130	نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ”علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں“
131	اس حدیث کو بیان کرنے میں ابواسحاق کا (لفظی) اختلاف
134	نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ”علی میرے نفس کی طرح ہے“
136	نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ”علی میرا صفی اور امین ہے“
137	نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ”میرے اور علی کے علاوہ میری ذمہ داری کوئی نہیں ادا کرے گا“
138	نبی کریم ﷺ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ کے احکام دے کر بھیجنے کی توجیہ کا بیان
144	نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ”جس کا میں مولیٰ (دوست) اس کا علی مولیٰ (دوست) ہے“
152	نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ”میرے بعد علی ہر مومن کا ولی (دوست) ہے“
154	نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ”میرے بعد علی تمہارا ولی (دوست) ہے“
156	نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ”جس نے علی کو برا بھلا کہا، بلاشبہ اس نے مجھے برا بھلا کہا“
160	سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے دوستی رکھنے کی ترغیب اور ان کی دشمنی میں ترہیب
164	سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت کی ترغیب، اس آدمی کے لئے نبی کریم ﷺ کی دعائے خیر کا بیان جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرے اور اس کے حق میں بددعا جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے
169	مومن اور منافق کے درمیان فرق کا بیان

171	نبی کریم ﷺ کا سیدنا علی بن ابی طالبؑ کے لیے مثال ذکر کرنے کا بیان
173	سیدنا علی بن ابی طالبؑ کے مقام اور نبی کریم ﷺ سے قرابت داری جو کہ انتہائی قریبی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی ان سے محبت کا بیان
182	نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری، مسائل پوچھنے اور آپ ﷺ کے پاس ٹھہرنے کے اوقات میں سیدنا علیؑ کا مقام
184	اس روایت کو بیان کرنے میں مغیرہ کا (لفظی) اختلاف
188	سیدنا علیؑ کی اس خاص فضیلت کا بیان: ”نبی کریم ﷺ نے ان کو اپنے کندھوں پر سوار کیا“
190	سیدنا علی المرتضیٰؑ کی تمام اولین و آخرین میں اس خاص فضیلت کا بیان: ”ان کے لیے نبی کریم ﷺ کی نختِ جگر سیدہ فاطمہؑ کا انتخاب ہوا جو کہ سیدہ مریم بنت عمرانؑ کے علاوہ تمام جنتی خواتین کی سردار ہیں“
197	ان احادیث کا بیان کہ (جن میں مذکور ہے) رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہؑ سیدہ مریم بنت عمرانؑ کے علاوہ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہیں
200	ان احادیث کا بیان کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہؑ اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں
205	ان احادیث کا بیان: ”سیدہ فاطمہؑ نبی کریم ﷺ کے جسدِ اقدس کا ٹکڑا ہیں“
206	اس روایت کو بیان کرنے میں راویوں کا (لفظی) اختلاف
208	سیدنا علی بن ابی طالبؑ کی اس خاص فضیلت کا بیان: ”سیدنا حسن اور حسینؑ نبی کریم ﷺ کے نواسے، دُنیا میں رسول اللہ ﷺ کے پھول اور عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریاؑ کے علاوہ تمام جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں“
210	نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ”حسن اور حسین میرے نواسے ہیں“
212	نبی کریم ﷺ کی ان احادیث کا بیان: ”حسن اور حسینؑ تمام جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں“
215	نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ”حسن اور حسینؑ اس دُنیا میں میرے دو پھول ہیں“

217	سیدنا علیؑ کے لیے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: ”علی! تم فاطمہ سے میرے نزدیک زیادہ معزز ہو اور فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے“
219	نبی کریم ﷺ کا سیدنا علیؑ کے لیے یہ فرمان: ”جو میں نے اپنے لیے مانگا، وہی تیرے لیے بھی مانگا“
222	سیدنا علیؑ کی اس خاص فضیلت کا بیان: ”نبی کریم ﷺ کا ان کے لیے دُعا کرنا“
224	سیدنا علیؑ کی اس خاص فضیلت کا بیان: ”گرمی اور سردی کی تکلیف ان سے پھیر دی گئی ہے“
226	سیدنا علیؑ المرتضیٰؑ کی اس فضیلت کا بیان: ”ان کے سبب اس امت پر آسانی کی گئی“
228	لوگوں میں سب سے بڑے بد بخت کا بیان
231	سیدنا علیؑ کی اس فضیلت کا بیان: ”انہوں نے سب سے آخر میں نبی کریم ﷺ سے گفتگو کا شرف حاصل کیا“
233	نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ”علیؑ (علیؑ) قرآن کریم کی تاویل پر جہاد کرے گا جس طرح کہ میں نے اس کے نازل ہونے پر کیا ہے“
235	سیدنا علیؑ کی مدد کے لیے ترغیب دلانے کا بیان
237	نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ”عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا“
244	نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان: ”لوگوں میں ایک گروہ (خوارج) نکلے گا، انہیں دو گروہوں میں سے وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا“
248	سیدنا علی المرتضیٰؑ کی اس خاص فضیلت کا بیان: ”وہ خوارج کے ساتھ جنگ کریں گے“
254	اس حدیث کو بیان کرنے میں ابو اسحاق کا (لفظی) اختلاف
256	ان کی علامات کا بیان
259	ان لوگوں کے لیے اجر و ثواب کا بیان جو خوارج کو قتل کریں گے
269	اہل حرورہ کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن عباسؑ کے مناظرے کا بیان اور اس میں ان (خوارج) کے سیدنا علی بن ابی طالبؑ پر اعتراضات کی تردید
275	سیدنا علی المرتضیٰؑ کی مذکورہ بالا صفات کی مؤید روایات

عرضِ ناشر

کوئی بھی کلمہ گو مسلمان خواہ کسی بھی مکتبِ فکر سے تعلق رکھتا ہو، سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی شان میں کسی طرح بھی کمی پیشی کرنے کا تصور نہیں کر سکتا۔

آپ ﷺ کی شان، آپ ﷺ کا مقام، اللہ تعالیٰ نے جو مقرر کر دیا ہے وہ شان وہ مقام وہ فضیلت اس قدر منفرد ہے جس کی وجہ سے برسوں پہلے امام نسائیؒ نے ایک بڑی کتاب ”خصائص علیؑ“ کے نام سے تالیف کی جو عربی دان طبقے میں بے حد مقبول ہوئی۔

عربی زبان سے ناواقف قارئین کے لیے اس نادر و نایاب کتاب سے استفادہ ایک مشکل امر تھا، اس لیے ادارہ بک کارنز جہلم نے علما سے رابطہ کیا لیکن کئی سال گزرنے کے باوجود ہمیں کوئی عالم دین اس کتاب کا ترجمہ کرنے میں متاثر نہ کر سکا، البتہ تلاش جاری رہی۔ اب ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے۔

ہماری کوششیں کامیاب ہوئیں۔ بالآخر نوید احمد ربانی کی شکل میں ہمیں گوہر مقصود مل گیا اور امام نسائیؒ کی عظیم کاوش کو ایک مناسب مترجم میسر آ گیا۔ اب کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے، پڑھتے ہوئے آپ ان شاء اللہ میری رائے سے اتفاق کریں گے۔ یہ کتاب ترجمہ ہونے کے باوجود اپنی سلیس زبان کی وجہ سے رواں ہے اور ہر بات سمجھ میں آ جاتی ہے۔

پڑھیے اور دعاؤں میں یاد رکھیے۔ اللہ سب کا حامی و ناصر ہو!

شاہد حمید

عرضِ مترجم

حیدر کرار، غزوہ خیبر کے علمبردار، داماد رسول ﷺ، سیدہ فاطمہ الزہراءؑ کے شوہر نامدار، حسین کریمینؑ کے والد ماجد اور چوتھے خلیفہ راشد سیدنا علی بن ابی طالبؑ کا مقام و مرتبہ اہل سنت کے نزدیک مسلم ہے۔ ان کے ساتھ محبت ایمان اور بغض نفاق کی علامت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے زیر سایہ پرورش پائی، جس کا اثر آپؑ کی شخصیت پر نمایاں تھا۔ شجاعت و بہادری میں اپنی مثال آپ تھے، لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا خاص ملکہ حاصل تھا، علمی میدان میں بھی اصحاب رسول ﷺ میں بلند مقام کے حامل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فضائل و مناقب کا ایک تفصیلی باب آپؑ کے حصے میں رکھا، جس کا تذکرہ احادیث مبارکہ اور کتب سیر و تواریخ میں رقم کیا گیا ہے۔

اسی ضمن میں الحافظ، شیخ الاسلام، ناقد الحدیث، صاحب السنن الامام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی النسائیؒ (215-303ھ) نے سیدنا علیؑ سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے ”خصائص علیؑ“ کے نام سے موسوم مجموعہ پیش کیا۔ پیش نظر کتاب اپنے موضوع میں جامع اور انتہائی مفید ہے۔ سیدنا علیؑ کے فضائل و مناقب کے بارے میں امام نسائیؒ نے ایک کثیر مجموعہ اکٹھا کیا تھا جسے ہم نے اللہ رب العزت کی خاص توفیق اور فضل عظیم سے اردو قالب میں ڈھالنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

ہماری بھرپور کوششوں کے باوجود اہل علم سے التماس ہے کہ اگر کسی مقام پر غلطی نظر آئے تو ہمیں مطلع فرما کر ضرور اس نیک کام میں اپنا حصہ ڈالیں، ایسے ہر خیر خواہ کی راہنمائی اور مثبت تنقید کا کھلے دل سے احترام کیا جائے گا، اس ہمدردی کے شکر گزار بھی ہوں گے۔

اس کتاب کی تیاری میں جن خیر خواہ رفقاء نے ہمارا ساتھ دیا، ان میں علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امین پوری رحمۃ اللہ علیہ کا نام شامل ہے، جنہوں نے فوائد، تحقیق و تخریج کے کام کو بڑی محنت اور ذمہ داری سے مکمل کیا، ہمارے قابل احترام دوست جناب پروفیسر سید امیر کھوکھر نے کتاب کے مسودہ کو بلاستیعاب پڑھنے کے بعد واقع ابتدا سے رقم کیا، برادر م حافظ ذیشان ایوب نے پروف ریڈنگ کے کام کو عرق ریزی سے سرانجام دیا۔ کمپوزنگ کے محتاط مرحلہ کو رضوان احمد مختار نے بخوبی طے کیا۔ ان خیر خواہ ساتھیوں کے علاوہ جن بھائیوں نے ہمارا ساتھ دیا، ان کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔

ہماری پہلی کاوشوں کی طرح اس کوشش کو بھی پاکستان کا معروف اشاعتی ادارہ ”بک کارز“ اپنے مخصوص اور منفرد انداز سے شائع کر رہا ہے۔ بلاشبہ ان کی حوصلہ افزائی کے بغیر یہ کتاب پایہ تکمیل کو نہ پہنچ پاتی۔ اللہ تعالیٰ ادارہ کی پاسبانی فرمائے۔

آخر میں مولائے رحیم و کریم سے عاجزانہ دُعا ہے کہ اس کاوش کو قبول فرما کر ہمارے لئے، ہمارے اساتذہ، والدین، دوستوں اور قارئین کے لئے روزِ محشر ذریعہ نجات بنا دے۔

آمین یا رب العالمین!

خادم العلم والعلماء

نوید احمد ربانی

na.rubbani@gmail.com

پیش گفتار

اللہ تعالیٰ نے اپنے شاہکار تخلیق محبوب نبی ﷺ کو رسالت و نبوت کا آفتاب عالم تاب بنا کر سرزمین عرب میں مبعوث فرمایا۔ جس کی ضیاء بارسہانی کرنوں سے نہاں خانہ ہائے دل منور ہو گئے، کشورِ اذہان میں روشنی کی سوغات بننے لگی، اقلیمِ دل و جاں کی روشیں جو صدیوں سے ویراں پڑی تھیں، دعوتِ نظارہ دینے لگیں، اُن سراجِ منیر ﷺ سے جنہوں نے پہلے پہل اپنے دامن کو مستفید کیا، ان میں (بچوں میں) خانوادہ بنو ہاشم کے چشم و چراغ، پدرِ حسینِ کریمینؑ، سرتاجِ سیدہ زہراؑ، تولدِ علیؑ سیدنا علی المرتضیٰؑ سرِ فہرست ہیں۔

سیدنا علی المرتضیٰؑ نے اذعان و یقین کی دولتِ سردی تب پائی، جب ابھی عرب کے لوگ تشکیک و ارتباب کی وادیوں میں بھٹک رہے تھے، مصلحتیں اور منفعتیں حقیقت کے رُخِ زیبا کو پہچاننے میں سدرِ راہ بنی ہوئیں تھیں، جب سیدنا عالم ﷺ نے اپنے خاندان کو دینِ اسلام کی فوز و فلاح سے معمور دعوت دی تو جس طالع مند اور بلند اقبال کو لبیک کہنے کی توفیق ارزانی ہوئی اسے ”اسد اللہ علیؑ“ کے نامِ نامی سے جانا جاتا ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰؑ کی لکار و یلغار اتنی جان دار ہوتی تھی کہ مختلف غزوات (خیبر، بدر، احد، خندق، تبوک وغیرہ) میں کفار کے بے شمار سوراخوں کو ایک ہی وار میں کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیتے۔ آپ ﷺ کے نام سے کفر کے یوانوں میں زلزلہ برپا ہو جاتا تھا، بڑے بڑے جری اور تجربہ کار جنگ جو بھی آپ ﷺ کے مقابلے میں آنے سے خائف رہے اور اگر کہیں بامرِ مجبوری مقابلہ بھی کیا تو خائب و خاسر ہو کر اپنے منطقی انجام کو پہنچے۔

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی بیبت سے رائی

آپؑ کی شخصیت روحانی، رعنائی اور اخلاقی زیبائی کا پیکر جمیل، صبر و رضا کا مجسمہ، فقر و استغنا کا نمونہ، علم و حکمت کا مرقع، عفت و عصمت کا منبع، اخلاص و وفا کا سراپا اور شجاعت و بسالت کا معیار تھی۔

صائبِ نظری، صالحِ فکری اور راست گوئی آپؑ کی شخصیت کا حصہ تھیں، آپؑ قلب و نظر کی بصیرتوں اور سیرت و کردار کی رفعتوں کے حامل تھے۔ آپؑ مظہرِ صدق و صفا، منبعِ جو دوسخا، پیکرِ حلم و حیا اور دامادِ مصطفیٰ ﷺ تھے۔ صبر و رضا اور فقر و غنا میں شانِ امتیازی کے مالک تھے، بقولِ شاعر:

تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیالِ فقر و غنا نہ کر

کہ جہاں میں ہے نانِ شعیر پر مدارِ قوتِ حیدری

حضور سرورِ کائنات ﷺ نے اپنے اس جاں نثار و جان سپار مجاہد کی عظمت و رفعت کو اپنی مایٰ نطقِ عنِ الٰہوی کی زبانِ حق ترجمان سے بیان کیا ہے۔ ابتدائی سے علمائے محدثین نے ان احادیث کو اپنے مجموعہ میں فضائل و مناقبِ سیدنا علی المرتضیٰؑ کے عنوان کے تحت درج کیا ہے۔ پیش نظر کتابِ خصائصِ سیدنا علی المرتضیٰؑ شیخ الاسلام، ناقد الحدیث، صاحبِ سنن، امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی النسائیؒ (215-303ھ) کی تالیف ہے جس میں انہوں نے سیدنا علی المرتضیٰؑ کی وہ شخصی عظمتیں اور سیرت و کردار کی رفعتیں مختلف ابواب میں بیان کی ہیں جو تاجدارِ عرب و عجم ﷺ کی نطقِ گوہر بار سے مختلف اوقات میں بیان کی گئیں، ان کا ایک سرسری مطالعہ بھی آپؑ کی عظیم المرتبت شخصیت اور خصائل و شمائل کا آئینہ دار ہے۔

☆ آپ ﷺ کو سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنا ولی (دوست / مددگار) قرار دیا اور آپ ﷺ سے محبت کو اپنی اور اللہ کی محبت جبکہ آپ ﷺ سے عداوت کو اللہ تعالیٰ اور اپنے سے عداوت قرار دیا ہے۔

☆ آپ ﷺ نے اپنے اس تعلق کو سیدنا موسیٰ و سیدنا ہارون علیہما السلام کے باہمی تعلق کے ساتھ تشبیہ دی۔

أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ بَارزُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي
☆ غزوہ خیبر کے موقع پر لشکرِ اسلام کی سپہ سالاری آپ ﷺ کو سونپتے ہوئے اس بات کی وضاحت کر دی کہ علیؑ (رضی اللہ عنہ) اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ بھی علیؑ سے محبت کرتے ہیں گویا آپ ﷺ کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی محسنت و محبوبیت پر مہر تصدیق ثبت فرمادی۔

لَا ذَفَعَنَّ الْيَوْمَ الرَّيَّةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ۔

☆ ارشاد فرمایا جس کا میں مولا ہوں، علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) اس کا مولا ہے۔

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ۔

☆ سیدنا علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ محبت کو تقاضائے ایمان جبکہ آپ ﷺ سے بغض و عداوت کو علامتِ نفاق قرار دیا۔

لَا يُحِبُّنِي إِلَّا الْمُؤْمِنُ وَلَا يَبْغَضُنِي إِلَّا الْمُنَافِقُ۔

☆ آپ ﷺ کو اپنے مبارک کندھوں پر سواری کا شرف بخش کر خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک صاف فرمایا۔ سیدنا علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) نے اپنی کیفیت یہ بتائی کہ مجھے یوں لگتا تھا کہ آسمان کے کنارے میری پہنچ میں تھے۔ (یعنی اگر میں چاہتا تو آفاق آسمان کو چھو لیتا۔)

إِصْعَدْنَا عَلَى مَنْكِبِي..... إِنَّهُ لِيُخَيَّلُ إِلَى آتِنِ لَوْ شِئْنَا لَنِلْنَا أَفْقَ السَّمَاءِ

☆ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ فاطمہ الزہراء (رضی اللہ عنہا) کو امت کی مومن خواتین کی سردار قرار دیا۔

أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ۔

☆ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے جگر پاروں سیدنا حسن و سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو جنتی نوجوانوں کا سردار قرار دیا اور مزید ارشاد فرمایا کہ یہ دُنیا میں میرے پھول ہیں۔
الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔
.....رِزْحَانَتِي مِنْ هَدِيهِ الدُّنْيَا۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے قاتل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کائنات کا بد بخت ترین شخص قرار دیا۔
قارئین کرام! میں نے محولہ بالا تمام احادیث اسی کتاب سے اس ابتدائیہ میں پیش کی ہیں جو کہ تمام کی تمام صحیح یا حسن ہیں۔ انتہائی فرحت و مسرت کی بات ہے کہ اس عظیم کتاب کا انتہائی سلیس، شستہ اور رواں ترجمہ کر دیا گیا ہے، جس کی سعادت درجنوں کتب کے مترجم و مؤلف جناب نوید احمد ربانی نے حاصل کی۔ ترجمہ کی سلاست و روانی اور برجستگی اتنی دل کش ہے کہ قاری ذرہ برابر اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا اور ایک ہی نشست میں کئی صفحات پڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ نامور محقق، ماہر علم اصول حدیث، اُستاذ الحدیث جناب غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری بنے دیدہ ریزی اور محنت شاقہ سے احادیث کی تخریج و تحقیق کر کے علمی فوائد بھی رقم فرمادیئے ہیں۔ ہر چند یہ کام انتہائی محنت طلب اور دشوار تھا لیکن انہوں نے اسے بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا، جس پر وہ بجا طور پر لائق تحسین و آفرین ہیں۔

پاکستان کا معتبر اور موقر اشاعتی ادارہ ”بک کارز جہلم“ اسے شائع کرنے کا اعزاز حاصل کر رہا ہے۔ کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت و اشاعت کے جملہ مراحل انتہائی ذمہ داری سے ادا کیے گئے۔ دیدہ زیب سرورق، مضبوط اور معیاری جلد اور خوبصورت پرنٹنگ کے ساتھ یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس پر ادارہ کے بانی جناب شاہد حمید اور ان کے فرض شناس و مخلص صاحبزادگان گنگن شاہد اور امر شاہد مبارک باد کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ اسے قبولیت تامہ عطا کر کے عوام و خواص میں شرف پذیرائی بخشنے۔

آمین !!!

پروفیسر سید امیر کھوکھر

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی

نام و کنیت

احمد بن شعیب بن علی بن سنان النسائی اور کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔

ولادت

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۵ھ میں ”خراسان“ کے ایک مشہور شہر ”نساء“ میں پیدا ہوئے۔

(تذکرۃ الحفاظ للذہبی: 2/698)

تصانیف

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند مشہور تصانیف کے نام درج ذیل ہیں:

1- السنن الکبریٰ

یہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے مشہور کتاب ہے جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اکثر کتب بھی درج ہیں ان کو ذیل میں رقم کیا جا رہا ہے۔

1 خصائص علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ

اللہ رب العزت کی خاص توفیق کے ساتھ اس کتاب کو ادارہ بک کارنر شوروم نے اپنے خاص

روایتی انداز میں پہلی مرتبہ تحقیق و تخریج اور علمی فوائد کے اعلیٰ معیار کے ساتھ شائع کیا ہے اور سیدنا علی المرتضیٰؑ کے بارے میں تحقیقی اور علمی معلومات کا بیش بہا خزانہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

2 عمل الیوم واللیلة للنسائی

3 فضائل القرآن للنسائی

مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے الحافظ، شیخ الاسلام، ناقد الحدیث، صاحب السنن الامام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی النسائیؒ (215-303ھ) نے ”فضائل القرآن“ کے نام سے موسوم مجموعہ پیش کیا ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع میں جامع اور انتہائی مفید ہے۔ امام نسائیؒ نے قرآن مجید کے بارے میں بنیادی معلومات جمع کی ہیں۔ یہ کتاب ادارہ بک کارنر جہلم کے خاص اشاعتی انداز میں علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوریؒ کی نہایت شاندار تحقیق و تخریج، علمی فوائد اور اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔

4 فضائل الصحابة للنسائی

یہ کتاب ادارہ بک کارنر جہلم کے خاص اشاعتی انداز میں نہایت شاندار تحقیق و تخریج اور علمی فوائد کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ جس میں اکہتر [71] صحابہ کرام کا دلنشین اور ایمان افروز تذکرہ امام نسائیؒ نے بڑے مختصر انداز میں پیش کیا ہے۔ بلابالغہ یہ کتاب اپنے موضوع میں سب سے جامع ہے۔ کتاب ہذا میں کل دو سو چوراسی [284] احادیث ہیں۔ ان میں ہمارے محترم محقق فضیلتہ الشیخ علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوریؒ کی تحقیق کے مطابق دو سو چھیاسٹھ [266] احادیث صحیح ہیں اور ان میں اکثر احادیث صحیح بخاری و مسلم کی ہیں۔ باقی صرف اٹھارہ [18] روایات سنداً کمزور ہیں۔

5 عشرة النساء

6 الجمعة للنسائی

7 وفاة النبی للنسائی

مذکورہ بالا کتابیں امام نسائیؒ کی کتاب ”السنن الکبریٰ“ میں درج ہیں:

- 2- السنن الصغریٰ [المجتبیٰ]
- 3- تفسیر النسائی
- 4- الضعفاء والمتروکون للنسائی
- 5- الطبقات للنسائی
- 6- تسمیة فقهاء الأمصار من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم
- 7- تسمیة من لم یرو عنه غیر رجل واحد
- 8- جزء فيه مجلسان من إملاء النسائی
- 9- اسئلة للنسائی فی الرجال
- 10- ذکر المدلسین

اہل علم کے نزدیک مقام و مرتبہ

الندب العزت نے امام نسائیؒ کو بہت بڑے مرتبے پر فائز کیا تھا۔

امام دارقطنیؒ سے سوال کیا گیا کہ جب امام نسائیؒ اور ابن خزیمہؒ حدیث بیان

کریں، تو مقدم کون ہوگا؟ آپؒ نے امام نسائیؒ کے بارے میں فرمایا:

فإنه لم یکن مثله أقدم علیه أحدا ولم یکن فی الورع مثله

”ان کے ہم پلہ کوئی نہیں، ان کے معاصرین میں کوئی بھی ان سے مقدم نہیں ہے، نہ

ورع و تقویٰ میں کوئی ان کا ہم مثل ہے۔“

[سوالات السہمی: 111]

حافظ ابن الصلاحؒ لکھتے ہیں:

النَّسَائِيُّ إِمَامٌ حُجَّةٌ فِي الْجَرَحِ وَالْتَعْدِيلِ

”امام نسائیؒ جرح و تعدیل میں حجت ہیں۔“

[مقدمۃ ابن الصلاح، ص: 493]

حافظ مزنیؑ کہتے ہیں:

أحد الأئمة المبرزين والحفاظ المتقنين والأعلام المشهورين.

”چوٹی کے ائمہ، پختہ کارحفاظ اور مشہور علمائے کرام میں سے ایک ہیں۔“

[تہذیب الکمال فی اسماء الرجال: 329/1]

حافظ ذہبیؑ آپؑ کی سوانح حیات کو ”سیر اعلام النبلاء“ میں ان الفاظ کے ساتھ شروع

کرتے ہیں:

الإمام الحافظُ الثُّبْتُ، شَيْخُ الإِسْلَامِ، نَاقِدُ الْحَدِيثِ، أَبُو عَبْدِ

الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ سِنَانَ بْنِ بَحْرِ الْخُرَّاسَانِيِّ،

النُّسَائِيُّ، صَاحِبُ السُّنَنِ-

[سیر اعلام النبلاء: 126/14]

مزید لکھتے ہیں:

وَكَانَ مِنْ بُحُورِ الْعِلْمِ، مَعَ الْفَهْمِ، وَالْإِتْقَانِ، وَالْبَصَرِ، وَنَقْدِ

الرِّجَالِ، وَحُسْنِ التَّأْلِيفِ. جَالَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فِي خُرَّاسَانَ،

وَالْحِجَازِ، وَمِصْرَ، وَالْعِرَاقِ، وَالْجَزِيرَةَ، وَالشَّامَ، وَالتُّغُورَ، ثُمَّ

اسْتَوَظَنَ مِصْرَ، وَرَحَلَ الْخُفَاطُ إِلَيْهِ، وَلَمْ يَبْقَ لَهُ نَظِيرٌ فِي هَذَا

الشَّانِ.

”آپؑ فہم و اتقان اور بصیرت میں علم کے سمندر، ناقد الرجال اور اچھے قلم کار

تھے، آپؑ نے طلب علم کے لیے خراسان، حجاز، مصر، عراق، جزیرہ، شام اور

تغور کا سفر کیا پھر آخر میں مصر میں سکونت پذیر ہو گئے، حدیث کے حفاظ نے طلب علم

کے لیے آپؑ کی طرف رخ کیا۔ اس شان و عظمت میں آپؑ کا کوئی ثانی

نہیں۔“

[سیر اعلام النبلاء: 126/14]

الغرض امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے کمال و فضل کا اعتراف جملہ محدثین اور اصحاب الطبقات کے ہاں مسلم ہے۔ جرح و تعدیل کا علم ہو یا علم حدیث امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

وَكذَلِكَ أَتَى عَلَيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَشَهِدُوا لَهُ بِالْفَضْلِ
وَالْتَقَدُّمِ فِي هَذَا الشَّأْنِ.

”اسی طرح بہت سے ائمہ حدیث نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کی ہے اور حدیث کے معاملہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فضل اور برتری کی شہادت دی ہے۔“

[الہدایۃ والتبایہ: 140/11]

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۳۰۳ ہجری میں ہوئی۔

Chapter 6 نُسْنُ نَسَائِ ابْنِ اَبِي

باب 1 194 = 8584 تا 8391 8584 تا 8391

www.AhleSunnatPak.com

ذِكْرُ خَصَائِصِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَذِكْرُ صَلَاتِهِ قَبْلَ

النَّاسِ، وَأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ

امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے خصائص کا ذکر جمیل اور ان کا اس امت میں تمام لوگوں میں سب سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان

- 1- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَبَّةَ الْعُرَنِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: «أَنَا أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»
- 1- جب عربی سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: [بچوں میں] سب سے پہلے میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

اس روایت کی سند میں جب بن جوین عربی جمہور محدثین کے نزدیک "ضعیف" ہے۔ حافظ عراقی فرماتے ہیں: ضعفه الجمهور۔

"جمہور نے اسے ضعیف کہا ہے۔"

حافظ بیہمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقد ضعفه الجمهور-

”بلاشبہ جمہور محدثین نے اسے ضعیف کہا ہے۔“

[مجمع الزوائد: 46/5]

حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وحبة ضعفه الاكثر-

”اکثر محدثین نے حبة کو ضعیف کہا ہے۔“

[الآلی المصنوعہ: 295/1]

جو راوی جمہور ائمہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہو اس کی روایت ضعیف اور ناقابل حجت ہوتی

ہے۔

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبہ: 65/12؛ مسند الامام احمد: 141/1

2- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: «أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ»

۲- سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الطیالسی: 678؛ مسند الامام احمد: 370/4

ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِهَذَا الْخَبَرِ عَنْ شُعْبَةَ

اس خبر کو امام شعبہ سے بیان کرنے میں راویوں کا (لفظی) اختلاف

3- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: «أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ»

۳- سیدنا زید بن ارقمؓ نے فرمایا: [بچوں میں] رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے سیدنا علیؑ نے اسلام لائے۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد: 371, 368/4؛ سنن الترمذی: 3735 وقال: حسن صحیح؛ المستدرک للحاکم: 136/3؛ امام حاکم نے اس روایت کو صحیح الاسناد کہا اور حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

4- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: «أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيُّ»

۳- سیدنا زید بن ارقمؓ نے فرمایا: [بچوں میں] سب سے پہلے سیدنا علیؑ نے اسلام قبول کیا۔

تحقیق و تخریج:

[اسناد حسن]

5- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَيْهَاقِ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَنْزَلَةَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ يَقُولُ: «أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ» وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: «أَسْلَمَ عَلِيٌّ»

۵- ابو حمزہ مولیٰ انصار سے روایت ہے کہ میں نے سنا سیدنا زید بن ارقمؓ فرما رہے تھے: سب سے پہلے [بچوں میں] سیدنا علیؑ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ ایک دوسرے مقام پر انہوں نے فرمایا: سب سے پہلے سیدنا علیؑ نے اسلام قبول کیا۔

تحقیق و تخریج:

[اسناد حسن]

اس کی سند حسن ہے مگر یہ روایت صحیح ہے۔

فائدہ:

مسند الامام احمد [141/1] وغیرہ میں جو سیدنا علیؑ کا قول ہے:

انا اول رجل صلى مع رسول الله -

”میں پہلا مرد ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔“

اس کی سند ضعیف ہے، جبہ بن جویں راوی ضعیف ہے، جیسا کہ حدیث نمبر 1 کے تحت اس راوی

پر گزر چکی ہے۔

سنن الترمذی: [3728] میں سیدنا انسؓ سے مروی ہے کہ سیدنا علیؑ نے نبی کریم ﷺ

کے ساتھ منگل کے روز نماز پڑھی۔ لیکن اس کی سند ضعیف ہے، اس میں علی بن عباس راوی ضعیف ہے۔

[تقریب التہذیب لابن حجر: 4757]

نیز اس میں مسلم بن کیسان الملائی راوی بھی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

اسی طرح المعجم الکبیر للطبرانی [952] والی روایت کی سند بھی ضعیف ہے، اس کی سند میں یحییٰ

بن عبد الحمید الحمائی اور محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع دونوں راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

مسند ابی یعلیٰ [446] کی سند بھی سخت ضعیف ہے، سلیمان بن قرم، مسلم بن کیسان الملائی اور

حبہ بن جوین تینوں راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے: سیدنا عباس بن عبد المطلبؓ نے ایک سوال کے

جواب میں کہا: یہ میرا بھتیجا محمد بن عبد اللہ ہے اور اس کے ساتھ جو لڑکا ہے وہ علی بن ابی طالب ہے اور جو

خاتون ہے وہ خدیجہ بنت خویلد ہے، خدا کی قسم! روئے زمین پر ان تینوں کے سوا اور کوئی شخص نہیں ہے جو

اس دین کا پیروکار ہو۔

[المعجم الکبیر للطبرانی: 10397]

اس میں بشر بن مبران راوی ہے جس کے بارے میں امام ابن ابی حاتم رازیؒ فرماتے ہیں:

وترک حدیثہ وامرنی ان لا اقرا علیہ حدیثہ۔

”اس کی حدیث کو چھوڑ دیا گیا ہے، مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس کے سامنے

حدیث بیان نہ کروں۔“

[الجرح والتعدیل: 379/2]

اس میں شریک بن عبد اللہ القاضی راوی مدلس اور سنی الحفظ موجود ہے۔ لہذا یہ روایت باطل

ہے۔

6- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْكُوفِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُنَيْمٍ،

عَنْ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَفِيفٍ، عَنْ عَفِيفِ بْنِ قَالَ: جِئْتُ فِي

الْجَاهِلِيَّةِ إِلَى مَكَّةَ، فَتَزَلْتُ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَمَّا ارْتَمَعَتِ الشَّمْسُ،

وَحَلَقْتُ فِي السَّمَاءِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْكَعْبَةِ أَقْبَلَ شَابًّا، فَرَمَى بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَقَامَ مُسْتَقْبِلَهَا، فَلَمْ يَلْبَثْ حَتَّى جَاءَ غُلَامٌ، فَقَامَ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ حَتَّى جَاءَتْ امْرَأَةٌ، فَقَامَتْ خَلْفَهُمَا، فَرَكَعَ الشَّابُّ، فَرَكَعَ الْغُلَامُ وَالْمَرْأَةُ، فَرَفَعَ الشَّابُّ، فَرَفَعَ الْغُلَامُ وَالْمَرْأَةُ، فَخَرَّ الشَّابُّ سَاجِدًا، فَسَجَدَا مَعَهُ فَقُلْتُ: يَا عَبَّاسُ «أَمْرٌ عَظِيمٌ» فَقَالَ لِي: أَمْرٌ عَظِيمٌ؟ فَقَالَ: «أَتَدْرِي مَنْ هَذَا الشَّابُّ؟» فَقُلْتُ: لَا فَقَالَ: «هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، هَذَا ابْنُ أُخِي، وَقَالَ: «تَدْرِي مَنْ هَذَا الْغُلَامُ؟» فَقُلْتُ: لَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، هَذَا ابْنُ أُخِي «هَلْ تَدْرِي مَنْ هَذِهِ الْمَرْأَةُ الَّتِي خَلْفَهُمَا؟» قُلْتُ: لَا قَالَ: «هَذِهِ خَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ زَوْجَةُ ابْنِ أُخِي» هَذَا حَدِيثِي «أَنَّ رَبَّكَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَمَرَهُ بِهَذَا الدِّينِ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ، وَلَا وَاللَّهِ مَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ كُلِّهَا أَحَدٌ عَلَى هَذَا الدِّينِ غَيْرُ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ»

۶۔ سیدنا عقیفؑ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں مکہ مکرمہ آیا۔ سیدنا عباس بن عبدالمطلبؑ کے ہاں (بطور مہمان) ٹھہرا، جب سورج بلند ہوا، اس نے آسمان پر ایک دائرہ بنا لیا، میں اس وقت خانہ کعبہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اتنے میں ایک نوجوان آیا جو اپنی نظروں کو آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھا پھر وہ کعبہ کے پاس آ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا، ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ ایک بچہ آ کر اس (نوجوان) کی دائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ پھر تھوڑا ہی وقت گزرنے کے بعد ایک عورت آئی، وہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ نوجوان نے رکوع کیا تو اس بچے اور عورت نے بھی رکوع کیا۔ نوجوان نے سراٹھایا۔ اس بچے اور عورت نے بھی سراٹھایا۔ نوجوان سجدہ کرتے ہوئے نیچے جھکا تو انہوں نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا۔ میں نے عرض کیا: اے عباس! یہ تو بہت بڑی بات ہے۔ [یعنی حیران کن معاملہ ہے] انہوں نے مجھے فرمایا: اس میں حیرانگی والی بات کونسی ہے؟ پھر فرمایا: کیا تم اس نوجوان کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے کہا: یہ میرے بھائی کے بیٹے محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب ہیں (ساتھ فرمایا) کیا تم اس بچے کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: یہ میرے بھائی کے بیٹے علی بن ابی

طالب بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا تم اس عورت کو جانتے ہو جو ان دونوں کے پیچھے کھڑی تھی؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: یہ میرے بھتیجے (سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی زوجہ محترمہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں۔ یہ (نوجوان) مجھے بیان کرتا ہے کہ آپ کارب آسانوں اور زمینوں کارب ہے۔ جس دین پر وہ قائم ہیں، اس ذات نے ان کو اس دین کا حکم دیا ہے۔ اللہ کی قسم! تمام روئے زمین میں ان تینوں کے علاوہ کوئی اس دین پر نہیں ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابن یحییٰ بن عقیف مجہول راوی ہے۔ اس کا باپ یحییٰ بن عقیف بھی مجہول اور غیر معروف ہے۔

اس کے بارے میں حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لا يعرف

”یہ مجہول راوی ہے۔“

[میزان الاعتدال: 396/4؛ المغنی فی الضعفاء: 741/2]

نیز مجہول بھی کہا ہے۔

[دیوان الضعفاء: 4665]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مقبول [مجہول الحال] کہا ہے۔

[تقریب التہذیب: 7609]

سوائے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ [الثقات: 521/5] کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

اس کا بسند حسن ایک شاہد [السیرة لابن اسحاق ص: 119؛ مسند الامام احمد: 209/1؛

المستدرک للحاکم: 183/3] میں آتا ہے۔ اس کے یہ الفاظ ہیں:

وَلَمْ يَتَّبِعْهُ عَلَىٰ أَمْرِهِ إِلَّا امْرَأَتُهُ، وَابْنُ عَمِّهِ هَذَا الْفَتَى

”اس معاملے میں صرف ان کی بیوی اور اس چچا زاد نوجوان نے پیروی کی ہے۔“

صحیح احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے منکر ہیں۔ اس کے راوی اسماعیل بن ایاس الکندی کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فی حدیثہ نظر

”اس کی اس حدیث میں منکر الفاظ ہیں۔“

[التاریخ الکبیر: 345/1]

دوسرے راوی ایاس بن عقیف کے بارے میں فرماتے ہیں:

فیہ نظر

”یہ منکر حدیثیں بیان کرتا ہے۔“

[التاریخ الکبیر: 441/1]

7- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ: «أَنَا عَبْدُ اللَّهِ، وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَاذِبٌ، صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَنَةِ مِائِينَ»

۷۔ عباد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں۔ میرے بعد کوئی جھوٹا ہی اس بات کی تکذیب کرے گا۔ میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے۔

تحقیق:

[منکر]

یہ منکر قول ہے اس کے بارے میں احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اضرب علیہ، فانہ حدیث منکر۔“

”یہ قول اس کے منہ پر مار دو کیونکہ یہ حدیث منکر ہے۔“

(المختب من العلل للخلال لابن قدمۃ المقدسی: 114)

حافظ عقیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”الروایة فی هذا فیہا لین۔“

”اس روایت میں کمزوری ہے۔“

[الضعفاء الکبیر: 137/3]

حافظ ابن الجوزی رضی اللہ عنہ نے ”موضوع“ (من گھڑت) کہا ہے۔

[الموضوعات: 341/1]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”هو کذب ظاہر“

”یہ واضح جھوٹ ہے۔“

(منہاج السنۃ: 199/4)

حافظ ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”هذا کذب علی علی۔“

”یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر جھوٹ ہے۔“

[میزان الاعتدال: 368/2]

حافظ ابن کثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”هذا الحدیث منکر بکل حال. ولا یقولہا علی و کیف یمکن ان

یصلی قبل الناس بسبع سنین؟ وبذا لا یتصور اصلا۔“

”ہر صورت میں یہ روایت منکر ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں کہی۔ یہ کیسے ممکن

ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہو۔ اس روایت کی

بنیاد کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔“

(البدایۃ والنہایۃ: 26/13)

جب امام حاکمؒ نے اس روایت کو ”صحیح علی شرط الشیخین“ کہا تو ان کے تعاقب ورد میں حافظ ذہبیؒ نے لکھا:

”کذا قال له. وهو ليس على شرط واحد منهما بل ولا يصح بل
حدیث باطل فتدبر“

”امام حاکمؒ نے جس طرح کہا ہے کہ یہ روایت شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔ مگر حقیقت میں یہ روایت ان دونوں میں سے کسی ایک کی شرط پر بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ روایت صحیح ہی نہیں ہے، مزید برآں یہ روایت باطل ہے۔ اس بات کو توجہ سے سمجھ لیجیے۔“

اس کے منکر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سیدنا علیؑ سے تو اتر کے ساتھ ثابت ہے کہ وہ سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروقؓ کو اپنے سے بہتر سمجھتے تھے، مردوں میں سب سے پہلے سیدنا ابو بکر صدیقؓ ایمان لائے، غلاموں میں سیدنا زیدؓ اور عورتوں میں سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ سب سے پہلے ایمان لائیں، نبوت کے چھٹے سال سیدنا عمر فاروقؓ ایمان لائے، پھر یہ کہنا کیسے ممکن ہے کہ لوگوں سے سات سال پہلے میں نے نماز ادا کی۔

جیسا کہ حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

”وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ أَوْلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْعِلْمَانِ. كَمَا أَنَّ خَدِيجَةَ أَوْلُ مَنْ أَسْلَمَتْ مِنَ النِّسَاءِ. وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ أَوْلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمَوَالِي. وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَوْلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ الْأَخْرَارِ. وَكَانَ سَبَبَ إِسْلَامِ عَلِيٍّ صَغِيرًا أَنَّهُ كَانَ فِي كَفَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

”صحیح بات یہ ہے کہ سیدنا علیؑ بچوں میں سب سے پہلے اسلام لائے، جیسا کہ عورتوں میں سب سے پہلے سیدہ خدیجہؓ، غلاموں میں سب سے پہلے سیدنا زیدؓ

بن حارثہؓ، آزاد مردوں میں سب سے پہلے سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو اسلام لائے اور چھوٹے بچوں میں سب سے پہلے سیدنا علیؓ کے اسلام قبول کرنے کا سبب یہ تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی زیر کفالت تھے۔“

[البدایہ والنہایہ 220/7]

تنبیہ:

عباد بن عبد اللہ الاسدی راوی ”حسن الحدیث“ ہے۔

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبہ: 65/12؛ سنن ابن ماجہ: 120؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1324؛ المستدرک

للحاکم: 111، 112/3

فائدہ:

سیدنا علیؓ نے برسر منبر فرمایا:

انا الصدیق الاکبر آمنت قبل ان یومن ابو بکر و اسلمت قبل

ان یسلم۔

”میں صدیق اکبر ہوں، میں ابو بکر کے ایمان لانے سے پہلے ایمان لایا اور ان کے

اسلام لانے سے پہلے اسلام قبول کیا۔“

[تاریخ دمشق لابن عساکر: 33، 32/14]

یہ غیر ثابت قول ہے۔ سلیمان بن عبد اللہ ابو فاطمہ کی امام ابن حبان [الثقات: 384/6] کے

علاوہ کسی نے توثیق نہیں کی۔ نیز اس کا معاذہ عدویہ سے سماع ثابت نہیں۔

حارث بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا:

”مردوں میں سب سے پہلے سیدنا ابو بکرؓ کو اسلام لائے اور جس نے قبلہ رخ ہو کر

سب سے پہلے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی وہ سیدنا علیؑ ہیں۔“

[الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: 65/2؛ تاریخ دمشق لابن عساکر: 33/42]

اس کی سند سخت ضعیف ہے، اس کا راوی بہلول بن عبید [عبداللہ؟] ضعیف ہے۔

ابو اسحاق سبعی مختلط اور مدلس ہیں۔ حارث بن عبداللہ بن الاعور جمہور محدثین کے نزدیک

ضعیف راوی ہے۔

الاباطیل والمناکیر للبحر قانی [145] کی سند میں محمد بن سلمہ بن کہیل اور حبیہ بن جویں دونوں

راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ لہذا سیدنا علیؑ کا سیدنا ابو بکر صدیقؓ سے پہلے ایمان

لانا ثابت نہ ہوا۔

ذِكْرُ عِبَادَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

سیدنا علی المرتضیٰؑ کی عبادت کا بیان

8- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَيْذَلِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: «مَا أَعْرَفُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَ اللَّهَ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي، عَبَدْتُ اللَّهَ قَبْلَ أَنْ يَعْْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِسَبْعِ سِنِينَ»

۸- عبد اللہ بن ابی ہذیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰؑ نے فرمایا: میں اللہ کے کسی بندے کو نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ جس نے مجھ سے پہلے اللہ رب العزت کی عبادت کی ہو۔ میں نے اس امت کے ہر شخص سے سات سال پہلے اللہ رب العزت کی عبادت کی ہے۔

نوٹ:

نصائے سیدنا علیؑ کے بعض نسخوں میں سات کی بجائے نو کے الفاظ ہیں۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ حسن والہتمن منکر]

اس روایت کی سند میں حلیج بن عبد اللہ الکندی راوی جمہور محدثین کے نزدیک ”حسن الحدیث“ ہے۔

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”والاکثر علی توثيقه۔“

”اکثر محدثین نے اس کی توثیق کی ہے۔“

(مجمع الزوائد: 1/189)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”هذا باطل لان النبي من اول ما اوحى اليه آمن به خديجة. و ابو

بكر. و بلال، و زيد مع على قبله بساعات. او بعده بساعات.

وعبدوا الله مع نبيه، فاين السبع سنين؟. ولعل السامع اخطا

فيكون امير المؤمنين قال: عبدت الله مع رسول الله ولى سبع

سنين ولم يضبط الراوى ما سمع ثم حبة شيعى جبل قد قال

ما يعلم بطلانه من ان عليا صفين ثمانون بدرى“

”یہ باطل روایت ہے، کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کا نزول ہوا اس سے

کچھ دیر بعد سیدہ خدیجہ، سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا بلال، سیدنا زید اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ

ایمان لائے، ان سب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ رب العزت کی عبادت کی،

تو یہ سات سال کہاں سے آگئے؟۔ شاید یہ سننے والے راوی حبہ عمری نے غلطی کی

ہے۔ امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہوگا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ

تعالیٰ کی عبادت کی، میں اس وقت سات سال کا تھا۔ راوی نے جو سنا، اس کو ٹھیک

سے یاد نہیں رکھ سکا۔ ویسے بھی حبہ عمری کٹر شیعہ ہے۔ اس نے وہ بات بھی کہی ہے کہ

جس کا اعلان جان لیا گیا ہے کہ جنگ صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ۸۰ بدری

صحابی تھے۔“

(تلخیص المستدرک: 3/113)

تنبیہ:

مسند الامام احمد (99/1) وغیرہ میں اس کی دوسری سند بھی ہے، اس میں یحییٰ بن سلمہ بن کہیل راوی ”متروک“ ہے اور حبیہ بن جوین عرنی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، اس طرح مستدرک حاکم (112/3) کی سند میں حبیہ بن جوین عرنی ضعیف ہے۔ زوائد الفضائل للعلی بن ابی طالب (1166, 1165) والی سند میں جابر جعفی ”متروک“ ہے، اس میں ”سات“ کی بجائے ”تین سال“ کا ذکر ہے۔

ذِكْرُ مَنْزِلَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

در بارِ الہی میں سیدنا علیؑ المرتضیٰؑ کا مقام

9- أَخْبَرَنِي هَيْلَالُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ. وَهُوَ ابْنُ عَثْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُهَاجِرُ بْنُ مِسْمَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ. قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُحْفَةِ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ. فَخَطَبَ. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ «إِنِّي وَلِيُّكُمْ» قَالُوا: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَرَفَعَهَا وَقَالَ: «هَذَا وَلِيِّي. وَالْمُؤَدِّي عَنِّي، وَإِنَّ اللَّهَ مُوَالٍ مَنْ وَالَاهُ، وَمُعَادٍ مَنْ عَادَاهُ»

9- سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ نے روایت ہے کہ میں نے جحفہ کے دن رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے سیدنا علیؑ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا تو خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: اے لوگو! (کیا) میں تم سب کا ولی (دوست) ہوں؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے سچ فرمایا: پھر آپ ﷺ نے سیدنا علیؑ کے ہاتھ کو پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا: یہ میرا ولی (دوست) ہے اور یہ میری ذمہ داری کو ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس شخص کو اپنا ولی (دوست) بنائے گا جو اس کو اپنا ولی (دوست) بنائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنا دشمن بنائے گا جو اس کو اپنا دشمن بنائے گا۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ حسن]

موسیٰ بن یعقوب بن عبد اللہ الزمعی جمہور محدثین کے نزدیک ”حسن الحدیث“ راوی ہے۔

10- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْهِرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَيْسَى بْنِ عُمَرَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهُ طَائِرٌ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا كُلُّ مَعِي مِنْ هَذَا الطَّيْرِ» فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَرَدَّهُ، وَجَاءَ عُمَرُ فَرَدَّهُ، وَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَذِنَ لَهُ

۱۰۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک پرندہ (پکا ہوا) تھا، آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اپنے اس بندے کو بھیج دے جو تجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ وہ میرے ساتھ آکر اس پرندے کو کھائے تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، آپ ﷺ نے ان کو واپس بھیج دیا پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے، ان کو بھی آپ ﷺ نے واپس بھیج دیا پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف و منکر]

اس کا ایک راوی مسہر بن عبد الملک ”لین الحدیث“ ہے۔

(تقریب التہذیب لابن حجر: 6667)

اس کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”فيه بعض النظر“

”اس پر بعض محدثین نے کلام کی ہے۔“

(التاریخ الصغیر: 250/2)

امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولمسہر غیر ما ذکرکرت، و لیس بالکثیر۔“

”مسہر کی اس کے علاوہ اور بھی روایت ہے، جس کا میں نے ذکر کیا ہے، یہ کثیر الروایہ راوی نہیں ہے۔“

(الکامل فی الضعفاء الرجال: 458/6)

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ”الثقات (197/9)“ میں ذکر کر کے لکھا ہے:

”یخطئ ویہم“

”یہ خطا اور وہم کا شکار ہے۔“

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ”لین“ کہا ہے۔

(المستثنیٰ فی سوادکنی: 5419)

اسی طرح ”لیس بالقوی“ کہا ہے۔

(المغنی فی الضعفاء: 406/2)

اسے واضح طور پر الحسن بن حماد النسبی الوراق نے ”ثقة“ کہا ہے۔

(مسند ابی یعلیٰ: 4052؛ الکامل فی الضعفاء الرجال لابن عدی: 457/6، وسند صحیح)

جمہور محدثین نے اس روایت کو ”ضعیف“ کہا ہے، اہل علم کے ہاں یہ روایت ”حدیث الطیر“

کے نام سے معروف ہے۔ اس کے بہت سارے طرق ہیں مگر وہ سارے کے سارے ضعیف ہیں۔

11- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مَسْمَارٍ، عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةُ سَعْدًا، فَقَالَ: " مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ؟ . قَالَ: أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أُسَبَّهُ، لِأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ. وَخَلَفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ «تُخَلِّفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟» فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَازُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبُوَّةَ بَعْدِي؟» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: فِي يَوْمٍ خَيْبَرَ: «لَأَعْطِبَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ» فَتَطَاوَلْنَا لَهَا، فَقَالَ: «ادْعُوا لِي عَلِيًّا» فَأَتَيْ بِهِ أَزْمَدَ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، وَمَا نَزَلْتُ، زَادَ هِشَامٌ: {إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ} {الأحزاب: 33} دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا، وَفَاطِمَةَ، وَحَسَنًا، وَحُسَيْنًا فَقَالَ: «اللَّهُمَّ، يَعْني هَؤُلَاءِ أَهْلِي»

۱۱۔ عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ سیدنا معاویہؓ نے سیدنا سعدؓ کو حکماً کہا: آپ کو کونسی بات روکتی ہے کہ آپ ابوتراب (سیدنا علی المرتضیٰؓ کی کنیت) کی تنقیص نہیں کرتے؟ سیدنا سعدؓ نے کہا: جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق فرمائی ہیں، میں ہرگز ان کی تنقیص نہیں کروں گا۔ ان میں سے کسی ایک (فضیلت) کا بھی میرے حصہ میں آجانا، مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہے۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے، جب سیدنا علیؓ کسی غزوے سے پیچھے رہ گئے تھے، سیدنا علیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ پیچھے چھوڑ رہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ میں نے سنا آپ ﷺ خیبر کے دن (ان کے بارے میں) فرما رہے تھے: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں، ہم میں سے ہر ایک نے جھنڈے کے ملنے کی امید رکھی مگر آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس بلاؤ، انہیں لایا گیا وہ اس وقت آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور جھنڈا ان کو عطا فرمایا۔

ہشام راوی نے ان الفاظ کو زیادہ کیا: جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ”اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے اہل بیت! تم سے (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے۔“ [سورۃ الاحزاب: ۳۳] تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن اور سیدنا حسینؓ کو بلا کر فرمایا: اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

تحقیق و تخریج:

صحیح مسلم: 2404

12- أَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ مُوسَى الصَّغِيرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فَتَنَقَّصُوا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ خِصَالٌ ثَلَاثَةٌ، لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ خَمْرِ النَّعَمِ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنَّهُ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَأَعْطِيَنَّ الرَّايَةَ عَدَا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ»

۱۲- سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا کہ لوگ سیدنا علیؑ کی تنقیص کرنے لگے۔ میں نے کہا: بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کی تین ایسی خصلتیں سنی ہیں ان میں سے کسی ایک کا بھی میرے حصہ میں آ جانا، مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ میں نے سنا آپ ﷺ ان کے بارے میں فرما رہے تھے: تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰؑ کو ہارونؑ کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

میں نے سنا، آپ ﷺ ان کے بارے میں فرما رہے تھے: کل میں جہنم اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

میں نے سنا، آپ ﷺ ان کے بارے میں فرما رہے تھے: جس کا میں مولیٰ (دوست) اس کا علی مولیٰ (دوست) ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف لانتقطاع]

امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”عبدالرحمن بن سابط نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے حدیث نہیں سنی۔“

(تاریخ یحییٰ بن معین بروایۃ الدوری: 348/2)

اس لیے حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (البدایۃ والنہایۃ: 341/7) کا اس روایت کی سند کو ”حسن“ کہنا صحیح نہیں ہے۔

تخریج:

سنن ابن ماجہ: 121

13- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُودَ. عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ. عَنْ أَبِيهِ. أَنَّ سَعْدًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأَذْفَعَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ» فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُهُ فَدَفَعَ إِلَى عَلِيٍّ

۱۳- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ اس کے ہاتھ پر (مسلمانوں کو) فتح دے گا۔ تمام صحابہ کرام اس کے خواہشمند ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وہ جھنڈا) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔

تحقیق و تخریج:

[اسناد ضعیف لانتظام]

ایمن حبشی کا سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہو سکا۔

14- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ الْحَكَمِ، وَالْمُنْبَاهِلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ وَكَانَ

يَسِيرُ مَعَهُ: «إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَنْكَرُوا مِنْكَ أَنْتَ تَخْرُجُ فِي الْبُرْدِ فِي الْمَلَأَتَيْنِ. وَتَخْرُجُ فِي الْحَرِّ فِي الْحَسْوِ، وَالثُّوبِ الْغَلِيظِ» قَالَ: «أَوْلَمْ تَكُنْ مَعَنَا بِحَيْبٍ؟» قَالَ: بَلَى قَالَ: «فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ وَعَقَدَ لَهُ لِيَوَاءَ فَرَجَعَ. وَبَعَثَ عُمَرَ وَعَقَدَ لَهُ لِيَوَاءَ فَرَجَعَ بِالنَّاسِ» فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَيْسَ بِفَرَارٍ» فَأَرْسَلَ إِلَيَّ، وَأَنَا أَرْمَدُ قُلْتُ: «إِنِّي أَرْمَدُ. فَتَقَلَّ فِي عَيْنِي» وَقَالَ: «اللَّهُمَّ اكْفِهِ أَدَى الْحَرِّ وَالْبُرْدِ، فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا بَعْدَ ذَلِكَ، وَلَا بَرْدًا»

۱۴۔ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ میرے باپ سیدنا علیؑ کے ساتھ چل رہے تھے۔ میرے باپ نے پوچھا: لوگ آپ پر اعتراض کرتے ہیں کہ آپ سردیوں میں نرم و ملائم کپڑا اور گرمیوں میں موٹا اور سخت لباس پہنتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: کیا آپ ہمارے ساتھ خیبر کے موقع پر نہیں تھے، میرے باپ نے عرض کیا: کیوں نہیں تو سیدنا علیؑ نے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکرؓ کو بھیجا ان کے لیے ایک جھنڈا مقرر کیا تھا مگر وہ (بغیر فتح کے) لوٹ آئے۔ پھر سیدنا عمرؓ کو بھیجا ان کے لیے ایک جھنڈا مقرر کیا وہ بھی لوگوں کے ساتھ لوٹ آئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں، وہ میدان سے بھاگنے والا نہیں ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے میری طرف کسی کو بھیجا مگر میں آشوب چشم میں مبتلا تھا تو آپ ﷺ نے میری آنکھ میں لعاب دہن ڈالا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! علی سے گرمی اور سردی کی تکلیف کو دور فرما۔ اس دن سے مجھے نہ گرمی محسوس ہوتی ہے اور نہ سردی۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ جمہور محدثین کے نزدیک ”ضعیف بسبب الحفظ“ ہے۔

اس کے بارے میں حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

سئی الحفظ لا یحتج به عند اکثرهم۔

”یہ سئی الحفظ راوی ہے، اکثر محدثین کے نزدیک اس سے حجت پکڑنی جائز نہیں ہے۔“

[تحفۃ الطالب: 345]

حافظ یثمیؒ فرماتے ہیں:

فیہ کلام کثیر۔

”اس میں بہت زیادہ کلام کی گئی ہے۔“

[مجمع الزوائد: 213/2]

حافظ بوسیریؒ فرماتے ہیں:

ضعفه الجمهور۔

”جمهور محدثین نے اسے ضعیف کہا ہے۔“

[مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ: 106/1؛ ح: 315]

تخریج:

سنن ابن ماجہ: 117؛ مسند الامام احمد: 133,99/1؛ المستدرک للحاکم: 37/3؛ وقال ”صحیح

الاسناد“ ووافقه الذہبی۔ ہذا خطأ والصواب ما قلنا۔

15۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَرْبٍ الْمَرْزُوقِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ: حَاصَرْنَا خَيْبَرَ، فَأَخَذَ اللَّوَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ، وَأَخَذَ مِنَ الْغَدِ عُمَرُ، فَأَنْصَرَفَ وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ، وَأَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ شِدَّةٌ وَجَهْدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي دَافِعٌ لِيَوَائِي غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، لَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ» وَبِئْنَا طَيِّبَةً أَنْفُسَنَا أَنَّ الْفَتْحَ غَدًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ. ثُمَّ قَامَ قَائِمًا، وَدَعَا بِاللَّيْوَاءِ. وَالنَّاسُ عَلَى مَصَافِيهِمْ. فَمَا مِنَّا إِنْسَانٌ لَهُ مَنزِلَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا هُوَ يَزْجُو أَنْ يَكُونَ صَاحِبَ اللَّيْوَاءِ. فَدَعَا عَلِيٌّ بَنَ أَبِي طَالِبٍ. وَهُوَ أَزْمَدُ، فَتَقَلَّ فِي عَيْنَيْهِ. وَمَسَحَ عَنَّهُ، وَدَفَعَ إِلَيْهِ اللَّيْوَاءَ، وَفَتَحَ اللَّهُ لَهُ قَالَ: «وَأَنَا فَيَمَنْ تَطَاوَلَ لَهَا»

۱۵۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جھنڈا پکڑ کر نکلے لیکن وہ اسے فتح نہ کر سکے پھر اگلے دن صبح سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جھنڈا پکڑ کر نکلے لیکن وہ بھی بغیر فتح کیے واپس لوٹ آئے۔ لوگوں کو اس دن بڑی سختی اور جدوجہد کا سامنا کرنا پڑا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ فتح حاصل کیے بغیر واپس نہیں پلٹے گا ہم نے پرسکون رات بسر کی کہ کل ضرور فتح نصیب ہوگی پس رسول اللہ ﷺ نے صبح کی۔ نماز فجر ادا کی پھر کھڑے ہوئے۔ جھنڈا منگوا یا، لوگ اس وقت صفوں میں تھے۔ اس وقت ہم میں سے جس کسی کو بھی رسول اللہ ﷺ کے ہاں کچھ مقام و منزلت حاصل تھی وہ یہ امید لگائے ہوئے تھا کہ جھنڈا اسی کو دیا جائے گا۔ پس آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ وہ اس وقت آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان پر اپنا ہاتھ پھیرا پھر جھنڈا ان کو عطا فرمایا۔ اللہ نے ان کے ہاتھ پر [مسلمانوں کو] فتح عطا فرمائی۔ راوی سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بھی انہی لوگوں میں سے تھا جو اس [جھنڈے] کے امیدوار تھے۔

تحقیق و تخریج:

[منکر (ضعیف)]

یہ روایت منکر ہے کیونکہ اس روایت میں معاذ بن خالد شقیق المرزوی ”مجبول الحال“ ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ ”الثقات“ (177/9) کے علاوہ کسی نے اس کی توثیق نہیں کی، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تقریب التہذیب: 6728) کا اسے ”صدوق“ کہنا صحیح نہیں ہے۔ مسند الامام احمد (353/5) میں اس کی متابعت زید بن الحباب نے کر رکھی ہے۔ حسین بن واقد مرزوی بے شک ثقہ ہیں، لیکن امام احمد رحمہ اللہ

فرماتے ہیں:

”ما أنکر حدیث حسین بن واقد و ابی المنیب عن ابن بریدة۔“

”حسین بن واقد اور ابوالمنیب کی سیدنا عبداللہ بن بریدہ سے روایت منکر ہے۔“

(العلل و معرفة الرجال بروایة عبد اللہ: 239/1، ت: 1338)

یہ روایت بھی انہی سے ہے، اس میں سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروقؓ کا ذکر ہے،

حالانکہ صحیح احادیث میں ان کا ذکر نہیں ہے۔

16- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ. أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَرْنَدَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ بُرْنَدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: لَمَّا كَانَ حَيْثُ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ أَهْلِ حَيْبَرَ أُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ الْلِوَاءَ عُمَرَ، فَهَضَّ مَعَهُ مِنْ نَهَضَ مِنَ النَّاسِ. فَلَقُوا أَهْلَ حَيْبَرَ، فَانْكَشَفَ عُمَرُ وَأَصْحَابُهُ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأُعْطِيَنَّ الْلِوَاءَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ» فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ تَصَادَرَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَدَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدٌ، فَتَقَلَّ فِي عَيْنَيْهِ، وَهَضَّ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ مَنْ نَهَضَ، فَلَقِيَ أَهْلَ حَيْبَرَ، فَإِذَا مَرْحَبٌ يَرْتَجِرُ وَهُوَ يَقُولُ:

[البحر الرجز]

قَدْ عَلِمْتُ حَيْبَرُ أَيْ مَرْحَبٌ ... شَاكِي السِّلَاحِ بَطْلًا مُجَرَّبٌ
أَطْعَنُ أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ ... إِذَا اللَّيْثُ أَقْبَلَتْ تَلَبُّبٌ
فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ ضَرْبَيْنِ، فَضْرَبَهُ عَلِيٌّ عَلَى هَامَتِهِ حَتَّى عَضَّ السَّيْفُ
مِنْهَا أَبْيَضَ رَأْسِهِ، وَسَمِعَ أَهْلُ الْعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ، فَمَا تَنَامَ آخِرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ
فَفَتَحَ اللَّهُ لَهُ وَلَهُمْ

۱۶- سیدنا بریدہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر پہنچ کر پڑاؤ ڈالا تو سیدنا

عمر فاروقؓ کو جھنڈا عطا فرمایا۔ کچھ لوگ بھی ان کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے تو اہل خیبر کے ساتھ ان کا

آمناسامنا ہوا، چنانچہ سیدنا عمر فاروقؓ اور ان کے ساتھیوں کو شکست ہوئی پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس حاضر ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: البتہ ضرور کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں، جب اگلی صبح ہوئی تو سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروقؓ آگے بڑھے مگر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علیؑ کو بلا یا اس وقت وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی آنکھ میں اپنا لعاب دہن ڈالا، ان کو جھنڈا دیا اور کچھ لوگ ان کی معیت میں قتال کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے چنانچہ آپؑ کا سامنا اہل خیبر کے ساتھ ہوا۔ اچانک مرحب نے آپؑ کے سامنے آ کر رجزیہ انداز میں یہ اشعار پڑھے:

اہل خیبر مجھے جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں، میں ایک ہتھیار والا اور تجربہ کار جنگجو ہوں۔ جب شیر میری طرف دوڑتا ہے تو میں اس کو کبھی نیزہ مارتا ہوں اور کبھی تلوار سے حملہ کرتا ہوں۔

پھر دونوں کی ضربوں کے درمیان تصادم ہوا پس کیا ہوا کہ سیدنا علیؑ نے اس کے سر پر وار کیا یہاں تک کہ تلوار اس کے سر کو چیرتی ہوئی اس کے دانتوں تک آ پہنچی اور تمام اہل لشکر نے اس ضرب کی آواز سنی۔ [راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر اس کے بعد کسی اور نے سیدنا علیؑ کا مقابلہ کرنے کا ارادہ نہ کیا] آخری صف کے لوگ سیدنا علیؑ کے پاس ابھی پہنچ نہیں پائے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح عطا فرمادی [یعنی پہلی صفوں کے مجاہدین ہی نے اہل خیبر کو شکست دے دی۔ آخری صفوں کے مجاہدین کو میدان میں اترنے کی نوبت ہی نہ آئی]۔

تحقیق و تخریج:

[ضعیف و منکر]

اس روایت کی سند میں ابو عبد اللہ میمون بصری راوی ضعیف ہے۔

[تقریب التہذیب لابن حجر: 7051]

مستدرک حاکم (37/3)، دلائل النبوة للبیہقی [211/4] میں اس کا متابعت المسیب بن مسلم

الاودی ”مجهول“ ہے۔

مسند البزار (770) میں اس کا ایک منکر شاہد بھی ہے۔ اس کا راوی عبید اللہ بن موسیٰ العیسیٰ

صحاح ستہ کا راوی ہے، ثقہ ہے۔ حافظ ابن سعدؒ اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

”كان ثقة صدوقا، ان شاء الله كثير الحديث حسن الهيئة .
وكان يتشيع، و يروى أحاديث في التشيع منكورة، فضعف بذلك
عند كثير من الناس۔“

”یہ ان شاء اللہ ثقہ و صدوق ہے۔ کثیر الحدیث اور حسن الحدیث راوی ہے۔ البتہ

شیعہ بھی ہے۔ تشیع میں منکر روایتیں بیان کرتا ہے۔ اسی بنا پر اکثر محدثین نے اس کو

ضعیف قرار دیا ہے۔“

(الطبقات لابن سعد: 6/368)

لہذا یہ روایت بھی منکر ہے، یاد رہے منکر حدیث ضعیف ہوتی ہے۔

تشبیہ:

سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پرچم پکڑا اور اسے لہرایا پھر

فرمایا: کون ہے جو اس جھنڈے کا حق ادا کرے گا؟۔ تو فلاں آیا، اس نے عرض کیا: میں ہوں، آپ ﷺ

نے فرمایا: سوار ہو جائیے، پھر ایک شخص آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سوار ہو جائیے، پھر نبی کریم ﷺ

نے فرمایا: والذی کرم وجہ محمد لاعطینہا رجلا لا یفر۔ ”اس ذات کی قسم! جس نے

محمد (ﷺ) کے چہرے کو کرم بنایا، یہ جھنڈا میں اس کو دوں گا جو میدان نہیں چھوڑے گا۔“ اے علی! یہ لو،

سیدنا علیؑ جھنڈے کو لے کر چلے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر خیر اور فدا کو فتح فرمادیا۔

[مسند الامام احمد: 3/16؛ مسند ابی یعلیٰ: 1341]

تبصرہ:

یہ منکر روایت ہے، حفاظ حدیث نے اسے ان الفاظ کے بغیر صحیح سندوں سے روایت کیا ہے۔

اس کا راوی عبداللہ بن عصم [عصمہ] ابوعلوان اگرچہ جمہور محدثین کے نزدیک ”مؤثق، حسن الحدیث“ ہے، لیکن قلیل الروایۃ ہونے کے باوجود یہ کثرت سے غلطیاں کرتا تھا، اور منکر روایات بیان کرتا تھا۔ ایسے راوی کا تفرّد جو حفاظ کے خلاف ہو مضر ہوتا ہے۔ یہ روایت بھی اس راوی کا تفرّد ہے اس لیے یہ غریب اور منکر ہے۔ اس راوی کے بارے میں امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

منکر الحدیث جدا علی قلة روايته۔

”قلیل الروایۃ ہونے کی وجہ سے یہ سخت منکر الحدیث راوی ہے۔“

[الجر وحین: 5/2]

نیز اپنی کتاب الثقات [57/5] میں فرماتے ہیں:

یخطئ کثیرا۔

”یہ کثیر الخطا راوی ہے۔“

حافظ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وهو ثقة یخطئ۔

”یہ ثقہ راوی ہے مگر غلطی کا شکار ہو جاتا ہے۔“

[مجمع الزوائد: 124/9]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

صدوق یخطئ۔

”یہ سچا راوی ہے مگر غلطی کر جاتا ہے۔“

[تقریب العتہذیب: 3476]

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واسنادہ لا باس به وفيه غرابة۔

”اس کی سند میں کوئی خرابی نہیں، البتہ اس کے متن میں غرابت پائی جاتی ہے۔“

[البدایۃ والنہایۃ: 212/4]

جب اس کا تفرہ مضر ہے تو ”لاباس بہ“ کیسے؟۔ اور غربت کی بھی یہی وجہ ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے:

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَبِيزَ. أَحْسَبُهُ أَبَا بَكْرٍ. فَرَجَعَ مُنْهَزِمًا وَمِنْ مَعَهُ. فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ. بَعَثَ عُمَرَ. فَرَجَعَ مُنْهَزِمًا. يُجِبِينَ أَصْحَابَهُ. وَجَبْتُهُ أَصْحَابَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِأَعْطِينَ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا. يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ. لَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. فَتَارَ النَّاسُ. فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٍّ؟ فَإِذَا هُوَ يَسْتَكِي عَيْنَهُ. فَتَقَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنِهِ. ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ. فَهَرَّهَا. فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

”رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی طرف روانہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ [سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان فرمایا: |سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو بھیجا تو وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ شکست خوردہ واپس آئے، پھر جب دوسرا دن آیا تو سیدنا عمرؓ کو بھیجا، وہ بھی شکست خوردہ واپس آئے، اپنے ساتھیوں کو بزدل کہہ رہے تھے اور ان کے ساتھی انہیں کم ہمت کہہ رہے تھے، پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ واپس نہیں لوٹے گا، یہاں تک کہ اللہ اس کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا۔ اس پر تمام لوگ امیدوار تھے کہ آپ نے فرمایا: علی کہاں ہیں؟ اس وقت وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی آنکھ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا، پھر ان کی طرف جھنڈا بلند کیا، اسے لہرایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح عطا فرمادی۔“

تبصرہ:

اس کی سند سخت ضعیف اور ناقابل استدلال ہے، حکیم بن جبیر اسدی راوی ضعیف اور متروک ہے۔ اسے امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے متروک کہا ہے۔

[سنن الدارقطنی: 122/2]

حافظ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وهو متروک، ضعفه الجمهور۔

”یہ متروک راوی ہے، جمہور محدثین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔“

[مجمع الزوائد: 320/5؛ 299/7]

علامہ عینی لکھتے ہیں:

ضعفه الجمهور۔

”جمہور محدثین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔“

[عمدة القاری: 95/11]

تنبیہ:

ایک روایت یوں مذکور ہے:

فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ فَسَارَ بِالنَّاسِ

فَانْتَهَزَمَ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ، وَبَعَثَ عُمَرَ فَاَنْتَهَزَمَ بِالنَّاسِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ،

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا تو وہ

شکست خوردہ واپس آئے، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا، وہ بھی لوگوں کے ساتھ شکست

خوردہ واپس آئے۔“

[مصنف ابن ابی شیبہ: 370/6؛ مسند الہز ار: 496]

تبصرہ:

اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں وہی ابن ابی لیلیٰ راوی جو جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، موجود ہے۔

سیدنا سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى الرَّايَةَ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ . فَبَعَثَهُ إِلَى بَعْضِ حُصُونِ حَيْبَرَ ، فَقَتَلَ . ثُمَّ رَجَعَ ، وَلَمْ يَكُنْ فَتْحًا ، وَقَدْ جَهَدَ . فَقَالَ : لِأَعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ . لَيْسَ بِفَرَّارٍ قَدَعَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، وَهُوَ أَرْمَدٌ ، فَتَفَلَّ فِي عَيْنَيْهِ . ثُمَّ قَالَ : خُذْ هَذِهِ الرَّايَةَ ، حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ لَكَ قَالَ سَلَمَةُ : فَخَرَجَ وَاللَّهِ يُهْرَوُلُ هِرْوَلَةً . وَأَنَا خَلْفَهُ أَتَّبِعُ أَثَرَهُ ، حَتَّى رَكَزَ الرَّايَةَ فِي رَضْمٍ حِجَارَةٍ ، فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ يَهُودِيٌّ مِنْ رَأْسِ الْحِصْنِ ، فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ : أَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ الْيَهُودِيُّ : غَلَبْتَهُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَى مُوسَى ، فَمَا رَجَعَ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ .

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو جھنڈا عطا فرمایا، انہیں خیبر کے کسی قلعہ کی طرف روانہ فرمایا، لیکن وہ بسیار کوشش کے باوجود بغیر فتح کے واپس لوٹ آئے، اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کل میں ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں جھنڈا دوں گا، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، جس کے ذریعے خیبر فتح ہو گا، وہ شخص جنگ میں راہ فرار اختیار نہیں کرے گا۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد آپ ﷺ نے سیدنا علیؑ کو بلایا، اس وقت ان کی آنکھوں میں درد تھا، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈھالا، پھر

فرمایا: یہ جھنڈالو [اور اس وقت تک لڑتے رہو] جب تک خدا تمہارے ہاتھوں فتح نہ عطا فرمائے۔

راوی حدیث سیدنا سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں: سیدنا علیؑ دوڑتے ہوئے جا رہے تھے، میں بھی ان کے نقش قدم پر چلا، یہاں تک کہ سیدنا علیؑ نے ایک بڑے پتھر پر جھنڈا نصب فرمادیا، قلعہ کے اوپر ایک یہودی نے سیدنا علیؑ کی طرف متوجہ ہو کر سوال کیا: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں علی بن ابی طالب ہوں، اس یہودی نے کہا: پھر فتح تمہاری ہوگی، کیونکہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر یہی بات [ہماری کتاب توراہ میں] نازل شدہ ہے۔ سیدنا علیؑ فتح کر کے ہی واپس تشریف لائے۔

[المعجم الکبیر للطبرانی: 35/7؛ ح: 6303؛ مسند الحارث: 696؛

المستدرک للحاکم: 37/3؛ حلیۃ الاولیاء لابن نعیم الاصبہانی: 162/1]

تبصرہ:

یہ سخت ضعیف روایت ہے۔

1- اس کا راوی بریدہ بن سفیان جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

امام احمد بن حنبلؑ سے اس کی حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: له بلیۃ تحکى عنه۔

”یہ مصیبتیں بیان کرتا ہے۔“

[العلل ومعرفۃ الرجال بروایۃ عبداللہ: 1500]

امام بخاریؑ فرماتے ہیں:

فیه نظر۔

”اس میں کلام ہے۔“

[التاریخ الکبیر: 141/2]

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ”متروک“ کہا ہے۔

[الضعفاء والمتروکون: 134]

امام ابوحاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ”ضعیف الحدیث“ قرار دیا ہے۔

[الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 424/2]

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لیس بالقوی فی الحدیث۔

”یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔“

[سنن النسائی: 801؛ الضعفاء والمتروکین: 89]

امام جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ردی المذنب۔

”یہ ردی المذنب راوی ہے۔“

[احوال الرجال: 205]

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فیہ نظر۔

”اس میں کلام کی گئی ہے۔“

[الکاشف: 99/1]

حافظ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ”ضعیف“ کہا ہے۔

[مجمع الزوائد: 239/8]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

لیس بالقوی وفیہ رفض۔

”یہ قوی نہیں ہے، اس میں رافضیت پائی جاتی ہے۔“

[تقریب التہذیب: 661]

جمہور ائمہ محدثین کی جروح کے مقابلہ میں امام ابن عدی، امام ابن حبان اور امام ابن شامہؒ کی توثیق کارآمد نہیں۔

2- بریدہ کے باپ سفیان بن فروہ اسلمی کے بارے میں امام بخاریؒ فرماتے ہیں:
یتکلمون فیہ۔

”محدثین نے اس میں کلام کی ہے۔“

[التاریخ الکبیر: 96/4]

لہذا امام حاکمؒ کا اس روایت کو ”صحیح الاسناد“ کہنا اور حافظ ذہبیؒ کا ان کی موافقت کرنا صحیح نہیں ہے۔

کسی صحیح روایت سے قطعاً یہ ثابت نہ ہو سکا کہ خیبر کا جھنڈا، سیدنا عمرؓ کو تھمایا گیا ہو پھر ان سے لے لیا گیا ہو یا وہ شکست خوردہ واپس لوٹے ہوں۔

17- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِينَ هَذِهِ الرَّيَّةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ» فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَزْجُو أَنْ يُعْطَى، فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؟» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ، فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّيَّةَ، فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ قَالَ: «انْفُذْ عَلَى رَسُولِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِزْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْزُ النَّعَمِ»

۱۷- سیدنا سہل بن سعدؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا، جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائیں گے، جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو

سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اس سے محبت کرتے ہیں۔ [صحابہ کرام نے اس اضطراب کی کیفیت میں رات گزاری کہ آپ ﷺ کس کو جھنڈا عطا فرمائیں گے] جب صبح ہوئی تو صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور ہر ایک شخص امید کیے ہوئے تھا کہ آپ ﷺ اسی کو جھنڈا عطا فرمائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو بلاؤ۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلا یا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان کے حق میں دعا فرمائی تو ان کی آنکھیں اس طرح ٹھیک ہو گئیں گویا کہ کوئی تکلیف ہی نہ تھی پھر آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا میں ان سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نرمی سے روانہ ہونا جب تم ان کے پاس میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کو بتانا کہ ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں، بخدا اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پا جاتا ہے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

تحقیق و تخریج:

صحیح البخاری: 3701؛ صحیح مسلم: 2404

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو بیان کرنے میں
ناقلین کا (لفظی) اختلاف

18- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأَدْفَعَنَّ الْيَوْمَ الرَّأْيَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ» فَتَطَاوَلَ الْقَوْمُ فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيٍّ؟» فَقَالُوا: يَسْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ: «فَبَصَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَفِّهِ، وَمَسَحَ بِهَا عَيْنَيْ عَلِيٍّ، وَدَفَعَ إِلَيْهِ الرَّأْيَةَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ»

۱۸- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اس سے محبت کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور ہر ایک شخص امید کیے ہوئے تھا کہ اسی کو جھنڈا ملے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا پھر آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر [مسلمانوں کو] فتح عطا فرمائی۔

تحقیق:

[اسناد صحیح]

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبہ: 69/12؛ صحیح ابن حبان [6932]

19 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ» قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، وَقَالَ: «امْشِ، وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ» فَسَارَ عَلِيٌّ ثُمَّ تَوَقَّفَ - يَعْنِي - فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ أَقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: «قَاتِلُهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، فَقَدْ مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ، وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابِهِمْ عَلَى اللَّهِ»

19 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: میں ضرور اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) اس سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس دن کے علاوہ کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، مگر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر جھنڈا دیا اور فرمایا: جاؤ لڑو اور ادھر ادھر التفات نہ کرنا یہاں تک کہ اللہ تمہیں فتح عطا فرمائے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھوڑا سا دور جا کر ٹھہر گئے اور زور سے آواز دی: یا رسول اللہ ﷺ، میں کس بنیاد پر جنگ کروں گا؟ تو فرمایا: اس وقت تک جنگ کرنا جب تک، وہ گواہی دے دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بلاشبہ میں [محمد ﷺ] اللہ کا [سچا] رسول ہوں، جب وہ ایسا کریں تو پھر انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا، سوائے اس کے کہ ان پر کسی کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

تحقیق و تخریج:

صحیح مسلم: 2405

20- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِزَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ عَلَيْهِ». قَالَ عُمَرُ: فَمَا أُحْبِبْتُ الْإِمَارَةَ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ. قَالَ: فَامْرَأَبَّ لَهَا، فَدَعَا عَلِيًّا فَبَعَثَهُ " ثُمَّ قَالَ: «أَذْهَبْ فَقَاتِلْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَلَا تَلْتَفِتْ» قَالَ: «فَمَسَى مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ وَقَفَ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ» فَقَالَ: «عَلَامَ أَقَاتِلُ النَّاسَ؟» قَالَ: «قَاتِلُهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، فَقَدْ مَنَعُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ»

۲۰- سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے [خیبر کے دن] فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہے اور اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ سیدنا عمرؓ فرماتے ہیں: میں نے اس دن کے علاوہ کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، میں اس کی امید میں تھا، مگر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علیؓ کو بلایا، ان کو بھیجا اور فرمایا: جاؤ لڑو ادھر ادھر التفات نہ کرنا یہاں تک کہ اللہ تمہیں فتح عطا فرمائے۔ راوی نے کہا: جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا، سیدنا علیؓ چلے، پھر ٹھہر گئے، البتہ وہ ادھر ادھر التفات نہیں کر رہے تھے، انہوں نے آواز دی یا رسول اللہ ﷺ میں کس بنیاد پر جنگ کروں گا؟ تو فرمایا: اس وقت تک جنگ کرنا جب تک کہ وہ گواہی دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بلاشبہ محمد [ﷺ] اللہ کے رسول ہیں جب وہ ایسا کریں تو پھر انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا، سوائے اس کے کہ ان پر کسی کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ صحیح]

21- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ. عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَيْبَرَ: «لَأَذْفَعَنَّ الرَّيَّةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ». قَالَ عُمَرُ فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ قَطُّ قَبْلَ يَوْمِنِي، فَدَفَعَهَا إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: «قَاتِلْ، وَلَا تَلْتَفِتْ» فَسَارَ قَرِيبًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَامَ أَقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: «عَلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِذَا فَعَلُوا فَقَدْ عَصَمُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ مِنِّي إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ»

۲۱- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا: میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو محبوب ہے اور اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس دن کے علاوہ کبھی امارت کی تمنا نہیں کی [مگر جب صبح ہوئی] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر جھنڈا دیا اور فرمایا: جاؤ لڑو ادھر ادھر التفات نہ کرنا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھوڑا سا دور جا کر پھر ٹھہر گئے پھر آواز دی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس بنیاد پر لوگوں سے جنگ کروں گا؟ تو فرمایا: اس وقت تک جنگ کرنا جب تک کہ وہ گواہی دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بلا شبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم [اللہ کے رسول ہیں جب وہ ایسا کریں تو پھر انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا، سوائے اس کے کہ ان پر کسی کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

مسند الامام احمد: 384/2؛ مسند الطیالسی: 2441

ذِكْرُ خَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي ذَلِكَ

اس سلسلے میں سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت

22- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِنْعِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ» أَوْ قَالَ: «يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ» فَدَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدٌ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ

۲۲- سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ [غزوہ خیبر کے موقع پر] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، یا یہ فرمایا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلا یا، وہ اس وقت آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے (مسلمانوں کو) ان کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائی۔

تحقیق و تخریج:

[صحیح]

صحیح مسلم [1807] میں اس کا شاہد موجود ہے۔

ذِكْرُ خَبَرِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي ذَلِكَ وَأَنَّ جَبْرِيلَ يُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلَ عَنْ يَسَارِهِ

نبی کریم ﷺ سے سیدنا حسن بن علیؑ کی ذکر کردہ روایت کا بیان
کہ سیدنا جبریلؑ سیدنا علیؑ کے دائیں اور سیدنا میکائیلؑ
بائیں جانب رہ کر جنگ کرتے ہیں

23- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
يُونُسُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بِنِ يَرِيمَ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ،
وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَ: «لَقَدْ كَانَ فِيكُمْ بِالْأَمْسِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأُولُونَ، وَلَا
يُذِرْكُمُ الْأَخْرُونَ» وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا
رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ» فَقَاتَلَ جَبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ
عَنْ يَسَارِهِ، ثُمَّ لَا تُرَدُّ - يَعْنِي رايَتَهُ - حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، مَا تَرَكَ دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا
إِلَّا سَبْعِمِائَةَ دِرْهَمٍ أَخَذَهَا مِنْ عَطَانِهِ، كَانَ أَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَ بِهَا خَادِمًا لِأَهْلِهِ

۲۳- ہمیرہ بن یریم سے روایت ہے کہ [جب سیدنا علیؑ کی شہادت ہوئی تو | سیدنا حسنؑ

ہمارے پاس تشریف لائے، وہ اس وقت سیاہ رنگ کا عمامہ پہنے ہوئے تھے، انہوں نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: یقیناً تم سے کل وہ شخص جدا ہو گیا جس سے علم میں اؤلون [قدیم علمائے کرام علم میں] آگے نہیں تھے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کا مقام پائیں گے۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے [ان کے بارے میں] فرمایا: کل میں ضرور جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اس سے محبت کرتے ہیں۔ سیدنا جبریل علیہ السلام نے ان کے دائیں اور سیدنا میکائیل علیہ السلام نے بائیں جانب رہ کر جنگ کی۔ پھر انہوں نے جھنڈے کو اس وقت تک نہیں رکھا جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح سے نہ نواز دیا اور انہوں نے اپنے اہل و عیال کے لیے سوائے سات سو (۷۰۰) درہم کے کچھ بھی نہیں چھوڑا تا کہ ان کے اہل و عیال ان [سات سو درہم] سے خادم کا بندوبست کر لیں۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق السبعی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ محدثین کرام کا اصول ہے کہ ثقہ مدلس راوی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ لفظ ”عن“ سے روایت کرے تو ”ضعیف“ ہوتی ہے۔ تا وقتیکہ سماع کی تصریح نہ کر دے۔

تخریج:

الطبقات لابن سعد: 38/3؛ مسند الامام احمد: 199/1؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 80، 79/3؛

صحیح ابن حبان: [6930]

فضائل الصحابة للاحمد بن حنبل (1026) والی سند شریک بن عبد اللہ القاضی کی تدریس کی وجہ سے

”ضعیف“ ہے۔ سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

اس روایت کے مزید طرق بھی ہیں: ان کا مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

طریق نمبر ۱:

سیدنا حسنؑ نے خطاب کیا:

وَاللَّهِ لَقَدْ فَتَلْتُمُ اللَّيْلَةَ رَجُلًا فِي لَيْلَةٍ نَزَلَ فِيهَا الْقُرْآنُ-----

”بلاشبہ گزشتہ رات تم میں ایک آدمی ایسی رات میں شہید ہوا ہے، جس میں قرآن

نازل کیا گیا تھا۔۔۔۔۔“

(المعجم الاوسط للطبرانی: 224/8، ح: 8469؛ مسند البرار: 1340، مسند ابی یعلیٰ: 6757)

تبصرہ:

یہ سند ”ضعیف“ ہے۔ اس کا دارومدار خالد بن جابر کے والد پر ہے، وہ مجہول ہے۔

تنبیہ:

مسند بزار میں خالد بلا واسطہ سیدنا حسنؑ سے بیان کرتا ہے۔ جیسا کہ امام ابو حاتم رازیؒ

نے بیان کیا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ اس کا سیدنا حسنؑ سے سماع نہیں، بلکہ اپنے باپ سے سماع

ہے۔ جیسا کہ امام بخاریؒ نے بیان کیا ہے اور دیگر سندوں سے عیاں ہے۔

تنبیہ:

حفص بن خالد کی مسند ابی یعلیٰ میں عبدالعزیز بن قیس اور جعفر نے متابعت کر رکھی ہے۔

طریق نمبر ۲:

ابو الطفیلؑ سے روایت ہے:

حَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ.

وَذَكَرَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَاتِمَ الْأَوْصِيَاءِ-----

”سیدنا حسن بن علی بن ابی طالبؑ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان

کی، انہوں نے خاتم الاوصیاء امیر المؤمنین سیدنا علیؑ کا تذکرہ فرمایا۔۔۔۔۔“

(المعجم الاوسط للطبرانی: 2155)

تبصرہ:

یہ سند سخت ”ضعیف“ ہے۔ اس کا راوی سلام بن ابی عمرہ خراسانی سخت مجروح ہے، اس کی توثیق

میں ادنیٰ کلمہ توثیق ثابت نہیں ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

(تقریب التہذیب: 2709)

طریق نمبر ۳:

ابورزین کہتے ہیں:

خَطَبْنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ جِئْنَا أُصِيبَ أَبُوهُ-----

”سیدنا حسن بن علیؑ نے خطبہ دیا جب ان کے والد زخمی ہوئے۔۔۔۔۔“

(مسند البزار: 1341)

تبصرہ:

یہ جھوٹی سند ہے۔

۱۔ اس کو تراشنے والا ”ابو الجارود“ (زیاد بن المنذر) الکوفی بالاتفاق ”متروک، کذاب“ اور

”وضاع“ راوی ہے۔

۲۔ اس کے شاگرد یحییٰ بن سالم الکوفی کو امام دارقطنی نے ”متروک“ کہا ہے۔

(الضعفاء والمتروکون: 240)

۳۔ اس کے شاگرد قاسم بن ضحاک کی توثیق درکار ہے۔

طریق نمبر ۴:

علی بن حسینؑ بیان کرتے ہیں:

حَطَبُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ النَّاسِ حِينَ قُتِلَ عَلِيٌّ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: «لَقَدْ قُبِضَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ لَا يَسْبِقُهُ الْأَوْلُونَ يِعْمَلُ وَلَا يُدْرِكُهُ الْأَخْرُونَ. وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ رَايَتَهُ فَيُقَاتِلُ وَجَبْرِيلَ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلَ عَنْ يَسَارِهِ. فَمَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. وَمَا تَرَكَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا سَبْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَّتْ مِنْ عَطَايَاهُ أَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَ بِهَا خَادِمًا لِأَهْلِهِ». ثُمَّ قَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفَنِي فَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ. وَأَنَا ابْنُ النَّبِيِّ. وَأَنَا ابْنُ الْوَصِيِّ. وَأَنَا ابْنُ الْبَشِيرِ. وَأَنَا ابْنُ النَّذِيرِ. وَأَنَا ابْنُ الدَّاعِي إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ. وَأَنَا ابْنُ السَّرَاحِ الْمُنِيرِ. وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي كَانَ جِبْرِيلُ يَنْزِلُ إِلَيْنَا وَيَصْعَدُ مِنْ عِنْدِنَا. وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا. وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي افْتَرَضَ اللَّهُ مَوَدَّتَهُمْ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى وَمَنْ يَقَرَفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا} [الشورى: 23] فاقْتَرَفُ الْحَسَنَةَ مَوَدَّتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ"

”جب سیدنا علیؑ شہید ہوئے تو سیدنا حسن بن علیؑ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی

حمد و ثنائیان کی پھر فرمایا: یقیناً تم سے آج رات وہ شخص جدا ہو گیا، جس سے علم میں اولوں [قدیم علمائے کرام] عمل کے اعتبار سے آگے نہیں تھے، نہ ہی بعد میں آنے والے ان کا مقام پائیں گے۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ ان کو جھنڈا دیتے اور جہاد کے لیے روانہ فرماتے، سیدنا جبریل علیہ السلام ان کے دائیں اور سیدنا میکائیل علیہ السلام ان کے بائیں طرف رہ کر جہاد کیا کرتے تھے، وہ تب لوٹے جب ان کو فتح ملتی۔ انہوں نے اپنے اہل و عیال کے لیے سوائے 700 درہم کے کچھ بھی نہیں چھوڑا تا کہ ان کے اہل و عیال اس [سات سو درہم] سے خادم کا بندوبست کر لیں۔ پھر فرمایا: اے لوگو جو شخص مجھے جانتا ہے، ویسے آپ مجھے جانتے ہی ہیں، مگر جو شخص مجھے نہیں جانتا، وہ سن لے: میں حسن بن علی، نبی کریم ﷺ، وصی، بشیر و نذیر، اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والے اور سراج منیر کا نواسہ ہوں۔ میں ان اہل بیت سے ہوں جن کے لیے اہل بیت کا لقب سیدنا جبریل علیہ السلام لے کر نازل ہوئے، ہمارے پاس سے اوپر گئے، اسی طرح میں اس اہل بیت سے ہوں، جن سے اللہ تعالیٰ نے نجاست کو دور کر دیا ہے اور انہیں خوب پاک کر دیا ہے۔ میں ان اہل بیت سے ہوں جن سے محبت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو فرمایا: ترجمہ: ”کہہ دیجیے: میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتہ داری کی، جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کے لیے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھادیں گے۔“ یوں ہم اہل بیت کے ساتھ محبت کرنے سے نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔“

(المستدرک للحاکم: 173/3، الذریۃ الطاہرہ تلذذ ولابی: 124)

تبصرہ:

یہ جھوٹی سند ہے۔

۱۔ امام حاکم رحمہ اللہ کے استاد ابو محمد حسن بن محمد بن یحییٰ ابن انخی طاہر عقیقی حسنی، کے بارے میں حافظ

ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”یہ ”متہم“ ہے۔“

(میزان الاعتدال: 521/1؛ المغنی فی الضعفاء: 167/1)

نیز حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اس کی دو حدیثیں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

”فہذان دلان علی کذبہ وعلی رفضہ۔“

”یہ دونوں روایتیں اس کے جھوٹا اور رافضی ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔“

(میزان الاعتدال: 521/1)

نیز ”الکذاب“ بھی کہا ہے۔

(تلخیص کتاب الموضوعات: 115/1)

اس کے بارے میں ادنیٰ کلمہ تو ثیق بھی ثابت نہیں۔ اس کی متابعت حافظ دولابی کے استاذ ابو

جعفر کھمس بن معمر جو ہری نے کر رکھی ہے۔

اولاً: حافظ دولابی خود ”ضعیف“ ہیں۔

ثانیاً: ان کے استاد کھمس بن معمر کی توثیق نہیں مل سکی۔

۲۔ اس روایت کے راوی اسماعیل بن محمد بن اسحاق بن جعفر کی توثیق نہیں مل سکی۔

۳۔ علی بن جعفر بن محمد حسین بھی مجہول الحال ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ”متبول“ (مجہول الحال) کہا ہے۔

(تقریب التہذیب لابن حجر: 4699)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ما رأیت أحدا لینہ نعم ولا من وثقہ و حدیثہ منکرا جدا۔“

”میں نہیں نے دیکھا کہ کسی نے اس کو ”لین الحدیث“ کہا ہو یا اس کو اس کی توثیق

بیان کی ہو، البتہ اس کی روایت سخت منکر ہوتی ہے۔“

(میزان الاعتدال: 117/3، ت: 5799)

نیز اس روایت کو ”لیس بصحیح“ کہا ہے۔

(تخصیص المستدرک: 172/3)

تشبیہ:

اس روایت کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الا اعطین الرایة لرجلا یحب الله ورسوله وحبہ الله ورسوله

کرار غیر فرار۔۔۔۔

”میں ضرور جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا

ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی اس سے محبت کرتے ہیں، وہ میدان

سے بھاگنے والا نہیں ہوگا۔“

(تاریخ دمشق لابن عساکر: 219/41، کنز العمال للہندی: 36393)

تبصرہ:

یہ سند ضعیف ہے۔ اس میں ایک راوی علی بن احمد بن عبد الرحمن دمشقی کی توثیق نہیں مل سکی۔ ہمیں

ثقة راویوں کی روایات کا مکلف ٹھہرایا گیا ہے۔

الحاصل:

یہ روایت ساری کی ساری سندوں کے ساتھ ”ضعیف“ اور ”منکر“ ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”غریب جداً و متنه نکارۃ۔“

”یہ روایت سخت کمزور ہے اور اس کے متن میں نکارت پائی جاتی ہے۔“

(البدایۃ والنہایۃ: 333/7)

ذَكَرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَلِيٍّ: «إِنَّ اللَّهَ
جَلَّ ثَنَاؤُهُ لَا يُخْزِيهِ أَبَدًا»

نبی کریم ﷺ کا سیدنا علیؑ کے بارے میں یہ فرمان:
”بلاشبہ اللہ عزّوجل ان کو کبھی رسوا نہیں کرے گا“

24- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَضَّاحُ وَهُوَ أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ أَتَاهُ تِسْعَةُ رَهْطٍ، فَقَالُوا إِمَّا أَنْ تَقُومَ مَعَنَا، وَإِمَّا أَنْ تَخْلُونَا يَا هَوْلَاءُ وَهُوَ يَوْمِنِيذٍ صَحِيحٌ قَبْلَ أَنْ يَغَى قَالَ: «أَنَا أَقُومُ مَعَكُمْ» فَتَحَدَّثُوا، فَلَا أَدْرِي مَا قَالُوا: فَجَاءَ وَهُوَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَهُوَ يَقُولُ: «أُفٍّ وَتَفٍّ يَقْعُونَ فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ، وَقَعُوا فِي رَجُلٍ» قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يُخْزِيهِ اللَّهُ أَبَدًا» فَأَشْرَفَ مَنْ اسْتَشْرَفَ فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيٌّ؟» وَهُوَ فِي الرَّحَا يَطْحَنُ، وَمَا كَانَ أَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ، فَدَعَاهُ، وَهُوَ أَرْمَدٌ، مَا يَكَادُ أَنْ يُبْصِرَ، فَتَقَفَتْ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، وَبَعَثَ أَبَا بَكْرٍ بِسُورَةِ التَّوْبَةِ وَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ، فَأَخَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ: «لَا يَذْهَبُ بِهَا رَجُلٌ إِلَّا رَجُلٌ هُوَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ» وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ، وَعَلِيًّا، وَفَاطِمَةَ، فَمَدَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبًا فَقَالَ: «هَوْلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي،

فَأَذْهَبَ عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا» وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ، وَلَيْسَ ثَوْبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَامَ فَجَعَلَ الْمُشْرِكُونَ يَزْمُونَ كَمَا يَزْمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَهَبَ نَحْوَ بئرِ مِمْوونٍ، فَاتَّبَعَهُ، فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَزْمُونَ عَلِيًّا حَتَّى أَصْبَحَ، وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَرْوَةٍ ثُبُوكَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَخْرُجْ مَعَكَ؟ فَقَالَ: «لَا» فَبَكَى فَقَالَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنْتَ لَسْتَ بِنَبِيِّ؟» ثُمَّ قَالَ: «أَنْتَ خَلِيفَتِي» يَعْنِي فِي كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ: «وَسَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، فَكَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَهُوَ جُنُبٌ، وَهُوَ فِي طَرِيقِهِ لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ» وَقَالَ: «مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيَّهُ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَخْبَرَنَا اللَّهُ فِي الْفُرَّانِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنِ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، فَهَلْ حَدَّثْنَا بَعْدُ أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ حِينَ قَالَ: «إِنِّدَنْ لِي، فَلَأَضْرِبَ عُنُقَهُ - يَعْنِي حَاطِبًا -» وَقَالَ: «مَا يُذْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ؟» فَقَالَ: «اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ»

۲۴۔ عمرو بن ميمون رضي الله عنه سے روایت ہے کہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضي الله عنه کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نو آدمیوں کا گروہ [حدیث میں ”رہط“ کا لفظ بیان کیا گیا ہے جو تین سے دس آدمیوں کے اس گروہ پر بولا جاتا ہے کہ جس میں کوئی بھی عورت نہ ہو] آیا اور کہنے لگے: اے ابن عباس یا تو آپ ہمارے ساتھ باہر آ جائیں یا پھر ان لوگوں سے الگ ہو جائیں، [یعنی ہم آپ سے اکیلے میں کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں]۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دنوں وہ ابھی تک قوت بصارت سے محروم نہیں ہوئے تھے [راوی یہ اس لیے وضاحت کر رہے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضي الله عنه کی عمر کے آخری حصے میں قوت بصارت ختم ہو گئی تھی] سیدنا عبداللہ بن عباس رضي الله عنه نے ان سے فرمایا: نہیں بلکہ میں ہی تمہارے ساتھ باہر جاتا ہوں پھر انہوں نے اپنی گفتگو کو شروع کیا لیکن ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا گفتگو کی تھی، کچھ دیر بعد سیدنا عبداللہ بن عباس رضي الله عنه اپنے کپڑوں کو جھاڑتے ہوئے لوٹ آئے اور کہہ رہے تھے: ہلاکت ہے، ہلاکت ان لوگوں

کے لیے جو ایسے شخص کے بارے میں زبان درازی کرتے ہیں جن کی یہ دس صفات ہیں۔ (ان لوگوں نے سیدنا علیؑ کی شان میں گستاخی کی تھی)

۱۔ جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے [خیبر کے موقع پر] فرمایا تھا: میں اس آدمی کو بھیجوں گا، جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کبھی اُسے رسوا نہیں کرے گا، اس لیے ہر آدمی آگے آگے بڑھ رہا تھا کہ کس کو یہ شرف ملتا ہے۔ مگر آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: وہ گندم کو پیس رہے ہیں آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو یہ کام کرتا؟ پھر سیدنا علیؑ تشریف لائے حالانکہ ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی، ان کو نظر نہیں آ رہا تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ ٹھیک ہو گئیں پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ جھنڈے کو لہرایا پھر سیدنا علیؑ کو عطا فرمایا کہ فتح کر کے صفیہ بنت حبیبی کو لے آئیں۔

۲۔ ایک دفعہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو آپ ﷺ نے سورۃ التوبہ کی آیات دے کر بھیجا پھر سیدنا علی المرتضیٰؑ کو ان کے پیچھے بھیجا چنانچہ انہوں نے سیدنا ابو بکرؓ سے اس سورۃ کو واپس لے لیا پس آپ ﷺ نے فرمایا: اس سورۃ کو صرف وہی شخص لے کر جائے گا جو مجھ سے اور میں اس سے ہوں۔

۳۔ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ سیدنا حسن، سیدنا حسین، اور سیدنا علی اور سیدہ فاطمہؑ کو بلایا، ان کو اپنی چادر لپیٹ کر یہ دعا فرمائی: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور خاص آدمی ہیں، ان سے گندگی کو دور کر دے اور خوب پاک و صاف کر دے۔

۴۔ وہ [سیدنا علی المرتضیٰؑ] پہلے شخص ہیں جو سیدہ خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔

۵۔ وہ [سیدنا علیؑ] ہجرت کی رات نبی کریم ﷺ کا لباس زیب تن کر کے آپ کی چارپائی پر سوائے رہے یہاں تک کہ مشرکوں نے ان پر پتھر اڑایا جیسا کہ وہ نبی کریم ﷺ کو پتھر مارتے تھے۔ کیونکہ وہ سیدنا علیؑ کو نبی کریم ﷺ خیال کر رہے تھے، اسی دوران سیدنا

ابوبکرؓ آئے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ، تو سیدنا علیؑ نے کہا: آپ ﷺ بزمیمون کی طرف گئے ہیں | سیدنا ابوبکرؓ سمجھ گئے | اور آپ کے پیچھے گئے یہاں تک کہ دونوں غار میں داخل ہوئے۔ مشرکین مکہ نے صبح ہونے تک سیدنا علیؑ پر پتھر اؤ کیا۔

۶۔ جب نبی کریم ﷺ لوگوں کے ساتھ غزوہ تبوک کی جانب روانہ ہونے لگے تو سیدنا علیؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، تو وہ رونے لگ گئے پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر آپ نبی نہیں ہیں۔

۷۔ ان کو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اے علی تم میرے بعد میرے نائب ہو یعنی ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے سردار ہو۔

۸۔ ایک مرتبہ ان کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا: سوائے علی کے مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کر دو۔ [سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے اس گزشتہ بات کی وضاحت کرتے ہوئے] فرمایا: سیدنا علیؑ کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو اس لئے بند کر دیا گیا کہ وہ حالت جنابت میں مسجد میں داخل ہوتے تھے (یعنی وہ کسی دوسری جگہ جانے کے لیے حالت جنابت میں مسجد سے گزرتے تھے) کیونکہ اس کے علاوہ ان کے لیے کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا وہی ایک ان کا راستہ تھا۔

۹۔ ان کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا جس کا میں مولیٰ [قریبی دوست] ہوں تو علی بھی اس کا مولیٰ [قریبی دوست] ہے۔

۱۰۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے مزید فرمایا: قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی خبر دی ہے کہ وہ (اللہ) درخت والوں سے راضی ہے لیکن یہ ہمیں نہیں بتایا کہ اس رضامندی کے بعد ناراض بھی ہوا ہے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا عمر فاروقؓ کو فرمایا تھا، کہ جب انہوں نے عرض کیا تھا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ میں حاطب بن ابی بلتعہ کی گردن اڑا دوں تو

آپ ﷺ نے فرمایا تھا: کیا تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ اللہ رب العزت نے اہل بدر کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ آج کے بعد تم جو اعمال کرو تم کو بخش دیا گیا ہے۔

تحقیق:

[منکر]

اس روایت کو حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ [میزان الاعتدال: 384/4] اور حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ [تخریج احادیث الاحیاء: 1942/4] نے منکر کہا ہے۔

اس کاراوی ابو بلج یحییٰ بن سلیم اگرچہ ”حسن الحدیث“ ہے، لیکن امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روی حدیثا منکرا۔

”یہ منکر روایتیں بیان کرتا ہے۔“

[تہذیب التہذیب لابن حجر: 184/12]

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فاری ان لا یحتج بما انفرد من الروایة

”میری رائے کے مطابق جن روایتوں میں یہ منفرد ہے، ان سے حجت نہیں پکڑی جاسکتی۔“

[الجزءین: 113/3]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

صدوق ربما اخطا

”سچا راوی ہے مگر کبھی غلطی کر جاتا ہے۔“

[تقریب التہذیب: 8003]

اس روایت کے بعض الفاظ میں واضح غرابت اور نکارت پائی جاتی ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 1/330، 331؛ المستدرک للحاکم: 3/132 وقال: ”صحیح الاسناد“ ووافقه الذہبی

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ: «إِنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ»

نبی کریم ﷺ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ فرمان:

”ان کو بخش دیا گیا ہے“

25- أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ، مَعَ أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ؟ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

۲۵- سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! کیا میں تم کو ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ جب تم دعا کرو، اللہ تعالیٰ تم کو بخش دے، حالانکہ تمہاری بخشش ہو چکی ہے تو آپ ﷺ نے ان کو یہ دعا سکھائی: اِلَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بردبار اور عزت والا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو اونچا اور بڑا ہے۔ پاک ہے، اللہ جو سات آسمانوں اور عرش کریم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ رب

العزت کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

اس کی سند میں ابو اسحاق السبئی ”مدلس“ ہے اور سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ اس کی سند ”الدعوات الکبیر للبیہقی (221) میں بھی ہے وہ بھی ”ضعیف“ ہے۔

۱۔ ابن لہیعہ جمہور محدثین کے نزدیک ”ضعیف“ اور ”مختلط“ ہے۔

۲۔ محفوظ بن ابی توبہ کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

و ضعف امره جداً

”اس میں سخت ضعف پایا جاتا ہے۔“

(العلل ومعرفۃ الرجال بروایۃ لعبد اللہ: 5134)

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبہ: 269/10؛ مسند الامام احمد: 92/1؛ مسند عبد بن حمید: 74؛ تاریخ

بغداد للخطیب: 356/9؛ صحیح ابن حبان: [6928]

ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس روایت کو بیان کرنے میں ابو اسحاق کی روایت کا (لفظی) اختلاف

26- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ وَهَبٍ وَهُوَ ابْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ أَخُو حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا عَلِيُّ «أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ مَعَهُ أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ؟» تَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْخَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ. سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

۲۶- سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! کیا میں تم کو ایسی دعا نہ سکھاؤں، جب تم دعا کرو تو اللہ تم کو بخش دے۔ حالانکہ تمہاری بخشش ہو چکی ہے تو آپ ﷺ نے ان کو یہ دعا سکھائی: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْخَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ] ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بردبار اور عزت والا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو اونچا اور بڑا ہے۔ پاک ہے، اللہ جو سات آسمانوں اور عرش کریم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں ابواسحاق ”مدلس“ ہیں جو کہ لفظ ”عن“ سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

27- أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: «كَلِمَاتُ الْفَرَجِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، مُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

۲۷- سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کشادگی والے کلمات یہ ہیں: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، مُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ] ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو اونچا اور بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بردبار اور عزت والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو سات آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں ابواسحاق ”مدلس“ ہے جو کہ لفظ ”عن“ سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

28- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، يَغْنِي نَحْوَ حَدِيثِ خَالِدٍ

۲۸- سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث خالد کی مثل روایت بیان کی ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں ابواسحاق ”مدلس“ ہیں جو کہ لفظ ”عن“ سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

29- أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا أَعْلَمُكُمْ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ عَلَى أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

۲۹۔ سیدنا علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی کیا میں تم کو ایسی دعا نہ سکھلاؤں کہ جب تم اس دعا کو کرو، اللہ تعالیٰ تم کو بخش دے، حالانکہ تمہاری بخشش ہو چکی ہے تو آپ ﷺ نے ان کو یہ دعا تعلیم دی: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ] ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو اونچا اور بڑا ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بردبار اور عزت والا ہے پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں ابواسحاق ”مدلس“ ہیں جو کہ لفظ ”عن“ سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

30- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا أَعْلَمُكُمْ دُعَاءً إِذَا دَعَوْتَهُ بِهِ غُفِرَ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ؟» قُلْتُ بَلَى قَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ»

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو إِسْحَاقَ لَمْ يُسْمَعْ مِنَ الْحَارِثِ إِلَّا أَرْبَعَةَ أَحَادِيثَ لَيْسَ هَذَا مِنْهَا، وَإِنَّمَا أَخْرَجْنَاهُ بِمُخَالَفَةِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ لِإِسْرَائِيلَ، وَلِعَلِّيَّ بْنَ

صَالِحٍ، وَالْحَارِثُ الْأَعْوَزُ لَيْسَ بِذَلِكَ فِي الْحَدِيثِ، وَعَاصِمٌ بْنُ ضَمْرَةَ أَصْلَحَ مِنْهُ
 ۳۰۔ سیدنا علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! کیا میں تم کو ایسی
 دعائے سکھلاؤں کہ جب تم اس دعا کو کرو، اللہ تعالیٰ تم کو بخش دے، حالانکہ تمہاری بخشش ہو چکی ہے۔ سیدنا
 علیؑ نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ ﷺ نے ان کو یہ دعا سکھلائی: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ
 الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ
 الْعَظِيمِ] ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو اونچا اور بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں
 جو بردبار اور عزت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، پاک ہے اللہ جو عرشِ عظیم کا مالک ہے۔
 امام نسائیؒ فرماتے ہیں: ابواسحاق نے حارث الاعور سے ان چار احادیث کے علاوہ کچھ
 نہیں سنا۔ یہ حدیث ان میں سے نہیں ہے۔ ہم نے صرف حسین بن واقد اسرائیلی اور علی بن صالح کے
 اختلاف کی وجہ سے نقل کیا ہے۔ حارث الاعور حدیث میں کچھ نہیں ہے اور عاصم بن ضمیرہ اس سے زیادہ
 معتبر ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابواسحاق ”مدلس“ ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

فائدہ:

مولیٰ علیؑ کہتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے مصیبت کے وقت یہ دعا سکھلائی:
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، مُبْحَانَ اللَّهِ، وَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ
 الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بردبار اور عزت والا ہے، پاک ہے۔ بڑی برکت
 والا ہے، اللہ جو عرشِ عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے جو
 تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔“

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ اِمْتَحَنَ

اللَّهُ قَلْبَ عَلِيٍّ لِلْإِيمَانِ»

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان

”یقیناً اللہ تعالیٰ نے علی (رضی اللہ عنہ) کے ایمان قلب کا امتحان لیا ہوا ہے“

31- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسٌ مِنْ فُرَيْشٍ فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ جِيرَانَكَ، وَحُلَفَاءَكَ، وَإِنَّ أَنَسًا مِنْ عِبِيدِنَا قَدْ أَتَوْكَ لَيْسَ بِهِمْ رَغْبَةٌ فِي الدِّينِ، وَلَا رَغْبَةٌ فِي الْفِئْهِ، إِنَّمَا فَرُّوا مِنْ ضِيَاعِنَا، وَأَمْوَالِنَا، فَارْزُدْهُمْ إِلَيْنَا فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: «مَا تَقُولُ؟» فَقَالَ: «صَدَقُوا، إِنَّهُمْ لَجِيرَانَكَ، وَأَخْلَافُكَ» فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: «مَا تَقُولُ؟» قَالَ: صَدَقُوا، إِنَّهُمْ لَجِيرَانَكَ، وَحُلَفَاؤُكَ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ فُرَيْشٍ «وَاللَّهِ لَيَبْعَثَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا مِنْكُمْ قَدْ اِمْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ، فَلْيَضْرِبْتَكُمْ عَلَى الدِّينِ، أَوْ يَضْرِبْ بَعْضُكُمْ». فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَا». قَالَ عُمَرُ: أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَا».

وَلَكِنَّ ذَلِكَ الَّذِي يَخْصِفُ النَّعْلَ» وَقَدْ كَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا

۳۱۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے محمد ﷺ! بلاشبہ ہم آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں۔ ہمارے کچھ غلام آپ کے پاس آگئے ہیں ان کو نہ تو دین میں کوئی رغبت ہے اور نہ کوئی اس (دین) کو سمجھنے کا شوق رکھتا ہے، یہ لوگ صرف ہماری خدمت اور مال کی حفاظت ہی سے بھاگ کر آئے ہیں اس لیے ان کو ہمیں واپس لونا دین آپ ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اس بارے میں کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا: یہ سچ کہتے ہیں کہ بلاشبہ یہ آپ ﷺ کے ہمسائے اور حلیف ہیں۔ اس پر نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور (غصے سے) متغیر ہو گیا: پھر آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: یہ سچ کہتے ہیں کہ بلاشبہ یہ آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں اس پر پھر نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور (غصے سے) متغیر ہو گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے قریش کی جماعت! اللہ کی قسم! ضرور اللہ تمہاری طرف ایک ایسے شخص کو بھیجے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ایمان قلب کا امتحان لیا ہوا ہے وہ تمہارے ساتھ دین پر لڑے گا یا تم میں سے بعض کو دین پر مارے گا۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ میں ہوں۔ فرمایا: نہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ وہ شخص جو توں کو گانٹھے گا تو آپ ﷺ نے اپنے نعلین مبارک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گانٹھنے کے لیے عطا فرمائے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

شریک بن عبد اللہ القاضی ”مدلس“ ہے، سماع کی تصریح ثابت نہیں ہے۔

فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل (1105) کی جس سند میں شریک نے سماع کی تصریح کی ہے۔ وہ

یحییٰ بن عبد الحمید الحممانی کی وجہ سے ضعیف ہے جو جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تخریج:

سنن الترمذی:، 3715؛ قال ”حسن صحیح“؛ مسند الامام احمد: 155/1؛ شرح معانی الآثار للطحاوی: 359/4؛ المستدرک للحاکم: 298/4؛ وقال ”صحیح علی شرط مسلم“ ووافقه الذہبی۔

سنن ابی داؤد (2700) میں شریک کی متابعت ابان بن صالح نے کر رکھی ہے مگر یہ متابعت چنداں مفید نہیں، کیونکہ اس میں محمد بن اسحاق ”مدلس“ ہے جو کہ لفظ ”عن“ سے روایت کر رہا ہے۔

مسند بزار (905) میں شریک کی متابعت سلمہ بن کہیل نے کی ہے لیکن اس میں یحییٰ بن سلمہ بن کہیل متروک ہے۔

(تقریب التہذیب لابن حجر: 7561)

المعجم الاوسط للطبرانی (3862) میں شریک کی متابعت قیس بن رمانہ نے کی ہے جو کہ مجہول رافضی ہے۔ نیز اس سند میں یزید بن راشد غنوی کی توثیق نہیں مل سکی۔ یہ روایت بسند حسن ”مسند الامام احمد“ (82, 33, 31/3) میں آتی ہے، اسے امام ابن حبان (6937) نے ”صحیح“ کہا ہے اور امام حاکم (123, 122/3) فرماتے ہیں: ”ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین“ حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ اسی طرح ایک حسن سند تاریخ بغداد (433/8، 144/1) اور تاریخ ابن عساکر (342/42) میں بھی آتی ہے۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ «إِنَّ اللَّهَ

سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ»

نبی کریم ﷺ کا سیدنا علیؑ کے متعلق یہ فرمان:

”عمقریب اللہ تیرے دل کو ہدایت سے نوازے گا اور

تیری زبان کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا“

32- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ، وَأَنَا شَابٌّ حَدِيثُ السِّنِّ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ «إِنَّكَ بَعَثْتَنِي إِلَى قَوْمٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ أَحْدَاثٌ، وَأَنَا شَابٌّ حَدِيثُ السِّنِّ» قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ، فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءِ بَيْنِ اثْنَيْنِ»

۳۲۔ سیدنا علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا۔ میں اس وقت کم عمر نوجوان تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جن میں بڑے حادثات رونما ہوئے ہیں اور میں ابھی نوجوان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تیرے دل

کی راہنمائی کرے گا اور تیری زبان کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا (سیدنا علیؑ فرماتے ہیں اس کے بعد) میں کبھی دو (آدمیوں یا دو فریقوں) کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے شک میں نہیں پڑا۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

ابو نختری راوی کا سیدنا علیؑ سے سماع نہیں ہے۔ لہذا یہ انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لہذا امام حاکمؒ (135/3) کا اسے شیخین کی شرط پر صحیح کہنا اور حافظ ذہبیؒ کا ان کی موافقت کرنا صحیح نہیں ہے۔

تخریج:

الطبقات لابن سعد: 337/2؛ مسند الامام احمد: 83/1؛ مسند عبد بن حمید: 94

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِهَذَا الْخَبَرِ

اس حدیث کو بیان کرنے میں راویوں کا (لفظی) اختلاف

33- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَيْسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: إِنَّكَ تَبْعُنِي إِلَى قَوْمٍ أَسَنَ مِنِّي فَكَيْفَ الْقَضَاءُ فِيهِمْ؟ فَقَالَ: «اللَّهُ سَهِّدِي قَلْبَكَ، وَتُبِّتْ لِسَانَكَ» قَالَ: «فَمَا تَعَايِنْتُ فِي حُكُومَةِ بَعْدُ»

۳۳۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑی ہے (یعنی وہاں ضعیف العمر لوگ ہیں جو کافی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں) میں ان کے درمیان بھلا کیسے فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب اللہ تعالیٰ تیرے دل کی راہنمائی کرے گا اور تیری زبان کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے کبھی فیصلہ کرتے ہوئے شک نہیں پڑا۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس کی سند ”ضعیف“ ہے اس میں وہی علتِ ضعف ہے جو سابقہ حدیث میں تھی۔

34- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ لِأَقْضِي بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا عَلِمَ لِي بِالْقَضَاءِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ: «اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ، وَسَدِّدْ لِسَانَهُ» فَمَا شَكَّكْتُ فِي قَضَاءِ بَيْنِ اثْنَيْنِ حَتَّى جَلَسْتُ مَجْلِسِي هَذَا

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَبُو الْبَخْتَرِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا

۳۴۔ سیدنا علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اہل یمن کی طرف بھیجا تاکہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے فیصلہ کرنے کا تجربہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مہاک کو میرے سینے پر مارا اور دعا فرمائی: اے اللہ اس کے دل کی راہنمائی فرما اور اس کی زبان کو سلامتی عطا فرما۔ (سیدنا علیؑ فرماتے ہیں اس کے بعد) مجھے کبھی دو (آدمیوں) یاد و فریقوں کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے شک نہیں ہوا اس وقت سے لے کر آج تک میں اسی مسند پر بیٹھا ہوں۔

امام نسائیؒ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام شعبہ نے عمرو بن مرہ عن ابی البختری کی سند سے نقل کیا ہے کہ ابو بختری کہتے ہیں: مجھے یہ حدیث اس آدمی نے بیان کی ہے جس نے سیدنا علیؑ سے بیان کی ہے۔ امام نسائیؒ فرماتے ہیں: ابو بختری نے سیدنا علیؑ سے کچھ نہیں سنا۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس کی سند ”ضعیف“ ہے اس میں وہی علتِ ضعف ہے جو اوپر والی حدیث میں تھی۔

35- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حَنْشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَنَا شَابٌّ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَبِعْتَنِي وَأَنَا شَابٌّ إِلَى قَوْمٍ ذَوِي أَسْنَانٍ لِأَقْضِي بَيْنَهُمْ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ؟ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ سَمَّيْدِي قَلْبِكَ، وَوَيْبَتْ لِسَانِكَ يَا عَلِيُّ، إِذَا جَلَسَ إِلَيْكَ الْخَضَمَانِ فَلَا تَقْضِ بَيْنَهُمَا حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ تَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ» قَالَ عَلِيُّ: فَمَا أَشْكَلَ عَلَيَّ قَضَاءٌ بَعْدُ

۳۵۔ سیدنا علیؑ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اہل یمن کی طرف [قاضی بنا کر] بھیجا، اس وقت میں ایک نوجوان آدمی تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف فیصلہ کرنے والا بنا کر بھیج رہے ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑی ہے (یعنی وہاں ضعیف العمر لوگ ہیں جو کافی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں) مگر مجھے فیصلہ کرنے کا علم نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک کو میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: عنقریب اللہ تیرے دل کو ہدایت سے نوازے گا اور تیری زبان کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی جب تیرے پاس دو (آدمی یا دو فریق) جھگڑالے کر آئیں تو ان دونوں کے درمیان اس وقت تک فیصلہ نہ کرنا جب تک کہ تم پہلے (آدمی یا فریق) کی بات کے بعد دوسرے (آدمی یا فریق) سے بھی بات سن نہیں لیتے، جب تم ایسا کرو گے تو تم پر فیصلہ واضح ہو جائے گا۔ سیدنا علیؑ فرماتے ہیں: اس کے بعد مجھے کبھی فیصلہ کرنے میں مشکل پیش نہیں آئی۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

حش بن مہر راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 1/96، 111؛ سنن ابی داؤد: 3582؛ سنن الترمذی: 1331 وقال حسن؛

زوائد الفضائل للقطعی: 1096

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس روایت کو بیان کرنے میں ابواسحاق کا (لفظی) اختلاف

36- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: «إِنَّكَ تَبْعَنِي إِلَى قَوْمٍ هُمْ أَسَنُّ مِنِّي لِأَقْضِي بَيْنَهُمْ» فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ سَمَّيَ قَلْبِكَ، وَتَبَّتُ لِسَانَكَ» قَالَ شَيْبَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبِشَةَ، عَنْ عَلِيٍّ

۳۶- سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اہل یمن کی طرف بھیجا [اس وقت میں ایک نوجوان آدمی تھا۔] میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں [یعنی وہاں ضعیف العمر لوگ ہیں جو کافی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں] جو عمر میں مجھ سے بڑی ہے، میں ان کے درمیان بھلا کیسے فیصلہ کروں گا؟، آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب اللہ تیرے دل کو ہدایت سے نوازے گا اور تیری زبان کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

ابواسحاق سہمی مدلس راوی ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

تخریج:

37- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبَشِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ «إِنَّكَ تَبْعُنِي إِلَى شَيْخٍ ذَوِي أَسْنَانٍ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أُصِيبَ» قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ سَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ، وَيَهْدِي قَلْبَكَ»

۳۷- سیدنا علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے ضعیف العمر لوگ کی طرف بھیج رہے ہیں [جو کافی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں] مجھے یہ خدشہ ہے کہ میں صحیح فیصلہ نہیں کر پاؤں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تیری زبان کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا اور تیرے دل کی راہنمائی کرے گا۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق سمیعی مدلس راوی ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔ عمرو بن حبش زبیدی راوی مجہول ہے، سوائے امام ابن حبان (الثقات: 173/5) کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔ اس روایت کا ایک اور ضعیف شاہد زوائد مسند الامام احمد (1/150 و صحیح ابن حبان: 5065) میں آتا ہے۔ سماک بن حرب راوی عکرمہ سے بیان کر رہا ہے۔ سماک کی عکرمہ سے روایت مکرر ہوتی ہے۔ اسی طرح اخبار التصانف للکوچ میں بھی اس کے ضعیف شواہد ہیں۔ وہ یوں کہ ایک سند میں سفیان ثوری کی تدلیس ہے۔ دو روایتوں میں مسلم بن کیسان الاغور جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ ایک روایت میں عمرو بن ثابت متروک موجود ہے۔

تخریج:

مسند ابی یعلیٰ: 239؛ الطبقات لابن سعد: 337/2

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أُمِرْتُ بِسَدِّ

هَذِهِ الْأَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ»

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان:

”مجھے علی (رضی اللہ عنہ) کے علاوہ ان تمام دروازوں کو بند کروانے کا حکم دیا گیا ہے“

38- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كَانَ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ» فَتَكَلَّمَ فِي ذَلِكَ أَنَسٌ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أُمِرْتُ بِسَدِّ هَذِهِ الْأَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فِيهِ قَائِلُكُمْ، وَاللَّهِ مَا سَدَدْتُهُ، وَلَا فَتَحْتُهُ، وَلَكِنِّي أُمِرْتُ بِسَدِّهَا فَاتَّبَعْتُهَا»

۳۸- سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے ان تمام دروازوں کو بند کر دو، بعض لوگوں نے اس کے متعلق کچھ باتیں کی [جب رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی تو]

آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کرنے کے بعد فرمایا: البتہ میں نے حکم دیا تھا کہ علی کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے ان تمام دروازوں کو بند کر دو، اس پر کچھ نے اعتراض کیا ہے مگر اللہ کی قسم میں نے نہ ان کے دروازے کو بند کروایا ہے اور نہ کھلوا یا ہے، مگر میں نے تو صرف اس بات کی پیروی کی ہے۔ جس کا مجھے حکم دیا گیا تھا۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو عبد اللہ میمون راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 4/369؛ المستدرک للحاکم: 3/125 وقال: ”صحیح الاسناد“ وتعقبہ الذہبی

فائدہ:

اس کے معارض ایک متفق علیہ حدیث بھی ہے کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا یبقین فی المسجد باب إلا سدّ إلا باب ابی بکر۔

”مسجد میں کوئی دروازہ نہ چھوڑا جائے، مگر بند کر دیا جائے، سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔“

(صحیح البخاری: 3654، صحیح مسلم: 2383)

ان دونوں روایات کی تطبیق یہ ہے کہ مسجد نبوی کے ارد گرد کتنے ہی گھر تھے۔ ان کے دو دروازے تھے۔ ایک دروازہ باہر کی طرف تھا اور ایک دروازہ مسجد میں کھلتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے مسجد کی طرف کھلنے والے سبھی دروازے بند کرنے کا حکم دے دیا، لیکن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مستثنیٰ قرار دیا کہ

ان کا دروازہ بند نہیں ہوگا۔ رہا سیدنا علیؑ کا دروازہ تو وہ ایک ہی دروازہ تھا، جو مسجد کی طرف کھلتا تھا۔ باہر کی طرف دروازہ تھا ہی نہیں، جیسا کہ روایت کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔

سیدنا ابوبکرؓ کا دروازہ جو مسجد کی طرف کھلتا تھا، وہ بند نہیں ہوا۔ اس کی وجہ اہل علم نے کچھ یوں بیان کی ہے۔ حافظ سیوطیؒ (م ۸۴۹-۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

قال العلماء: هذا إشارة إلى الخلافة -

”علمائے کرام نے کہا ہے کہ یہ خلافت کی طرف اشارہ تھا۔“

(تاریخ الخلفاء، ص: 61)

امام ابن حبانؒ (م ۳۵۴ھ) اس حدیث کو دلیل بناتے ہوئے لکھتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ، إِذِ الْمُضْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَمَ عَنِ النَّاسِ كُلِّهِمْ أَطْمَاعَهُمْ فِي أَنْ يَكُونُوا خُلَفَاءَ بَعْدَهُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ بِقَوْلِهِ: «سُدُّوا عَنِّي كُلَّ حَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ حَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

”اس حدیث میں دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد خلیفہ سیدنا ابوبکرؓ تھے، کیونکہ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے خلافت کے بارے میں سب لوگوں کا طمع یہ کہہ کر ختم کر دیا کہ: مجھ سے مسجد میں ہر کھڑکی بند کر دو، سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔“

(صحیح ابن حبان، تحت حدیث: 6860)

ابن بطالؒ (م ۴۴۹ھ) لکھتے ہیں:

كما اختصَّ هو أبا بكر بما لم يخصَّ به غيره ، وذلك أنه جعل بابَه في المسجد ليخلفه في الإمامة ليخرج من بيته إلى المسجد كما كان الرسول يخرج ، ومنع الناس كلهم من ذلك دليل على

خلافة أبي بكر بعد الرسول -

”سیدنا ابو بکرؓ کی خلافت کی ایک دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو بکرؓ کو اس چیز کے ساتھ خاص کیا ہے، جس کے ساتھ ان کے علاوہ کسی کو خاص نہیں کیا۔ وہ اس طرح کہ ان کا دروازہ مسجد میں رکھتا کہ ان کو امامت میں اپنا خلیفہ بنائیں۔ اس لیے کہ وہ اپنے گھر سے مسجد میں نکل سکیں، جس طرح رسول اکرم ﷺ نکلتے تھے۔ آپ ﷺ نے سب لوگوں کو اس سے روک دیا۔ یہ دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سیدنا ابو بکرؓ خلیفہ ہوں گے۔“

(شرح البخاری لابن بطال: 142/3)

علامہ ابن رجبؒ (۴۳۶-۷۹۵ھ) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

وذكر في هذه الخطبة تخصيص أبي بكر من بين الصحابة كلهم بالفضل ، وأوماً إلى خلافته بفتح بابہ إلى المسجد ، وسدّ أبواب الناس كلهم ، نفى ذلك إشارة إلى أنه هو القائم بالإمامة بعده فإنّ الإمام يحتاج إلى استطراق المسجد ، وذلك من مصالح المصلين فيه -

”نبی اکرم ﷺ نے اس خطبہ میں سب صحابہ کرام میں سیدنا ابو بکرؓ کی خصوصی فضیلت کا ذکر کیا ہے اور مسجد میں ان کے دروازے کے کھلنے سے ان کی خلافت کی طرف اشارہ کیا ہے اور سب لوگوں کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ اس نفی میں اشارہ ہے کہ آپ ﷺ اکیلے ہی آپ ﷺ کے بعد خلافت کے اہل ہوں گے، کیونکہ امام مسجد میں زیادہ آنے کا ضرورت مند ہوتا ہے۔ اسی میں نمازیوں کی مصلحت ہوتی ہے۔“

(فتح الباری لابن رجب: 547/2)

حافظ خطابی رحمۃ اللہ علیہ (۳۱۹-۳۸۸ھ) اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

وفی أمره بسد الأبواب الشارعة إلى المسجد غير بابہ اختصاص شديد له . وأنه أفردہ بأمر لا يشاركه فيه أحد . وأول ما يصرف التأويل فيه الخلافة . وقد أكد الدلالة عليها بأمره إياه بإمامة الصلاة التي لها بنى المسجد . ولأجلها يدخل إليه من أبوابه . ولا أعلم دليلاً في إثبات القياس والرد على نفاثه أقوى من إجماع الصحابة على استخلاف أبي بكر . مستدلّين في ذلك باستخلاف النبي صلى الله عليه وسلم إياه في أعظم أمور الدين وهو الصلاة ، وإقامته إياه فيها مقام نفسه . فقاوسوا عليها سائر أمور الدين

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے علاوہ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کے نبوی حکم میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بڑی خصوصیت موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایسے معاملے میں انفرادی حیثیت دی ہے کہ اس میں کوئی ان کا شریک نہیں۔ اس کی سب سے پہلی تعبیر خلافت ہی ہے۔ اس کی دلالت کو مزید پختہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو نماز کی امامت کے حکم نے کر دیا ہے۔ نماز کے لیے ہی تو مسجد بنائی گئی تھی، اسی نماز کے لیے اس کے دروازوں میں سے داخل ہوا جاتا ہے۔ میں اس قیاس کے اثبات اور اس کی مخالفت کرنے والوں کے رد میں خلافت ابو بکر پر صحابہ کرام کے اجماع سے بڑھ کر کوئی قوی دلیل نہیں جانتا۔ صحابہ کرام اس بات سے دلیل لے رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جیسے سب سے بڑے دینی معاملے میں اپنا نائب بنا دیا ہے اور اپنے مصلائے امامت پر فائز کیا ہے۔ انہوں نے اس نماز پر باقی امور دین کو قیاس کر لیا۔“

ذَكَرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَا أَنَا أَدْخَلْتُهُ
وَأَخْرَجْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ أَدْخَلَهُ وَأَخْرَجَكُمْ»

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان:

”میں نے یہاں علی (رضی اللہ عنہ) کو داخل نہیں کیا اور تم کو نکالا نہیں ہے بلکہ

اللہ تعالیٰ نے اس کو داخل کیا اور تم کو نکالا ہے“

39- قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ لَوْثًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ،
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ،
وَلَمْ يَقُلْ مَرَّةً عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ
جُلُوسٌ، فَدَخَلَ عَلِيٌّ فَلَمَّا دَخَلَ خَرَجُوا، فَلَمَّا خَرَجُوا تَلَاؤُمُوا فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا
أَخْرَجَنَا وَأَدْخَلَهُ، فَرَجَعُوا، فَدَخَلُوا فَقَالَ: «وَاللَّهِ مَا أَنَا أَدْخَلْتُهُ وَأَخْرَجْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ
أَدْخَلَهُ وَأَخْرَجَكُمْ»

93- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے اور کچھ لوگ
بھی وہاں موجود تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے جب وہ اندر داخل ہوئے تو لوگ باہر چلے گئے اور باہر

جا کر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے۔ اللہ کی قسم! ہمیں (نبی کریم ﷺ نے) نکالا نہیں ہے اور ان (سیدنا علی) کو داخل نہیں کیا ہے تو وہ واپس اندر چلے گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے یہاں علی کو داخل نہیں کیا اور تم کو یہاں سے نکالا نہیں بلکہ اللہ رب العزت نے اس کو داخل کیا اور تم کو نکالا ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[مسند البزار، کشف الاستار: 2556؛ طبقات الحدیثین باصہان لابی الشیخ: 165؛ تاریخ اصہان لابی نعیم: 177/2؛ تاریخ بغداد للخطیب: 220/3، 219؛ اس کی سند سفیان بن عیینہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، اس روایت کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیثنا منکرہ مالہ اصل، ”یہ حدیث منکر ہے، اس کی کوئی اصل نہیں۔“ [العلل والمعرفۃ الرجال للاحمد روایت المروزی: 280] جس میں سفیان نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، وہ مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

تنبیہ: المعجم الکبیر للطبرانی [114/12] میں اس کا ایک سخت ترین ضعیف شاہد بھی ہے۔ جس میں حسین اشقر، کثیر النواء اور ابو عبد اللہ میمون بصری تینوں راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ محمد بن حماد بن عمرو ازدی راوی کی توثیق نہیں مل سکی۔

40- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَيْتُ مَكَّةَ، فَلَقَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ فَقُلْتُ: «هَلْ سَمِعْتَ لِعَلِيٍّ، مَنْقَبَةً؟» قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَنُودِيَ فِينَا لَيْلًا: لِيُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَّا آلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآلَ عَلِيٍّ قَالَ: «فَخَرَجْنَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَاهُ عُمَرُ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْرَجْتَ أَصْحَابَكَ وَأَعْمَامَكَ وَأَسْكَنْتَ هَذَا الْغُلَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَنَا بِأَخْرَاجِكُمْ وَلَا بِإِسْكَانِ هَذَا الْعُلَامِ، إِنَّ اللَّهَ هُوَ أَمْرٌ بِهِ» قَالَ فِطْرًا: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّقَيْمِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَبَّاسِ أَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «سَدَدَتْ أَبْوَابَنَا إِلَّا بَابَ عَلِيِّ» فَقَالَ: «مَا أَنَا فَتَحْتُهَا وَلَا سَدَدْتُهَا» قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَرِيكٍ، لَيْسَ بِذَلِكَ، وَالْحَارِثُ بْنُ مَالِكٍ، لَا أَعْرِفُهُ وَلَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّقَيْمِ.

۴۰۔ حارث بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ المکرمہ آیا تو سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ملا ان سے کہا: کیا آپ نے مناقب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں تھے تو رات کے وقت ہمیں اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی آل کے علاوہ جو بھی مسجد میں ہے وہ باہر چلا جائے۔ ہم باہر چلے گئے، صبح ہوئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اپنے صحابہ اور چچاؤں کو باہر نکال دیا ہے اور اس بچے کو یہاں رہنے دیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے آپ کو یہاں سے نکلنے کا حکم نہیں دیا اور اس لڑکے کو یہاں ٹھہرنے کو نہیں کہا۔ بلاشبہ اللہ رب العزت نے اس کا حکم دیا ہے۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم سب کے دروازے بند کروادیئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ میں (اپنی مرضی سے) کھولتا ہوں اور نہ (اپنی مرضی سے) بند کرتا ہوں۔ [یعنی یہ اللہ رب العزت کی طرف سے حکم ہوتا ہے۔]

امام نسائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں راوی عبد اللہ بن شریک کچھ بھی نہیں ہیں اور میں حارث بن مالک اور عبد اللہ بن رقیم کو میں نہیں پہچانتا۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

حارث بن مالک راوی ”مجهول“ ہے۔ خود امام نسائیؒ فرماتے ہیں: ”لا اعرف“ حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں: ”لا يعرف“ (میزان الاعتدال: 441/1) حافظ ابن حجرؒ نے ”مجهول“ قرار دیا ہے۔

(تقریب العہدیب: 1046)

تخریج:

مسند الشاشی: 63؛ تاریخ دمشق لابن عساکر: 117/42

- 41- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أُسْبَاطُ، عَنْ فِطْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّقِيمِ، عَنْ سَعْدِ، نَحْوَهُ ۲۱- سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ سے اسی کی مثل روایت بیان کی گئی ہے۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف جدا]

عبداللہ بن رقیمؒ مجهول ہے، خود امام نسائیؒ فرماتے ہیں:

”لا اعرفه“

”میں اس کو نہیں پہچانتا۔“

(السنن الکبریٰ: 8371)

تخریج:

مسند الامام احمد: 175/1؛ الاباطیل للجوہر قانی: 126

اس روایت کے اور بھی درج ذیل طرق ہیں:

طریق نمبر ۱:

مسلم عن خیثمۃ عن سعد

[مسند ابی یعلیٰ: 703، المستدرک للحاکم: 116/3]

تبصرہ:

یہ سند ”ضعیف“ ہے۔ مسلم بن کیسان ملائی راوی جمہور محدثین کے نزدیک ”ضعیف“ ہے۔

طریق نمبر ۲:

الحاکم بن عتیبۃ عن مصعب بن سعد عن ابیہ۔۔

[المعجم الاوسط للطبرانی: 3930]

تبصرہ:

یہ سند ضعیف ہے۔

- 1- حکم بن عتیبہ راوی ”مدلس“ ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔
- 2- معاویہ بن میسرہ بن شریح کو امام ابن حبان (الثقات: 469/7) کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا۔
- 42- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَلْج، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبُو بَلْج هُوَ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: «أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَسُدَّتْ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ»
- ۴۲- سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم صادر فرمایا: علی کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کر دو۔

تحقیق

[اسنادہ حسن]

تخریج:

سنن الترمذی: 3732؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 99/12

43- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَضَّاحُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَسَدُّ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ غَيْرُ بَابٍ عَلِيٍّ فَكَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَهُوَ جُنُبٌ، وَهُوَ طَرِيقُهُ لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ

۴۳- سیدنا عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سیدنا علیؑ کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو اس لیے بند کر دیا گیا کہ وہ حالت جنابت میں مسجد میں داخل ہوتے تھے (یعنی وہ کسی دوسری جگہ جانے کے لیے حالت جنابت میں مسجد سے گزرتے تھے) کیونکہ اس کے علاوہ ان کے لیے کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا وہی ایک ان کا راستہ تھا۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد: 1/330, 331؛ المستدرک للحاکم: 3/132, 134 وقال: ”صحیح الاسناد“

ووافقه الذہبی

ذِكْرُ مَنْزِلَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی نظر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا مقام

44- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: لَمَّا عَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ خَلَفَ عَلِيًّا بِالْمَدِينَةِ فَقَالُوا فِيهِ: مَلَأَهُ وَكْرَهُ صُحْبَتَهُ، فَتَبِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَحِقَهُ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَفْتَنِي فِي الْمَدِينَةِ مَعَ الذَّرَارِيِّ وَالنِّسَاءِ حَتَّى قَالُوا: مَلَأَهُ وَكْرَهُ صُحْبَتَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ «إِنَّمَا خَلَفْتُكَ عَلَى أَهْلِي، أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»

۴۴۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ تبوک کے لیے نبی کریم ﷺ نے لشکر تیار کیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے مدینہ منورہ چھوڑ دیا اس پر لوگ کہنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ ان سے ناراض ہیں اور آپ ﷺ نے ان کی صحبت کو ناپسند فرمایا ہے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے آئے اور راستے میں آپ ﷺ سے مل گئے، عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے مجھے بچوں اور عورتوں کے ساتھ مدینہ منورہ چھوڑ دیا یہاں تک کہ لوگ یہ کہتے ہیں: آپ ﷺ ان سے ناراض ہیں اور ان کی صحبت کو ناپسند فرمایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمایا: اے علی میں نے تم کو اپنے گھروالوں کے

لیے پیچھے چھوڑا ہے کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (ؑ) کو ہارون (ؑ) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

قنادہ مدلس ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

تخریج:

مسند ابی یعلیٰ: 738؛ تاریخ بغداد للخطیب: 342/1

45- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى»

۴۵- سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علیؑ کو فرمایا: تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (ؑ) کو ہارون (ؑ) کے ساتھ تھی۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

سنن الترمذی: 3731 وقال: "هذه احديث حسن صحيح"

46- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، أَنَّ الدَّرَاوَزْدِيَّ، حَدَّثَنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ الْجَمْعِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي

وَقَاصٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا النُّبُوَّةَ؟»

۴۶۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

التاریخ الکبیر للبخاری: 115/1

47- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنِ الدَّرَاوَزْدِيِّ، عَنِ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ، عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنِ سَعْدِ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى تَبُوكَ خَرَجَ عَلِيٌّ يُسْتَعِهُ، فَبَكَى وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَتْرُكُنِي مَعَ الْخَوَالِفِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا النُّبُوَّةَ؟»

۴۷۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے آئے اور روتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ مجھے پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ میرے ساتھ تیری نسبت ایسی ہی ہے جیسا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کی ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

تحقیق و تخریج:

[صحیح]

ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكَدِّرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس حدیث کو بیان کرنے میں محمد بن منکدر کا (لفظی) اختلاف

48- أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ كَثِيرٍ الرَّقِّيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكَدِّرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»

۴۸- سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علیؑ کو فرمایا: تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف والحدیث صحیح]

داؤد بن کثیر رقی مجہول ہے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔ امام ابو حاتم الرازی [الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 423/3] حافظ ذہبی (میزان الاعتدال: 19/2) اور حافظ ابن حجر (تقریب التہذیب: 1810) نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔

49- أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكَدِّرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ:

أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ سَعْدًا وَهُوَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ» قَالَ سَعِيدٌ: فَلَمْ أَرْضَ حَتَّى أَتَيْتُ سَعْدًا فَقُلْتُ: «شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ ابْنُكَ عَنْكَ» قَالَ: وَمَا هُوَ؟ وَانْتَهَرَنِي، فَقُلْتُ: أَمَا عَلِيٌّ هَذَا فَلَا، فَقَالَ: مَا هُوَ يَا ابْنَ أَخِي؟ فَقُلْتُ: «هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» يَقُولُ لِعَلِيِّ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَأَشَارَ إِلَى أُذُنَيْهِ، وَإِلَّا فَاسْكُتَا، لَقَدْ سَمِعْتَهُ يَقُولُ ذَلِكَ».

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: خَالَفَهُ يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ، فَرَوَاهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكَدِّرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ وَتَابَعَهُ عَلِيُّ رِوَايَتِهِ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ

۴۹۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں خوش نہ ہوا یہاں تک کہ خود سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: آپ کے بیٹے نے مجھے ایک حدیث بیان کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے وہ کونسی (حدیث) ہے؟ میں نے عرض کیا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یوں یوں فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں اور اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا کہ یہ خاموش ہو جائیں (اگر میں نے نہ سنا ہو) بلاشبہ میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یوسف بن ماجشون نے اس کی مخالفت کی ہے، اس نے اس روایت کو محمد بن منکدر عن سعید بن مسیب عن عامر بن سعد عن ابیہ کی سند سے بیان کیا ہے۔ اس روایت پر عامر بن سعد کی متابعت علی بن زید بن جدعان نے کر رکھی ہے۔

تحقیق:

51- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْكِينٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يُحَدِّثُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ: «أَنْتَ مَعِيَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى» فَقَالَ أَوْلَ مَرَّةٍ: «رَضِيتُ رَضِيَتْ، فَسَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ» فَقَالَ: «بَلَى، بَلَى»

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَا أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا تَابَعَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمَاجِشُونَ عَلَى رِوَايَتِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكِدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ عَلَى أَنَّ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ، عَنْ أَبِيهِ

۵۱۔ سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علیؑ کو فرمایا: تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰؑ کو ہارونؑ کے ساتھ تھی تو سیدنا علیؑ نے عرض کیا: میں راضی ہوں، میں راضی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے دوبارہ پوچھا، تو سیدنا علیؑ پھر عرض کیا: کیوں نہیں! کیوں نہیں۔

امام نسائیؒ فرماتے ہیں: جو روایت عبد العزیز بن ماجشون نے محمد بن منکدر عن سعید بن مسیب عن ابراہیم بن سعد کی سند سے بیان کی ہے، میں نہیں جانتا کہ کسی نے اس روایت پر ابراہیم بن سعد کی متابعت کی ہو، اس نے یہ روایت اپنے باپ سے بیان کی ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

علی بن زید بن جدعان راوی جمہور محدثین کے نزدیک ”ضعیف“ ہے۔

تخریج:

الطبقات لابن سعد: 24/3؛ مسند الامام احمد: 173/1، 175، 179؛ مسند

الحمدی: 71

52- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَازُونَ مِنْ مُوسَى؟»

۵۲- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی۔

تحقیق و تخریج:

صحیح البخاری: 3706؛ صحیح مسلم: 32/2404

53- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ زُكَّانَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيِّ حِينَ خَلَفَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى أَهْلِهِ: «أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَازُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟»

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ مِنْ غَيْرِ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

۵۳- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنے اہل و عیال کے لئے پیچھے چھوڑا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو فرما رہے تھے: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو عامر بن سعد نے سعید بن مسیب کے علاوہ اپنے باپ سے بھی بیان کیا ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

السیرة لابن اسحاق: 520/2- سیرة ابن ہشام

54- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: قَالَ مُعَاوِيَةُ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ؟» قَالَ: لَا أَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنْ تَكُونَ لِي قَالَ: «وَاحِدَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، لَا أَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ حِينَ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَأَخَذَ عَلِيًّا، وَابْنَيْهِ، وَقَاطِمَةَ، فَأَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ» ثُمَّ قَالَ: «رَبِّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي وَأَهْلُ بَيْتِي» وَلَا أَسُبُّهُ حِينَ خَلَفَهُ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا قَالَ: «خَلَفْتَنِي مَعَ الصَّبِيَّانِ وَالنِّسَاءِ؟» قَالَ: «أَوْ لَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ» وَلَا أَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأُعْطِينَ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ» فَتَطَاوَلْنَا، فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيٌّ؟» فَقَالُوا: هُوَ أَرَمَدٌ فَقَالَ: «ادْعُوهُ، فَدَعَوْهُ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ مَا ذَكَرَهُ مُعَاوِيَةُ بِحَرْفٍ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ»

۵۴- عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو کونسی بات روکتی ہے کہ آپ علی ابن ابی طالب کی تنقیص نہیں کرتے؟ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق فرمائی ہیں، میں ہرگز ان کی تنقیص نہیں کروں گا۔ ان میں سے ایک فضیلت کا بھی مجھے مل جانا میرے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ میں اس وقت تک ان کی تنقیص نہیں کروں گا، جب تک وہ بات مجھے یاد

ہے کہ جب نبی کریم ﷺ پر وحی کا نزول ہوا، پھر آپ ﷺ نے سیدنا علیؑ، ان کے دونوں صاحبزادوں اور سیدہ فاطمہؑ کو اپنی چادر مبارک میں لے کر یہ دعا فرمائی: اے اللہ! یہ میرے گھر والے اور میرے اہل بیت ہیں۔ اسی طرح میں اس وقت تک ان کی تنقیص نہیں کروں گا، جب تک وہ بات مجھے یاد ہے کہ جب سیدنا علیؑ کو کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ نے پیچھے چھوڑ دیا تھا تو سیدنا علیؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ پیچھے چھوڑ رہے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ اسی طرح میں اس وقت تک ان کی تنقیص نہیں کروں گا، جب تک وہ بات مجھے یاد ہے کہ آپ ﷺ نے خیبر کے دن (ان کے بارے میں) فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر [لشکر اسلام کو] فتح عطا فرمائیں گے، ہم میں سے ہر ایک نے جھنڈے کے ملنے کی امید رکھی مگر آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا: وہ اس وقت آشوبِ چشم میں مبتلا ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو میرے پاس بلاؤ، انہیں لایا گیا۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن ڈالا اور جھنڈا ان کو عطا فرمایا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر [لشکر اسلام کو] فتح عطا فرمائی۔ راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد سیدنا معاویہؓ نے (سیدنا علیؑ کی تنقیص میں) ایک حرف بھی نہ بولا یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ سے چلے گئے۔

تحقیق و تخریج:

صحیح مسلم: 2404

55- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنِ الدَّرَاوَزْدِيِّ، عَنِ الجُعَيْنِيِّ، عَنِ عَائِشَةَ، عَنِ أَبِيهَا، أَنَّ عَلِيًّا " خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ يُرِيدُ غَزْوَةَ تَبُوكَ، وَعَلِيٌّ يَسْتَكِي وَهُوَ يَقُولُ: «أَتَخْلَفُنِي مَعَ الْخَوَالِفِ؟» فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ

هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا النُّبُوَّةَ؟»

۵۵۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کا ارادہ فرمایا۔ سیدنا علیؑ آپ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک ”ثنیۃ الوداع“ کے مقام پر آگئے۔ سیدنا علیؑ نے شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ مجھے پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ چھوڑ کر جا رہے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے سیدنا علیؑ کو فرمایا: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

مسند الامام احمد: 170/1

56۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ سَعْدِ قَالَ: «خَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَخْلِفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟»

۵۶۔ سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علیؑ کو غزوہ تبوک کے موقع پر پیچھے چھوڑ دیا۔ سیدنا علیؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ

تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیث نے اس سند میں مخالفت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ سند یوں ہے: عن الکلم، عن عائشۃ بنت سعد۔

تحقیق و تخریج:

صحیح البخاری: 4416؛ صحیح مسلم: 31/2404

57- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُطَّلِبُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ: «أَنْتَ مِنِّي مَكَانَ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَشُعْبَةُ أَحْفَظُ، وَلَيْثٌ ضَعِيفٌ، وَالْحَدِيثُ قَدْ رَوَتْهُ عَائِشَةُ

5۷- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا: تیری میرے نزدیک وہی قدر و منزلت ہے جو ہارون (علیہ السلام) کی موسیٰ (علیہ السلام) کے نزدیک تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ زیادہ حافظ الحدیث ہیں اور لیث ضعیف ہیں، اس نے یہ روایت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

لیث بن ابی سلیم راوی جمہور محدثین کے نزدیک 'ضعیف' اور 'سعی الحفظ' ہے اور حکم بن عتیبہ کی تدلیس بھی ہے۔

58- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنِ الدَّرَاوَزْدِيِّ، عَنِ الجُعَيْدِ، عَنِ عَائِشَةَ، عَنْ أَبِيهَا، أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَ نَبِيَّةَ الْوَدَاعِ يُرِيدُ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَعَلِيٌّ يَشْتَكِي وَهُوَ يَقُولُ: أَتُخَلِّفُنِي مَعَ الْخَوَالِفِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا النُّبُوَّةَ؟»

۵۸۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کا ارادہ فرمایا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک ”نبیۃ الوداع“ کے مقام پر آگئے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ مجھے پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ چھوڑ کر جا رہے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

تحقیق

[اسناد صحیح]

تخریج:

مسند الامام احمد: 170/1: السنۃ لابن ابی عاصم: 1340

59- أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبٍ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدِ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَخَلَّفَ عَلِيًّا، فَقَالَ لَهُ أَتُخَلِّفُنِي؟ فَقَالَ لَهُ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟»

۵۹۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک

کے موقع پر پیچھے چھوڑ دیا تو سیدنا علیؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نے مجھے (عورتوں اور بچوں کے ساتھ) پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف والحدیث صحیح]

حمزہ بن عبد اللہ کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ نے ”مجهول“ کا حکم لگایا ہے۔

(تقریب التہذیب: 1525)

اس کے باپ عبد اللہ کو حافظ ذہبی (میزان الاعتدال: 529/2) نے ”لا یعرف“ اور حافظ ابن

حجر (تقریب التہذیب: 3728) نے ”مجهول“ قرار دیا ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 184/1؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1334

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس حدیث کو بیان کرنے میں عبد اللہ بن شریک کا (لفظی) اختلاف

60- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَقِيمٍ الْكِنَانِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى» قَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ سَعْدِ

۶۰- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسرائیل نے یہ کہا ہے کہ اس روایت کی سند یوں ہے: عن عبد اللہ بن شریک، عن الحارث بن مالک، عن سعد۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف و اہتمن صحیح]

عبد اللہ بن رقیم کنانی راوی مجہول ہے۔ کما مر

تخریج:

الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 247/3

61- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا عَلَى نَاقَتِهِ الْحَمْرَاءِ وَخَلَّفَ عَلِيًّا، فَجَاءَ عَلِيٌّ حَتَّى أَخَذَ بِغَزْرِ النَّاقَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمْتَ فَرَنْتُنْ أَنْتَ إِنَّمَا خَلَفْتَنِي أَنْتَ اسْتَنْقَلْتَنِي، وَكِرِهْتَ صُحْبَتِي وَبَكَيْ عَلِيًّا، فَنَادَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ: «أَمِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ حَامَةٌ؟ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟» قَالَ: عَلِيٌّ: «رَضِيتُ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

۶۱۔ سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کی غرض سے اپنی ”حمراء“ نامی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو (مدینہ منورہ میں بطور نائب) پیچھے چھوڑ دیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی لگام کو پکڑ لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قریش یہ گمان کرتے ہیں کہ مجھے صرف اس لیے پیچھے چھوڑا ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے اپنی ذات پر بوجھ سمجھا ہے اور میری صحبت کو ناپسند فرمایا ہے (اس کے ساتھ ہی) سیدنا علی رضی اللہ عنہ رو پڑے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں اعلان فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے لیے کوئی قریبی شخص نہیں ہے؟ پھر فرمایا: اے ابن ابی طالب! کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ میری تیرے ساتھ وہی نسبت ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) سے راضی ہوں۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

حارث بن مالک راوی مجہول ہے، اس کے بارے میں خود امام صاحب فرماتے ہیں:

”لا اعرفه“

”میں اس کو نہیں پہچانتا۔“

باقی عبد اللہ بن شریک عامری راوی ”حسن الحدیث“ ہے۔

62- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ ابْنَةِ عَلِيٍّ فَقَالَ لَهَا: «رَفِيقِي هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ عَنِ وَالِدِكَ مُثَبَّتٌ؟» قَالَتْ: حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ: «أَنْتَ مَيِّ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟»

۶۲- موسیٰ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدہ فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ایک ساتھی نے ان سے عرض کیا: کیا آپ کے پاس (یعنی آپ کے علم میں) آپ کے والد (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) کے (مناقب کے) بارے میں کوئی حدیث موجود ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: میری تیرے ساتھ وہی نسبت ہے جو موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تحقیق

[اسناد صحیح]

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبہ: 60/12؛ مسند الامام احمد: 438/6؛ السنن لابن ابی عاصم: 1346

63- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ: أَدْرَكْتُ فَاطِمَةَ ابْنَةَ عَلِيٍّ، وَهِيَ ابْنَةُ ثَمَانِينَ سَنَةً فَقُلْتُ: لَهَا أَتَحْفَظِينَ عَنِ أَبِيكَ شَيْئًا؟ قَالَتْ: لَا، وَلَكِنِّي أَخْبَرْتَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا عَلِيُّ «أَنْتَ مَيِّ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ»

۶۳- موسیٰ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدہ فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہما کو ملا اس وقت ان کی عمر

اسی [۸۰] سال تھی، میں نے عرض کیا: کیا آپ نے اپنے والد گرامی کے (مناقب کے) بارے میں کوئی حدیث یاد کی ہے تو انہوں نے فرمایا: نہیں مگر مجھے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: اے علی! میری تیرے ساتھ وہی نسبت ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تحقیق:

[اسناد صحیح]

تخریج:

تاریخ بغداد للخطیب: 43/10

64- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنٌ، وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُوسَى الْجُبَيْتِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ»

۶۴- سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: میری تیرے ساتھ وہی نسبت ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تحقیق

[اسناد صحیح]

تخریج:

زوائد فضائل الصحابة للقطعي: 1091

ذِكْرُ الْأُخُوَّةِ

اخوت کا بیان

65- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، - وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَقُولُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: «أَفَانِ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ وَاللَّهِ لَا نَنْقَلِبْ عَلَى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ، وَاللَّهِ لَئِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ لَأَقَاتِلَنَّ عَلَى مَا قَاتَلَ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحُوهُ، وَوَلِيَّهُ، وَوَارِثُهُ، وَإِنْ عَمِيَ، وَمَنْ أَحَقُّ بِهِ مِنِّي؟»

۶۵- سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فَاِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ [ال عمران: ۱۴۴]، ترجمہ: ”اگر آپ وفات پا جائیں، یا شہید کر دیئے جائیں کیا یہ لوگ ایڑیوں کے بل پھر جائیں گے، البتہ جو پھر گیا۔۔۔“ اللہ کی قسم! [جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں] ہم کبھی بھی ایڑیوں کے بل نہیں پھریں گے، اس چیز کے بعد کہ اللہ رب العزت نے ہمیں ہدایت سے نوازا دیا ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے یا شہید کر دیئے گئے تو میں ضرور اس چیز کے

لئے لڑوں گا جس چیز کیلئے رسول اللہ ﷺ آخری دم تک لڑتے رہے۔ اللہ کی قسم! میں تو نبی کریم ﷺ کا بھائی ہوں، دوست ہوں، آپ ﷺ کا وارث ہوں اور چچا زاد بھائی ہوں۔ پس مجھ سے زیادہ حقدار کون ہو سکتا ہے؟۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف و منکر]

سہاک بن حرب محدثین کے نزدیک ”حسن الحدیث“ ہے۔ لیکن عکرمہ سے اس کی روایت مضطرب ہوتی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”صدوق وروایتہ عن عکرمة خاصة مضطربة وقد تغیر بأخره

فکان ربما یلقن“

”یہ سچا راوی ہے البتہ خاص طور پر عکرمہ سے اس کی روایت مضطرب ہوتی ہے۔ عمر کے آخری حصے میں اس کے حافظے میں تغیر آ گیا تھا، اس نے تلقین قبول کرنا شروع کر دی تھی۔“

(تقریب التہذیب: 2624)

اس لیے حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

”هذا حدیث منکر“

”یہ حدیث منکر ہے۔“

(میزان الاعتدال: 255/3، ت: 6353)

لہذا حافظ ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ (مجمع الزوائد: 134/9) کا اس روایت کو ”رجالہ رجال الصحیح“ کہنا کچھ مفید

نہیں۔

تخریج:

المعجم الكبير للطبرانی: 1 / 64؛ زوائد فضائل الصحابة للقطعي: 1110؛ المسدرك

للحاكم: 126/3

66- أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَقَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَلِيِّ: «يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِمَ وَرِثْتَ ابْنَ عَمِّكَ دُونَ عَمِّكَ؟» قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ: - دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَصَنَعَ لَهُمْ مِدًّا مِنْ طَعَامٍ قَالَ: «فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُسَسَّ، ثُمَّ دَعَا بِغَمْرٍ فَشَرِبُوا حَتَّى رَوَفَا وَبَقِيَ الشَّرَابُ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ أَوْ لَمْ يُشْرَبْ» فَقَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ «إِنِّي بُعِثْتُ إِلَيْكُمْ بِخَاصَّةٍ، وَإِلَى النَّاسِ بِعَامَّةٍ، وَقَدْ رَأَيْتُمْ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ مَا قَدْ رَأَيْتُمْ، فَأَيُّكُمْ يُبَايِعُنِي عَلَى أَنْ يَكُونَ أَخِي، وَصَاحِبِي، وَوَارِثِي؟» فَلَمْ يَقُمْ إِلَيْهِ أَحَدٌ فَقُمْتُ إِلَيْهِ، وَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ: «اجْلِسْ» ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ أَقَوْمٌ إِلَيْهِ فَيَقُولُ: «اجْلِسْ» حَتَّى كَانَ فِي الثَّلَاثَةِ ضَرْبَ بِيَدِهِ عَلَى يَدِي ثُمَّ قَالَ: "فَبِذَلِكَ وَرِثْتُ ابْنَ عَمِّي دُونَ عَمِّي"

۶۶- ربیعہ بن ناجد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سیدنا علیؑ سے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ اپنے چچاؤں کی بجائے اپنے چچا زاد [نبی کریم ﷺ] کے وارث کیسے بنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بنو عبدالمطلب کو جمع کیا [یاراوی نے یہ الفاظ بیان کیے کہ] بنو عبدالمطلب کو بلایا، پس ان سب کے لیے آپ ﷺ نے ایک مد طعام کا کھانا تیار کیا۔ سب نے پیٹ بھر کر کھایا مگر کھانا ابھی تک اتنا ہی موجود تھا، جتنا کہ پکایا گیا تھا جیسا کہ اس کو کسی نے چھوا تک نہیں پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوا لیا، سب نے سیر ہو کر پیا تو پانی بھی اسی طرح بچ گیا جیسا کہ اس کو کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا کسی نے پیا تک نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبدالمطلب، میں خاص طور پر تمہاری طرف

اور عام طور پر باقی لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں، البتہ تم نے جو میرے [کھانے اور پانی کے متعلق اس] معجزے کو دیکھنا تھا وہ تم دیکھ چکے ہو پھر پوچھا: تم میں سے کون اس بات پر میری بیعت کرنا چاہتا ہے کہ جو میرا بھائی، میرا دوست اور میرا وارث ہو۔ خاندان کے لوگوں میں سے کوئی بھی آپ کے لئے کھڑا نہ ہوا تو میں [سیدنا علیؑ] نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں [یہ کروں گا]۔ حالانکہ میں ان لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علی بیٹھ جاؤ، آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے، میں ہر بار آپ ﷺ کی دعوت پر کھڑا ہوتا رہا اس پر آپ ﷺ مجھے فرماتے رہے کہ بیٹھ جاؤ جب تیسری مرتبہ ایسا ہوا تو نبی کریم ﷺ نے میرے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے پھر فرمایا: [تو میرا بھائی ہے، میرا دوست اور میرا وارث ہے] سیدنا علیؑ فرماتے ہیں: یوں میں اپنے چچا (سیدنا عباسؑ) کے علاوہ اپنے چچا زاد (یعنی نبی کریم ﷺ) کا وارث بنا۔

تحقیق و تخریج:

[منکر]

حافظ ذہبی نے اسے منکر کہا ہے۔ [میزان الاعتدال: 2/235]

امام علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ شاید اسی روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

قد روی عثمان بن المغيرة احادیث منكرة من حدیث ابی عوانة۔

”بلاشبہ عثمان بن مغیرہ نے امام ابو عوانہ رحمۃ اللہ علیہ سے منکر احادیث بیان کی ہیں۔“

[الضعفاء الکبیر للعلیقینی: 107/1؛ وسندہ صحیح]

چونکہ اس روایت کو امام ابو عوانہ نے اپنے حافظے سے بیان کرتے ہوئے خطا کھائی، اس پر دلیل

یہ ہے، المنتخب من العلل للخلال لابن قدامة المقدسی [119] میں ہے:

قلت لأبي عبد الله: حدیث أبي صادق، عن ربيعة بن ناجذ. رواه

أبو عوانة - یعنی: عن عثمان ابن المغيرة، عن أبي الصادق، عن

ربیعۃ بن ناجذ، عن علیؑ أنه قيل له: بما ورثت ابن عمك؟ قال أبو عبد الله: وهذا مما أخطأ فيه. وقال لنا موسى بن إسماعيل هكذا حدثنا به أبو عوانة من حفظه، وأخطأ فيه، وحدثنا به من كتابه. عن عثمان بن المغيرة، عن سالم بن أبي الجعد، عن ميسرة الكندي، عن علي.

”میں نے ابو عبد اللہؑ سے کہا: حدیث ابو صادق عن ربیعہ بن ناجذ جسے امام ابو عوانہؑ نے عثمان بن مغیرہ عن ابی صادق عن ربیعہ بن ناجذ عن علیؑ کی سند سے بیان کیا ہے، کہ سیدنا علیؑ سے پوچھا گیا: آپ اپنے چچا زاد کے وراثت کیسے بنے؟ امام ابو عبد اللہؑ نے کہا: یہ ان کی غلطیوں میں سے ہے۔ موسیٰ بن اسماعیل نے ہمیں اسی طرح کہا ہے۔ اس حدیث کو امام ابو عوانہؑ نے اپنے حافظے سے بیان کیا ہے، اس میں انہوں نے غلطی کی ہے۔ ہم نے ان کی یہ حدیث اپنی کتاب سے عن عثمان بن مغیرہ عن سالم بن ابی الجعد عن ميسرة الكندي عن علیؑ کی سند سے بیان کی ہے۔“

اس کا راوی ربیعہ بن ناجذ ”ثقة“ ہے۔ اسے امام عجلؑ (الثقات: 159) اور امام ابن حبانؑ (الثقات: 229/4) نے ”ثقة“ کہا ہے۔ امام حاکمؑ (المستدرک: 132/3) نے اس کی ایک روایت کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔ یہ ضمنی توثیق ہے، حافظ ابن حجرؑ نے بھی اسے ”ثقة“ کہا ہے۔ (تقریب التہذیب: 1918)

مسند الامام احمد (111/1) کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہے:

ایکم یقضی دینی ویكون خلیفتی فی اہلی۔

”جو بھی میرے قرض کو ادا کرے گا، وہی میرے اہل بیت میں سے میرا خلیفہ ہو

گا۔“

تبصرہ:

اس کی سند ”ضعیف“ ہے اس میں شریک بن عبد اللہ قاضی اور اعمش دونوں مدلس ہیں جو کہ لفظ ”عن“ سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ اس کا راوی عباد بن عبد اللہ الاسدی الکوفی ”موثق“ اور ”حسن الحدیث“ ہے۔ امام طبرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”لم یرو هذا الحدیث عن الاعمش الا شریک وابو عوانة۔“

”اس حدیث کو امام اعمش سے صرف شریک اور امام ابو عوانہ نے بیان کیا ہے۔“

(المعجم الاوسط للطبرانی: 1971)

لیکن یہ سند نہیں مل سکی۔

67- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيْرَةَ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَقُولُهَا إِلَّا كَذَّابٌ مُفْتَرٍ «فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَخَنَقَ فَحَمَلَ

۶۷- ابوسلیمان الجہنی سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ برسر منبر فرما رہے تھے: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول (ﷺ) کا بھائی ہوں۔ میرے بعد اب کوئی کذاب ہفتری (بہتان لگانے والا) ہی (اپنے بارے میں) یہ کہے گا۔ ایک آدمی نے کہا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول ﷺ کا بھائی ہوں تو وہ حق (ا) (بیاری) کا شکار ہو گیا اور اسے جنازہ اٹھالیا گیا۔ (۱) ”حق“ وہ بیاری ہے جس میں انسان کا سانس بند ہونے لگتا ہے جس طرح کہ مرض دمہ ہمارے ہاں ایک معروف بیماری ہے۔

تحقیق:

[منکر]

یہ منکر قول ہے۔ راوی حارث بن حصیرہ ابو نعمان کوفی بے شک ”ثقة“ ہے لیکن اس کے بارے میں حافظ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وله غیر حدیث منکر فی الفضائل مما شجر بینہم وکان ممن یغلو فی هذا الامر۔

”سیدنا علیؑ کے فضائل میں اس نے اس کے علاوہ بھی منکر روایتیں بیان کی ہیں، جن کا تعلق مشاجرات سے ہے، یہ اس معاملے میں غلو کا شکار ہے۔“

(الضعفاء الکبیر: 216/1)

یہ منکر قول صحیح احادیث کے بھی خلاف ہے۔

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبہ: 62/12؛ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: 187/2؛ تاریخ دمشق

لابن عساکر: 61/42

باب 21

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ»

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان:

”علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں“

68- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِيِّ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ وَوَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ»

۶۸- سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور یہ ہر مومن کا دوست ہے۔

تحقیق

[اسنادہ حسن]

جعفر بن سلیمان راوی جمہور محدثین کے نزدیک حسن الحدیث ہے۔

تخریج:

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس حدیث کو بیان کرنے میں ابو اسحاق کا (لفظی) اختلاف

69- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي حَبِشِيُّ بْنُ جُنَادَةَ السَّلُولِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «عَلَيَّْ مَيِّ، وَأَنَا مِنْهُ» فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ: «أَيْنَ سَمِعْتَهُ؟» قَالَ: وَقَفَ عَلَيَّ هَاهُنَا فَحَدَّثَنِي زَوَاهُ إِسْرَائِيلُ فَقَالَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ

۶۹- حبشی بن جنادہ السلولی سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔

حدیث کی سند کے ایک راوی شریک کہتے ہیں: میں نے ابو اسحاق سے پوچھا: آپ نے یہ روایت کہاں سے سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: حبشی بن جنادہ السلولی نے مجھے یہاں کھڑے ہو کر یہ حدیث بیان کی تھی۔

نوٹ: اوپر حدیث میں ”وَقَفَ عَلَيَّ“ مذکور ہے، لیکن صحیح ”وَقَفَ عَلَيْنَا“ ہے، جو کہ مسند الامام احمد میں ہے۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق سبعی راوی ”مخلط“ ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 156/4؛ سنن الترمذی: 3719 وقال: "هذا حديث حسن غريب صحيح"؛ سنن

ابن ماجه: 119

70- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مَيِّ، وَأَنَا مِنْكَ» وَرَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ الْجَرَمِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ وَهَانِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ

۷۰۔ سیدنا براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علیؑ کو فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

امام نسائیؒ فرماتے ہیں: اس روایت کو قاسم بن یزید جریمی نے اس سند سے نقل کیا ہے: عن

اسرائیل، عن ابی اسحاق، عن ہبیرة وہانی، عن علی۔

تحقیق و تخریج:

صحیح البخاری: 4251

71- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَزْبِ قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، وَهَانِيٍّ بْنِ هَانِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا صَدَرْنَا مِنْ مَكَّةَ إِذَا ابْنَةُ حَمْرَةَ تُنَادِي يَا عَمُّ، يَا عَمُّ، فَتَنَاولَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَهَا فَقَالَ لِقَاطِمَةَ دُونَكَ ابْنَةُ عَمِّكَ، فَحَمَلَهَا فَأَخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ، وَجَعَفَرٌ، وَيَزِيدٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا، وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ: «ابْنَةُ عَمِّي وَحَا لَهَا تَحْيِي» وَقَالَ زَيْدٌ: «بِنْتُ أُخِي» فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالَتِهَا وَقَالَ: «الْحَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ» وَقَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مَيِّ، وَأَنَا مِنْكَ» وَقَالَ لَجَعْفَرٍ: «أَشْهَيْتَ خَلْقِي وَخَلْقِي» وَقَالَ لِرَيْدٍ: يَا زَيْدُ «أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا»

۱۷۔ ہانی بن ہانی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب ہم (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ مکرمہ سے واپس پلٹے تو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے آواز دی! اے میرے چچا، اے میرے چچا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے، چنانچہ اس کو اٹھالیا۔ پھر (اپنی زوجہ محترمہ) سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے چچا کی بیٹی کو سنبھالو، انہوں (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) نے اس کو اٹھالیا۔ پھر اس (کی کفالت) کے بارے میں سیدنا علی، سیدنا جعفر اور سیدنا زید رضی اللہ عنہم کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس (کی کفالت) کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ یہ میرے چچا کی صاحبزادی ہے، سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ) یہ میرے چچا کی صاحبزادی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے بھائی (اخوت کا تعلق) کی صاحبزادی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کی کفالت) کا فیصلہ اس کی خالہ کے حق میں فرمایا اور فرمایا: خالہ ماں کا مقام رکھتی ہے۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو سب سے زیادہ سیرت اور صورت کے لحاظ سے میرے مشابہ ہے اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو ہمارا بھائی اور قریبی دوست ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق سبئی راوی "مدلس" ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 1/98، 115؛ سنن ابی داؤد: 2280؛ مشکل الآثار للطحاوی: 4/183؛

المستدرک للحاکم: 3/120؛ وقال: صحیح الاسناد ووافقه الذہبی، وصحہ ابن حبان [7046]

ذَكَرُ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلِيٌّ كَنَفْسِي»

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان:

”علی میرے نفس کی طرح ہے“

72- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْأَخْوَصُ بْنُ جَوَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُنَيْعٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْنَتَيْنِ بَنُو وَلِيْعَةَ أَوْ لِأَبْعَثَنَّ إِلَيْهِمْ رَجُلًا كَنَفْسِي يُنْفِذُ فِيهِمْ أَمْرِي، فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ، وَيَسْبِي الدُّرَيْتَةَ» فَمَا رَاعَيْتِ إِلَّا وَكَفَّ عُمَرُ فِي حُجْرَتِي مِنْ خَلْفِي مَنْ يَعْنِي؟ فَقُلْتُ: مَا إِيَّاكَ يَعْنِي، وَلَا صَاحِبِكَ قَالَ: «فَمَنْ يَعْنِي؟» قَالَ: «خَاصِصُ النَّعْلِ» قَالَ: «وَعَلِيٌّ يَخْصِصُ نَعْلًا»

۷۲- سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو ولیعہ اگر باز نہیں آئے تو میں ضرور ان کی طرف ایسا شخص بھیج دوں گا جو مجھے اپنے نفس جیسا ہے جو میرا حکم ان پر نافذ کرے گا۔ یعنی لڑنے والوں کو قتل کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا۔ راوی حدیث سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس میں نے ابھی کوئی حرکت نہیں کی تھی، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے پیچھے سے پکڑ کر فرمایا: اس سے کون مراد ہے؟ میں نے کہا: نہ آپ رضی اللہ عنہ اس سے مراد ہیں اور نہ ہی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھی [سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ]۔ انہوں نے فرمایا: تو پھر کون مراد ہے؟ میں نے کہا: اس سے مراد نبی کریم ﷺ کے نعلین مبارک کا ٹھننے

والے ہیں۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک گانٹھا کرتے تھے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق ”مدلس“ ہیں جو کہ لفظ ”عن“ سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ فضائل الصحابہ لاجد بن حنبل (966) میں یہ روایت مرسل بیان ہوئی ہے۔ نیز اس میں ابو اسحاق کی تدلیس بھی ہے۔

یہ روایت مسند ابی یعلیٰ (859)، المستدرک للحاکم (120/2) و قال ”صحیح الاسناد“، تاریخ دمشق لابن عساکر: (342/42) میں طلحہ بن جبر عن المطلب بن عبد اللہ عن مصعب بن عبد الرحمن بن عوف کی سند سے آتی ہے۔ لیکن یہ سند بھی ”ضعیف“ ہے۔ طلحہ بن جبر کے بارے میں حافظ ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”لیس بعمدۃ“ ”یہ اچھا راوی نہیں ہے۔“ (تلخیص المستدرک: 120/2) یہ ”ضعیف“ راوی ہے۔ نیز اس میں المطلب بن عبد اللہ راوی مدلس ہے۔ بصیغہ ”عن“ سے روایت کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ فضائل الصحابہ لاجد بن حنبل (1008) میں المطلب بن عبد اللہ بن حطب نے اسے مرسل بیان کیا ہے اور مرسل روایت محدثین کے نزدیک ضعیف ہوتی ہے۔

اسی طرح یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ (68/12) میں بھی آتی ہے۔ عبد اللہ بن شداد اسے مرسل بیان کرتے ہیں اور شریک بن عبد اللہ مدلس ہیں۔

اس کی ایک سند المعجم الاوسط للطبرانی (3797) میں آتی ہے۔ وہ بھی ”ضعیف“ ہے۔ اس سند میں وجہ ضعف دو ہیں۔ اولاً: راوی عبد اللہ بن عبد القدوس سعدی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ ثانیاً: اعمش مدلس ہیں جو کہ لفظ ”عن“ سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

اس کی ایک سند مناقب علی بن ابی طالب لابن المغازلی (105) میں بھی آتی ہے۔ وہ بھی ابو اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نیز اس سند میں ابن عتدہ متروک رافضی موجود ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صاحب کتاب کی واضح توثیق بھی ثابت نہیں ہے۔

ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْتَ صَفِيٌّ وَأَمِينِي»

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان:

”علی میرا صفی اور امین ہے“

73- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَأَبُو مَرْوَانَ، قَالََا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَافِعِ بْنِ عَجَّازٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَصَفِيٌّ وَأَمِينِي» 43- سیدنا علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی تم میرے صفی (مخلص دوست) اور امین (امانت دار) ہو۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

راوی نافع بن عمیر مجہول الحال ہے، امام ابن حبان [الثقات: 143/3] نے اسے صحابی قرار دیا ہے۔ نیز اسی کتاب [الثقات: 469/5] میں اسے ثقہ قرار دیا ہے، امام بخاری اور امام ابو حاتم رازی کے نزدیک یہ تابعی ہے، بعد والوں کا اسے صحابی کہنا صحیح نہیں۔ محمد بن نافع بن عمیر راوی کو امام محمد بن اسحاق بن یسار (التاریخ الکبیر للبخاری: 249/1) اور امام ابن حبان (الثقات: 431/7) نے ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔

تخریج:

تاریخ الکبیر للبخاری: 250/1؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1330؛ مشکل الآثار للطحاوی: 3083؛

سنن ابی داؤد: 2278 مختصراً؛ المستدرک للحاکم: 211/3 مختصراً؛ مسند البزار: 891

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ»

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان:

”میرے اور علی کے علاوہ میری ذمہ داری کوئی نہیں ادا کرے گا“

74- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَبِشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السُّلَوِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلِيٌّ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ»

۷۴- ابن جنادہ السلویؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں: میری ذمہ داری میرے اور علی کے علاوہ کوئی نہیں ادا کرے گا۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق السبعی راوی ”مختلط“ ہے۔ المعجم الکبیر للطبرانی (19/4) میں یہ الفاظ ہیں: ”ولا یؤدی عنی الا انا و علی“ یہ سند سخت ضعیف ہے۔ قیس بن ربیع اور یحییٰ بن عبد الحمید جمانی دونوں اکثر محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 165/4؛ سنن الترمذی: 3719؛ سنن ابن ماجہ: 119

ذِكْرُ تَوْجِيهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِرَاءَةِ مَعَ عَلِيٍّ

نبی کریم ﷺ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ کے

احکام دے کر بھیجنے کی توجیہ کا بیان

75- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِرَاءَةٍ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ: «لَا تَنْبَغِي أَنْ يُبَلِّغَ هَذَا إِلَّا رَجُلًا مِنْ أَهْلِي» فَدَعَا عَلِيًّا، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

45- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورہ برآة [توبہ] کے اعلان کے ساتھ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو [مکہ] بھیجا پھر انہیں واپس بلایا اور فرمایا: کسی کے لئے مناسب نہیں کہ میرے اہل بیت میں سے کوئی اور اس سورہ کو پہنچائے تو آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو وہ سورہ عطا فرمادی۔

تحقیق و تخریج:

[منکر]

علامہ جورقانی نے اسے منکر قرار دیا ہے۔ [الاباطیل والمناکیر والصحاح والمشاہیر: 128] مصنف ابن ابی شیبہ: 12/84، 85؛ مسند الامام احمد: 3/212، 283؛ سنن الترمذی: 3090 وقال: "حسن غریب"؛ زوائد فضائل الصحابة للقطعی: 1090، 946

76- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ، وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ، فَرَادَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يَثْبُجٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَعَثَ بِرَاءَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِعَلِيٍّ فَقَالَ لَهُ: «خُذِ الْكِتَابَ، فَاْمُضِ بِهِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ» قَالَ: «فَلَحِقْتُهُ، فَأَخَذْتُ الْكِتَابَ مِنْهُ، فَاِنصَرَفَ أَبُو بَكْرٍ، وَهُوَ كَتِيبٌ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْزِلْ فِيَّ شَيْءٌ؟ قَالَ: «لَا، إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُبْلِغَهُ أَنَا، أَوْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي»

۷۶۔ سیدنا علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ برأت [توبہ] کے احکام دے کر سیدنا ابوبکرؓ کو اہل مکہ کی طرف بھیجا پھر نبی کریم ﷺ نے مجھے ان کے پیچھے روانہ کیا اور فرمایا: [مکہ کے راستے کی طرف نکلو، جہاں بھی تمہاری ملاقات ابوبکر سے ہو جائے] تو ان سے کتاب کو لے لینا اور اہل مکہ کے سامنے ان آیات کو جا کر تلاوت کرنا میں [جحفہ کے مقام پر] ان سے جا ملا اور کتاب لے لی تو سیدنا ابوبکرؓ افسردہ حالت میں نبی کریم ﷺ کے پاس واپس لوٹے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا، میرے متعلق کوئی وحی نازل ہوئی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس ذمہ داری کو میں خود ادا کروں یا میرے اہل بیت میں سے کوئی اس کو پہنچائے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق سمیع مدلس ہیں جو کہ لفظ ”عن“ سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ علامہ جوزقانیؒ نے اس روایت کو منکر قرار دیا ہے۔ سنن الترمذی (3092) میں بھی یہ روایت آتی ہے کہ سیدنا علیؑ سے روایت ہے: ”بعثت أربع۔۔۔“ یہ روایت ابو اسحاق اور سفیان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اگرچہ امام ترمذیؒ نے اسے ”حسن صحیح“ قرار دیا ہے۔

البتہ عبد اللہ بن عثمان بن خثیم راوی جمہور محدثین کے نزدیک ”حسن الحدیث“ ہے۔ سنن الترمذی (3091) اور المستدرک علی الصحیحین للحاکم (52/3) میں اس کا ایک شاہد بھی ہے، اس کی سند بھی

الحکم بن عتیبہ کی تلمیذ کی وجہ سے ”ضعیف“ ہے۔ اگرچہ اسے امام ترمذیؒ نے ”حسن“ امام حاکمؒ نے ”صحیح الاسناد“ کہا ہے۔ حافظ ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔

77- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ، عَنْ فِطْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَقِيمٍ، عَنْ سَعْدِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ بِبِرَاءَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَرْسَلَ عَلِيًّا فَأَخَذَهَا مِنْهُ، ثُمَّ سَارَ بِهَا، فَوَجَدَ أَبُو بَكْرٍ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهُ لَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ رَجُلٌ مِنِّي»

۷۷- سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو بکرؓ کو سورہ توبہ کے احکام دے کر بھیجا، ابھی انہوں نے تھوڑا ہی راستہ طے کیا تھا۔ آپ ﷺ نے سیدنا علیؓ کو ان کے پیچھے بھیجا۔ انہوں نے ان سے وہ احکام لے لیے پھر آگے چل پڑے تو سیدنا ابو بکرؓ نے اس بات کو اپنے دل میں محسوس کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری ذمہ داری میرے یا جو آدمی مجھ سے ہے، کے علاوہ کوئی ادا نہیں کرے گا۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

عبداللہ بن رقیم کندی مجہول ہے۔

78- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي قُرَّةَ مَوْسَى بْنِ طَارِقٍ، عَنِ ابْنِ جُرْنَجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعْرَانَةِ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ، فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعِزْجِ نُوبَ بِالصُّبْحِ، ثُمَّ اسْتَوَى لِيُبَكِّرَ، فَسَمِعَ الرِّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَوَقَفَ عَنِ التَّكْبِيرِ، فَقَالَ: " هَذِهِ رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَقَدْ بَدَأَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ، فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُصَلِّيَ مَعَهُ، فَإِذَا عَلِيٌّ عَلَمَهَا، فَقَالَ لَهُ أَبُو

بَكْرٍ: أَمِيرٌ أَمْ رَسُولٌ؟ فَقَالَ: «لَا، بَلْ رَسُولٌ، أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٍ أَقْرَبُهَا عَلَى النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ» فَقَدِمْنَا مَكَّةَ، فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّزْوِيَةِ بِيَوْمِ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ، حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةً حَتَّى خَتَمَهَا، ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ، قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ، حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ سُورَةَ بَرَاءَةٍ حَتَّى خَتَمَهَا، ثُمَّ كَانَ يَوْمَ النَّخْرِ، فَأَقْضَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ، فَحَدَّثَهُمْ عَنْ إِفَاضَتِهِمْ، وَعَنْ نَخْرِهِمْ، وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ، فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةً حَتَّى خَتَمَهَا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّقْرِ الْأَوَّلِ قَامَ أَبُو بَكْرٍ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ، وَكَيْفَ يَزْمُونَ، فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ، فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةً حَتَّى خَتَمَهَا

۷۸۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ”عمرہ جمرانہ“ سے واپس تشریف لائے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کوچ کا امیر بنا کر بھیجا تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جب ”عرج“ مقام پر پہنچے تو فجر کی اذان کہی گئی پھر وہ تکبیر کے لیے تیار ہوئے۔ انہوں نے اپنے پیچھے سے اونٹنی کے بلبلانے کی آواز سنی تو تکبیر کو روکنے کا حکم دیا، فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے بلبلانے کی آواز ہے بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حج کے بارے میں کوئی نیا مسئلہ نازل ہوا ہے۔ شاید یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کریں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم امیر ہو یا قاصد؟ انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سورہ براءۃ کے احکام دے کر بھیجے ہیں تاکہ حج کے مقامات پر لوگوں کے سامنے میں ان کی تلاوت کروں جب ہم مکہ المکرمہ پہنچے۔ تو ”یوم ترویہ“ سے ایک دن پہلے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا اس میں انہوں نے مناسک حج کو بیان کیا، جب وہ فارغ ہوئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں پر مکمل سورہ براءۃ کی تلاوت کی پھر ہم ان کے ساتھ آگے چل پڑے۔ جب ”یوم عرفہ“ کا دن آگیا تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا، اس میں انہوں نے مناسک حج کو بیان کیا جب وہ فارغ ہوئے تو

سیدنا علیؑ کھڑے ہوئے اور لوگوں پر مکمل سورہ براءۃ کی تلاوت کی۔ پھر جب قربانی کا دن آیا، ہم وہاں سے پلٹے، جب سیدنا ابو بکرؓ وہاں سے پلٹے تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا، اس میں انہوں نے عرفات سے پلٹنے، قربانی اور دیگر مناسک حج کو بیان کیا۔ جب وہ فارغ ہوئے تو سیدنا علیؑ کھڑے ہوئے تو انہوں نے لوگوں کے سامنے مکمل سورہ براءۃ کی تلاوت فرمائی۔ پھر جب لوٹنے کا پہلا دن آیا تو سیدنا ابو بکرؓ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: اس میں کیسے واپس پلٹنا جائے، کیسے کنکریاں ماری جائیں اور دیگر مناسک حج کی تعلیم دی۔ جب وہ فارغ ہوئے تو سیدنا علیؑ کھڑے ہوئے، انہوں نے لوگوں کے سامنے مکمل سورہ براءۃ کی تلاوت فرمائی۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابوالزبیر مکی مدلس ہیں، سماع کی تصریح ثابت نہیں ہے۔ سنن الترمذی [3091] اور مستدرک حاکم [51/3] میں اس کا ایک شاہد بھی ہے، اس کی سند حکم بن عتیہ کی تدلیس کی وجہ ”ضعیف“ ہے، حکم نے یہ روایت مقسم سے نہیں سنی، اگرچہ اسے امام ترمذیؒ نے ”حسن“ اور امام حاکمؒ نے ”صحیح الاسناد“ کہا ہے، حافظ ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔

فائدہ:

نبی اکرم ﷺ نے پہلے پہل سیدنا ابو بکرؓ کو دو کام سونپے تھے۔ پہلا کام امارت حج اور دوسرا سورہ توبہ کی تبلیغ۔ آپؓ امارت حج پر بدستور قائم رہے، البتہ سورہ توبہ کی آیات کی تبلیغ خاص سیدنا علیؑ کے ذمہ لگادی گئی۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کہ سیدنا ابو بکرؓ تبلیغ دین کی اہلیت نہیں رکھتے تھے یا تبلیغ دین صرف سیدنا علیؑ کا حق تھا یا نبی اکرم ﷺ، سیدنا ابو بکرؓ سے ناخوش تھے۔ ایسے بالکل نہ تھا۔

صحیح البخاری (۲/۶۷۱، ج: ۲۶۵۷) میں ہے۔ سیدنا ابو بکرؓ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فِي زَهْطٍ يُؤَدُّنُونَ فِي النَّاسِ: «أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْبَانٌ»

”سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے قبل اللہ کے رسول ﷺ نے اس حج میں بھیجا جس میں انہیں لوگوں کے ایک بڑے گروہ میں امیر مقرر کیا تھا کہ آپ ﷺ یہ اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک قطعاً حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا شخص بیت اللہ کا طواف کرے۔“

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيَّهُ»

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان:

”جس کا میں مولیٰ (دوست) اس کا علی مولیٰ (دوست) ہے“

79- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَّةِ الْوُدَاعِ، وَنَزَلَ غَدِيرَ خُمٍ أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَمُمِنَ ثُمَّ قَالَ: "كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ، فَأَجَبْتُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابَ اللَّهِ وَعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَاَنْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ " ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ مَوْلَايَ، وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ» ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: «مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ، فَهَذَا وَلِيَّهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ» فَقُلْتُ لِزَيْدٍ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: «مَا كَانَ فِي الدَّوْحَاتِ أَحَدًا إِلَّا رَأَاهُ بَعَيْنِيهِ، وَسَمِعْتَهُ بِأُذُنِيهِ»

49- سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس پلٹے تو غدیر خم کے مقام پر اترے اور خیمے کھڑے کرنے کا حکم کا دیا پھر فرمایا: گویا کہ مجھے دعوت دی گئی ہے، میں نے اس کو قبول کر لیا ہے [پھر فرمایا] میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں ایک دوسری سے بڑی ہے ایک اللہ کی کتاب [یعنی قرآن] اور دوسری میری عترت [یعنی میرے اہل

بیت [البیتہ تم غور کرو کہ میرے بعد ان دونوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہو؟ یہ دونوں] قرآن اور اہل بیت [ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پیش ہو جائیں گے، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مومن کا مولیٰ ہوں، پھر آپ ﷺ نے سیدنا علیؑ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علیؑ بھی اس کا دوست ہے پھر آپ ﷺ نے مزید فرمایا: اے اللہ جو علیؑ کا دوست ہے اس کو تو بھی اپنا دوست بنا جو علیؑ کا دشمن ہے اس کو تو بھی اپنا دشمن بنا۔ میں نے زید سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟۔ سیدنا زیدؓ نے جواب دیا: ہاں میں نے بھی اور جو کوئی بھی خیموں میں موجود تھا اس نے اپنی آنکھوں سے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

حسیب بن ابی ثابت کی تالیس ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

تخریج:

المعجم الکبیر للطبرانی: 5/185, 186؛ المستدرک للحاکم: 3/109 وصحیح علی شرط ابنین وأقره الذہبی

80- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا عَلِيًّا، فَلَمَّا رَجَعْنَا سَأَلْنَا: «كَيْفَ رَأَيْتُمْ صُحْبَةَ صَاحِبِكُمْ؟» فَأَمَّا شَكْوَتُهُ أَنَا، وَإِمَّا شِكَاةُ غَيْرِي، فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَكُنْتُ رَجُلًا مَكْتَابًا فَإِذَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ قَدْ اخْمَرَ فَقَالَ: «مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ، فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ»

۸۰- سیدنا بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو کسی لشکر کے ساتھ بھیجا اور اس کا امیر سیدنا علیؑ کو مقرر فرمایا جب ہم وہاں سے واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم نے اپنے

ساتھی کی صحبت [رفاقت] کو کیسا پایا، میں نے یا میرے علاوہ کسی اور آدمی نے آپ ﷺ سے سیدنا علیؑ کی شکایت کی اور میں [آپ کی محفل میں] سر جھکا کر رکھنے والا شخص تھا مگر جب میں نے اپنا سر اٹھایا تو نبی کریم ﷺ کا رخ انور [غصے کی وجہ سے] سرخ ہو چکا تھا، تو فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

اس روایت کی سند میں اعمش کی تدلیس ہے، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ اسی طرح المعجم الصغیر للطبرانی (71/1)، حلیۃ الاولیاء لابن نعیم الاصبھانی (23/4) والی سند سفیان بن عیینہ کی تدلیس کی وجہ سے ”ضعیف“ ہے۔

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبہ: 57/12؛ مسند الامام احمد: 350/5؛ المستدرک للحاکم: 129/2 وقال
”صحیح علی شرط الثمینیین“ ووافقه الذہبی۔

81۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي غَنِيَّةٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدَةُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا رَجَعْتُ شَكُوْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاةً فَعَلِيٌّ مَوْلَاةٌ»

۸۱۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن بھیجا، وہاں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا میرے ساتھ سلوک اچھا نہیں تھا۔ یمن سے واپسی پر میں نے آپ ﷺ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ نبی کریم ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: اے بریدہ! جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس سند میں حکم بن عتیبہ کی تدلیس ہے، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

82- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي غَنِيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عَلَيْهِ، فَتَنَّقَصْتُهُ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ وَجْهَهُ وَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ «أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟» قُلْتُ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ»

۸۲- سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف نکلا، وہاں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا میرے ساتھ سلوک اچھا نہیں تھا۔ یمن سے واپسی پر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور [نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے] ان [سیدنا علی رضی اللہ عنہ] کی تسقیص کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا: اے بریدہ! کیا میں مسلمانوں کو ان کی جان سے زیادہ عزیز نہیں ہوں؟ میں نے کہا: ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تو فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

حکم بن عتیبہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبہ: 83/12؛ مسند الامام احمد: 347/5؛ المستدرک للحاکم: 110/3 وقال

”صحیح علی شرط مسلم“

83- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ سَعْدًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ»

۸۳- سیدنا سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ صحیح]

84- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟» قَالُوا: بَلَى، نَحْنُ نَشْهَدُ لَأَنْتَ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ قَالَ: «فَأِنِّي مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَهَذَا مَوْلَاهُ» أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ

۸۴- سیدنا زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر خطبہ ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں ہر مومن کے لئے اس کی جان سے بھی زیادہ عزیز ہوں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ہر مومن کے لئے اس کی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو آپ ﷺ نے سیدنا علیؑ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: جس کا میں دوست ہوں یہ علی بھی اس کا دوست ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

اس روایت کی سند میں ابو عبد اللہ ميمون ضعیف ہے۔

[تقریب التہذیب لابن حجر: 7051]

تخریج:

مسند الامام احمد: 372/42؛ المعجم الكبير للطبرانی: 229/5

85- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ غَثْمَانَ بْنِ حَكِيمِ الْأَوْدِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنِي هَانِئُ بْنُ أُيُوبَ، عَنْ طَلْحَةَ الْأَيَامِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِيرَةُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الرَّحْبَةِ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ؟» فَقَامَ بِضِعَّةَ عَشْرَ فَشَهِدُوا»

۸۵- عمیرہ بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا علیؑ ایک وسیع میدان میں فرما رہے تھے: تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: جس کا میں دوست ہوں یہ علیؑ بھی اس کا دوست ہے، تو دس سے زائد آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی، [کہ انہوں نے اس حدیث کی آپ سے سماعت کی ہے۔]

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

عمیرہ بن سعد کے بارے میں امام بیہقی بن قطانؒ فرماتے ہیں:

”لم یکن عمیرة بن سعد فممن یعتمد علیہ۔“

”عمیرہ بن سعد ایسا راوی نہیں ہے، جس پر اعتماد کیا جائے۔“

(الجرح والتعریل لابن ابی حاتم: 24/7)

86- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: قَامَ خَمْسَةَ أَوْ سِتَّةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ»

۸۶۔ سعید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ [جب سیدنا علیؑ نے ان (صحابہ کرام) سے گواہی طلب کی تو] اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے پانچ یا چھ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ (واقعی ہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ (دوست) اس کا علی مولیٰ (دوست) ہے۔

تحقیق

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

مسند الامام احمد: 336/5

87۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّهُ قَامَ مِمَّا يَلِيهِ سِتَّةٌ، وَقَالَ زَيْدُ بْنُ يُثْبَعٍ: «وَقَامَ مِمَّا يَلِينِي سِتَّةٌ، فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» يَقُولُ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ»

۸۷۔ سعید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے قریب سے چھ حضرات کھڑے ہوئے اور زید بن یثعب رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے قریب سے بھی چھ حضرات نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: جس کا میں مولیٰ (دوست) ہوں، بلاشبہ علی بھی اس کا مولیٰ (دوست) ہے۔

تحقیق و تخریج:

[صحیح]

88۔ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثْبَعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ: إِنِّي مُنْشِدُ اللَّهِ رَجُلًا، وَلَا أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "يَوْمَ غَدِيرِ حِمٍّ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ؟» . فَقَامَ سِتَّةٌ مِنْ

جَانِبِ الْمِنْبَرِ، وَسِئْتُهُ مِنَ الْجَانِبِ الْآخَرِ، فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ "

قَالَ شَرِيكٌ: فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ: هَلْ سَمِعْتَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: عِمْرَانُ بْنُ أَبَانَ لَيْسَ بِقَوِيٍّ فِي الْحَدِيثِ-

۸۸- زید بن شیبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا علی بن ابی طالبؓ کو فدہ کی مسجد کے منبر پر فرما رہے تھے: میں اس آدمی سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، اصحاب النبیؐ کے علاوہ کوئی گواہی نہ دے کہ جس نے سنا رسول اللہؐ ”غدیر خم“ کے دن پر فرما رہے تھے: جس کا میں مولیٰ (دوست) اس کا علی مولیٰ (دوست) ہے۔ اے اللہ! تو اس کو دوست بنا جو علی کو دوست بنائے اور اس کو اپنا دشمن بنا جو اس کو دشمن بنائے تو منبر کی ایک جانب سے چھ حضرات کھڑے ہوئے اور چھ حضرات دوسری جانب سے کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ انہوں نے سنا ہے رسول اللہؐ (غدیر خم کے مقام پر) اسی طرح فرما رہے تھے۔

شریکؓ کہتے ہیں: میں نے ابو اسحاقؓ سے پوچھا: کیا آپؓ نے یہ روایت سیدنا براء بن عازبؓ سے سنی ہے کہ وہ بھی رسول اللہؐ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: ہاں! امام نسائیؓ کہتے ہیں: اس روایت میں ایک راوی عمران بن ابان حدیث میں قوی نہیں ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق مدلس ہیں جو کہ لفظ ”عن“ سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح میں نہیں مل سکی، عمران بن ابان راوی ضعیف ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 1/118/1

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلِيٌّ وَلِيٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا بیان:

”میرے بعد علی ہر مومن کا ولی (دوست) ہے“

89- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ يَغْنِي بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمُ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ، فَأَصَابَ جَارِيَةً، فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ، وَتَعَاقَدُوا أَرْبَعَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا لَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنَ السَّفَرِ بَدَّوْا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ «أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا؟» فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ يَغْنِي الثَّانِي، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ الثَّلَاثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: «مَا تُرِيدُونَ مِنِّي؟ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنِّي»

۸۹۔ سیدنا عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور سیدنا علی بن ابی طالبؑ کو ان کا امیر بنایا۔ جنگ کے اختتام پر (مالِ غنیمت کی تقسیم میں) ایک لونڈی سیدنا علیؑ کے حصہ میں آگئی۔ اس وجہ سے لوگوں نے ان کی مخالفت کی۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے چار نے آپس میں یہ عہد کیا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ سے ملیں گے تو اس واقعہ کی ضرور (آپ ﷺ کو) خبر دیں گے۔ جب مسلمان سفر سے واپس لوٹتے۔ ان کا معمول یہ ہوتا تھا کہ وہ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرتے پھر اپنے گھروں کو لوٹتے۔ جب لشکر (مدینہ) پہنچا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سلام کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو انہی چار میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالبؑ نے یوں یوں کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرہ انور اس سے پھیر لیا تو دوسرا کھڑا ہوا اس نے بھی اسی طرح کہا: پھر تیسرا کھڑا ہوا اس نے بھی اس کی مثل بات کی پھر چوتھا کھڑا ہوا اس نے بھی وہی کہا جو اس سے پہلے (اس کے ساتھی) رسول اللہ ﷺ کو کہہ چکے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے، رخ انور پر غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم علی کے بارے میں کیا ارادہ رکھتے ہو۔ بلاشبہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی (دوست) ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الطیالسی: 829؛ مسند الامام احمد: 437/4؛ سنن الترمذی: 3712؛ وقال "لھذا حدیث

حسن غریب"؛ المستدرک للحاکم: 3/110؛ صحیح الحاکم ووافقه الذہبی و صحیح ابن حبان (6929)

ذِكْرُ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي»

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان:

”میرے بعد علی تمہارا ولی (دوست) ہے“

90- أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنِ ابْنِ فَضَيْلٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَبَعَثَ عَلِيًّا عَلَى جَيْشٍ آخَرَ، وَقَالَ: «إِنَّ النَّقِيضَ مَا فَعَلِيٌّ عَلَى النَّاسِ، وَإِنْ تَفَرَّقْتُمَا فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا عَلَى حِدَّتِهِ» فَلَقِينَا بَنِي زَيْدٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، وَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَتَلْنَا الْمُقَاتِلَةَ، وَسَبَبْنَا الذُّرَيْئَةَ، فَاصْطَفَى عَلِيٌّ جَارِيَةً لِنَفْسِهِ مِنَ السَّبْيِ، فَكَتَبَ بِذَلِكَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْالَ مِنْهُ " قَالَ: «فَدَقَعْتُ الْكِتَابَ إِلَيْهِ، وَنَلْتُ مِنْ عَلِيٍّ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَقُلْتُ: هَذَا مَكَانُ الْعَائِدِ، بَعَثْتَنِي مَعَ رَجُلٍ وَأَمَرْتَنِي بِطَاعَتِهِ، فَبَلَّغْتُ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقَعَنَّ يَا بُرَيْدَةُ فِي عَلِيٍّ، فَإِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي»

۹۰- سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں یمن بھیجا پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت ایک دوسرا لشکر بھیجا اور فرمایا: جب دونوں لشکر مل

جائیں تو سارے لشکر کے امیر علی ہوں گے، اگر تم الگ الگ رہے تو ہر لشکر کا امیر الگ ہوگا، اہل یمن کے قبیلے ”بنی زید“ میں ان کی ہمارے ساتھ ملاقات ہوگئی (جنگ شروع ہوئی) مسلمان مشرکین پر غالب آگئے۔ لڑنے والوں کو ہم نے قتل کیا۔ ان کی اولاد کو قیدی بنایا۔ ان میں سے ایک کنیز کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات کے لیے منتخب کر لیا۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسی وقت نبی کریم ﷺ کو خط لکھا اور مجھے حکم دیا کہ وہ خط میں آپ ﷺ تک پہنچاؤں۔ البتہ میں نے وہ خط آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اور میں نے بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں عیب جوئی کرتے ہوئے کچھ کہا: اس پر نبی کریم ﷺ کا چہرہ اقدس غصے سے متغیر ہو گیا۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: یہ مقام تو پناہ طلب کرنے کا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ! آپ نے مجھے ایک ایسے آدمی کے ساتھ بھیجا جس کی بات کو ماننا مجھ پر لازم تھا۔ جو اس نے مجھے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے دیا، میں نے وہ پہنچا دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! علی کی تنقیص مت کرنا۔ بلاشبہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا ولی (دوست) ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد: 365/5

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي»

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان:

”جس نے علی کو برا بھلا کہا، بلاشبہ اس نے مجھے برا بھلا کہا“

91- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: «أَيْسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ؟» فَقُلْتُ: «سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ مَعَاذَ اللَّهِ» قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي»

91- ابو عبد اللہ جدلی سے روایت ہے کہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: کیا تم لوگ رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتے ہو؟ میں نے کہا: سبحان اللہ! اللہ پاک ہے، یہ عربی محاورہ ہے [یا معاذ اللہ] اللہ کی پناہ [کہا: یعنی ان دونوں میں سے کوئی ایک کلمہ کہا] تو وہ کہنے لگیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرما رہے تھے: جس نے علی کو برا بھلا کہا، بے شک اس نے مجھے برا بھلا کہا۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق مدلس ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 323/6؛ المستدرک للحاکم: 121/3

یہ روایت مستدرک حاکم (121/1) میں بکر بن عثمان بجلی عن ابی اسحاق کے طریق سے آتی

ہے۔ لیکن اس کی سند بھی ضعیف ہے۔

۱۔ بکر بن عثمان بجلی راوی ”مجبول“ ہے۔

۲۔ ابو اسحاق کا اختلاط ہے۔

۳۔ جندل بن واثق راوی ضعیف ہے۔

تنبیہ:

ابو عبد اللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ: «أَيْسَبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِيكُمْ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ؟» فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَأَنَّى يُسَبُّ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: «أَلَيْسَ يُسَبُّ عَلَيَّ

بُنْ أَبِي طَالِبٍ وَمَنْ يُحِبُّهُ؛ فَأَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّهُ»

”سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا: آپ لوگوں کی موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرعام برا بھلا کہا جاتا ہے؟ میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہا

جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ لوگ سیدنا علیؑ اور ان سے محبت کرنے والوں کو برا

بھلا کہتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ سیدنا علیؑ سے محبت کرتے تھے۔“

(مسند ابی یعلیٰ: 7013، المعجم الکبیر للطبرانی: 323/23؛ المعجم الصغیر للطبرانی: 822؛ وسندہ حسن)

ابورجاء عطار دی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

لَا تَسُبُّوا عَلِيًّا، وَلَا أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ، إِنَّ جَارًا لَنَا مِنْ بَنِي الْهُجَيْنِمِ
قَدِمَ مِنَ الْكُوفَةِ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَوْا هَذَا الْفَاسِقَ ابْنَ الْفَاسِقِ؟ إِنَّ
اللَّهَ قَتَلَهُ، يَغْنِي الْخُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: فَرَمَاهُ اللَّهُ بِكُوكَبَيْنِ
فِي عَيْنِهِ، فَطَمَسَ اللَّهُ بَصَرَهُ.

”تم سیدنا علیؑ اور ان کے اہل بیت پر لعن طعن مت کرو۔ بنو ہجیم سے تعلق رکھنے
والا ہمارا ایک پڑوسی جو کوفہ سے آیا تھا، اس نے کہا: دیکھو اس فاسق ابن فاسق کو یعنی
سیدنا حسینؑ کو [نعوذ باللہ] اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کر دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اس شخص کی دونوں آنکھوں میں دو آسمانی انگارے مارے
جس سے اس کی بینائی ختم ہو گئی۔“

[فضائل الصحابة للاحمد بن حنبل: 972؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 119/3؛ وسندہ صحیح]

2477

92- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ،
عَنْ شَقِيقِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدِ بْنِ غَزْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ
سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: «ذُكِرَ أَنْكُمْ تَسُبُّونَ عَلِيًّا» قُلْتُ: «قَدْ فَعَلْنَا» قَالَ:
«لَعَلَّكَ سَبَيْتَهُ؟» قُلْتُ: «مَعَاذَ اللَّهِ» قَالَ: «لَا تَسُبَّهُ، فَإِنْ وُضِعَ الْمُنْشَارُ عَلَى مِفْرَقِ
عَلَى أَنْ أَسْبَّ عَلِيًّا مَا سَبَيْتَهُ بَعْدَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا سَمِعْتُ»

92- ابوبکر بن خالد بن عرفطہ سے روایت ہے کہ میں نے مدینہ منورہ میں سیدنا سعد بن مالکؑ کی
زیارت کی۔ انہوں نے کہا: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم لوگ سیدنا علیؑ کو برا بھلا کہتے ہو؟ میں نے عرض

کیا: واقعی ہم نے (بھلا کیا) یہ کام کیا ہے؟۔ انہوں نے کہا: شاید کہ تم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتے ہو؟ میں نے کہا: معاذ اللہ (اللہ کی پناہ) انہوں نے کہا: تم ان کو برا بھلا مت کہنا۔ اگر میرے سر پر آری رکھ دی جائے کہ میں علی کو برا بھلا کہوں تو پھر بھی میں ان کو برا بھلا نہیں کہوں گا۔ اس کے بعد کہ جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بارے میں سن رکھا ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبہ: 80/12؛ مسند ابی یعلیٰ: 777؛ الختارۃ للضیاء المقدسی: 1017
حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اس کی سند حسن ہے“ (مجمع الزوائد: 130/9)

تنبیہ:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
من أذی علیا فقد أذانی۔

”جس نے علی کو تکلیف دی، بلاشبہ اس نے مجھے تکلیف دی۔“

(زوائد فضائل الصحابة للقطعی: 1078، وسندہ حسن)

التَّرْغِيبُ فِي مُوَالَاةِ عَلِيٍّ «رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ» ، وَالتَّرْهِيْبُ فِي مُعَادَاتِهِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے دوستی رکھنے کی ترغیب اور ان کی دشمنی میں ترہیب

8478

93- أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمُقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، وَأَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ قَالَ: جَمَعَ عَلِيٌّ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ فَقَالَ: «أَنْشُدُوا بِاللَّهِ كُلَّ امْرِئٍ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَا سَمِعَ، فَقَامَ أَنَسٌ فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: «أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟، وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ» فَقَالَ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادَ مَنْ عَادَاهُ» قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ: «فَخَرَجْتُ وَفِي نَفْسِي مِنْهُ سَيِّئٌ، فَلَقِيْتُ زَيْنَدَ بْنَ أَرْقَمٍ، فَأَخْبَرْتُهُ» فَقَالَ: «أَوْ مَا تُنْكِرُ؟ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» وَاللَّفْظُ لِأَبِي دَاوُدَ

۹۳۔ سیدنا ابو طفیل عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایک وسیع میدان میں لوگوں کے ساتھ جمع تھے تو انہوں نے فرمایا: میں ہر اس مسلمان آدمی سے اللہ تعالیٰ کی قسم لے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ جو کچھ آپ ﷺ نے غدیر خم کے دن فرمایا تھا تو لوگوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ غدیر خم کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں

مومنین کے لئے ان کی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہوں؟ اس وقت آپ ﷺ کھڑے تھے، سیدنا علیؑ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: جس کا میں دوست ہوں یہ علیؑ بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! جو علیؑ کو اپنا دوست بنائے، اس کو تو بھی اپنا دوست بنا اور جو علیؑ کو دشمن بنائے، اس کو تو بھی اپنا دشمن بنا۔

حدیث کے راوی سیدنا ابو طفیلؓ کہتے ہیں: میں وہاں سے چلا اور جو اس حدیث کے بارے میں میرے دل میں (شکوہ و شہات) تھا وہ نکال دیا۔ میں سیدنا زید بن ارقمؓ سے ملا، میں نے یہ روایت ان کو بیان کی (تا کہ مزید تصدیق ہو جائے) انہوں نے کہا: کیا تم اس کا انکار کرتے ہو؟ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سماعت کی ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد: 4/370؛ السنۃ لابن عاصم: 1368؛ صحیح ابن حبان: 6931

94۔ أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنِّي وَلِيُّكُمْ» قَالُوا: صَدَقْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَرَفَعَهَا ثُمَّ قَالَ: «هَذَا وَلِيِّ وَالْمُؤَدِّي عَنِّي، وَاللَّهُ مِنْ وَالَاهُ وَعَادٍ مَنْ عَادَاهُ»

۹۴۔ سیدنا سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: اما بعد اے لوگو! بلاشبہ میں تمہارا ولی (دوست) ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا تو آپ ﷺ نے سیدنا علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا پھر فرمایا: یہ میرا ولی (دوست) ہے اور میری طرف سے ذمہ داری

کو نبھانے والا ہے۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے، اس کو تو اپنا دوست بنا اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ حسن]

موسىٰ بن یعقوب ”حسن الحدیث“ ہے۔

95- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ أَبُو الْجَوَازِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَثْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَىٰ بْنُ يَعْقُوبَ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَحَطَبَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَبِي أَوْلَىٰ بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ، صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَرَفَعَهَا فَقَالَ: «مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يُوَالِي مَنْ وَآلَاهُ، وَيُعَادِي مَنْ عَادَاهُ»

۹۵۔ سیدہ عائشہ بنت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علیؑ کا ہاتھ تھام کر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں تمہارے لیے تمہاری جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہوں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ، آپ نے سچ فرمایا تو آپ ﷺ نے سیدنا علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا پھر فرمایا: جو تم میں سے مجھے ولی (دوست) رکھتا ہے تو یہ اس کا ولی (دوست) ہے، بلاشبہ اللہ بھی اس سے دوستی رکھتا ہے جو اس سے دوستی رکھتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھتا ہے جو اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ حسن]

موسىٰ بن یعقوب زعمی اور محمد بن خالد بن عثمانہ دونوں ”حسن الحدیث“ راوی ہیں۔

96- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ قَالَ: أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ ابْنَةُ سَعْدٍ، عَنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، وَهُوَ مُوَجَّهٌ إِلَيْهَا، فَلَمَّا بَلَغَ عَدِيرَ حِمٍ وَقَفَ النَّاسُ، ثُمَّ رَدَّ مَنْ مَضَى، وَلِحَقِّهِ مَنْ تَخَلَّفَ، فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُهَا، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ وَلِيْتُكُمْ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَأَقَامَهُ ثُمَّ قَالَ: «مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلِيَّهُ، فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ»

9۶- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کے راستے میں (سفر کر رہے) تھے، آپ ﷺ مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے۔ جب ”عدیر خم“ کے مقام پر پہنچے تو لوگوں کو روک دیا۔ جو آگے نکل گئے تھے ان کو واپس لوٹایا اور جو پیچھے رہ گئے تھے وہ آ کر مل گئے۔ جب لوگ آپ ﷺ کے ارد گرد جمع ہو گئے تو فرمایا: اے لوگو! کیا میں نے (اپنا پیغام) پہنچا دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! تو فرمایا: اے اللہ اس پر گواہ رہنا۔ اس بات کو آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تمہارا ولی (دوست) کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول۔ تین مرتبہ انہوں نے کہا، پھر آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو پکڑ کر بلند کیا پھر فرمایا: جو تم میں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو ولی (دوست) رکھتا ہے تو یہ اس کا ولی (دوست) ہے۔ اے اللہ! جو اس کو دوست رکھے تو اس کو اپنا دوست بنا اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔

تحقیق

[اسنادہ ضعیف]

یعقوب بن جعفر بن ابی کثیر مدنی ”مجبول“ راوی ہے۔

تخریج:

تاریخ دمشق لابن عساکر: 223/42

الْتَرغِيبُ فِي حُبِّ عَلِيٍّ، وَذَكَرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ أَحَبَّهُ، وَدُعَائِهِ عَلَى مَنْ أَبْغَضَهُ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت کی ترغیب، اس آدمی کے لئے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے خیر کا بیان جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرے
اور اس کے حق میں بددعا جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے

97- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْجَلِيلِ بْنُ عَطِيَّةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: لَمْ يَكُنْ
أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، حَتَّى أَحْبَبْتُ رَجُلًا مِنْ فَرَنْسٍ لَا
أُحِبُّهُ إِلَّا عَلَى بَغْضَاءِ عَلِيٍّ، فَبِعِثَ ذَلِكَ الرَّجُلُ عَلَى خَيْلٍ، فَصَحِبْتُهُ، وَمَا أَصْحَبَهُ
إِلَّا عَلَى بَغْضَاءِ عَلِيٍّ، فَأَصَابَ سَبِيًّا، فَكَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَبْعَثَ إِلَيْهِ مَنْ يُخَمِّسُهُ، فَبَعَثَ إِلَيْنَا عَلِيًّا، وَفِي السَّبْيِ وَصِيفَةٌ مِنْ أَفْضَلِ السَّبْيِ،
فَلَمَّا خَمَّسَهُ صَارَتْ الْوَصِيفَةُ فِي الْخُمْسِ، ثُمَّ خَمَّسَ فَصَارَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ خَمَّسَ فَصَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ، فَأَتَانَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فُقْلُنًا: مَا

هَذَا؟ فَقَالَ: «أَلَمْ تَرَوْا الْوَصِيفَةَ؟ صَارَتْ فِي الْخُمْسِ، ثُمَّ صَارَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ صَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ، فَوَقَعَتْ عَلَيْنَا، فَكَتَبَ وَبَعَثَنِي مُصَدِّقًا لِكِتَابِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا» لِمَا قَالَ عَلِيٌّ: فَجَعَلْتُ أَقُولُ عَلَيْهِ: وَيَقُولُ: «صَدَقَ» وَأَقُولُ: وَيَقُولُ: «صَدَقَ، فَأَمْسَكَ بِيَدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» وَقَالَ: «أَتُبْغِضُ عَلِيًّا؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: «لَا تُبْغِضُهُ، وَإِنْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فَارْزُدْ لَهُ حُبًّا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَنَصِيبُ آلِ عَلِيٍّ فِي الْخُمْسِ أَفْضَلُ مِنْ وَصِيفَةٍ» فَمَا كَانَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ: «وَاللَّهِ مَا فِي الْحَدِيثِ بَيْنِي وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ أَبِي»

۹۷۔ سیدنا بریدہؓ سے روایت ہے کہ میں سیدنا علیؑ سے سب سے زیادہ بغض رکھتا تھا، یہاں تک کہ میں ایک قریشی شخص سے صرف اسی وجہ سے محبت کرتا تھا کہ وہ سیدنا علیؑ سے بغض رکھتا تھا۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو ایک لشکر کا امیر مقرر کیا، میں بھی اس کے ساتھ تھا، میری اس کے ساتھ رفاقت صرف اسی بنا پر تھی کہ وہ سیدنا علیؑ سے بغض رکھتا تھا پس [ہمیں اس جنگ میں فتح نصیب ہوئی تو] وہاں کچھ قیدی ملے تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کو پیغام بھیجا کہ کوئی ایسا شخص بھیج دیں جو ہم میں مال غنیمت تقسیم کرے۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علیؑ کو بھیجا، قیدیوں میں ایک کنیز تھی جو کہ تمام قیدیوں سے بہتر تھی، انہوں نے تقسیم شروع کی تو وہ کنیز اہل بیت کے خنس میں آگئی پھر خنس حصوں کی تقسیم کی تو وہ سیدنا علیؑ کی آل کے حصے میں آئی۔ جب سیدنا علیؑ تشریف لائے اس وقت ان کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے، ہم نے کہا: یہ کیا ہے؟ فرمانے لگے: کیا تم کو معلوم نہیں کہ وہ کنیز خنس میں آگئی تھی پھر نبی کریم ﷺ کے اہل بیت اور بعد میں آل علی کے حصے میں آئی، البتہ اس [میرے ساتھی] نے نبی کریم ﷺ کو ایک خط لکھا اور اپنے خط کی تصدیق کے لئے مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ ان باتوں کی تصدیق کی غرض سے جو سیدنا علیؑ نے کہیں تھیں، جب قاصد نے خط پڑھ کر سنانا شروع کیا تو میں عرض کرتا: یہ سچ کہہ رہا ہے، آگے پڑھتا، تو میں کہتا: میں بھی اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا

ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا [یعنی مجھے خاموش کروادیا] پھر ارشاد فرمایا: اے بریدہ کیا تم علی سے بغض رکھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اس سے بغض مت رکھو بلکہ اگر تم ان سے محبت کرتے ہو تو ان کے ساتھ اپنی محبت کو زیادہ کرو، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، علی کی اولاد کے لئے تم اس کنیز سے افضل ہے۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے بعد اللہ کی قسم میں لوگوں میں سب سے زیادہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنے لگا۔

سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اس حدیث میں میرے والد اور نبی کریم ﷺ کے درمیان میرے علاوہ اور کوئی واسطہ نہیں ہے۔ [یعنی اس حدیث کو میرے باپ نے نبی کریم ﷺ سے اور ان سے میں نے سنی ہے]

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد: 350/5؛ شرح مشکل الآثار للطحاوی: 160/4؛ واخرجه

البخاری: 4350؛ مختصراً

98- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ فِي الرَّحْبَةِ: أُنْشِدُ بِاللَّهِ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خَمٍّ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَمَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَأَنْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ». قَالَ: فَقَالَ سَعِيدٌ: «قَامَ إِلَى جَنِّي سِتَّةٌ» وَقَالَ زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ: «قَامَ عِنْدِي سِتَّةٌ». وَقَالَ عَمْرُو ذُو مَرٍّ: «أَحِبُّ مَنْ أَحَبَّهُ، وَأَبْغِضُ مَنْ أَبْغَضَهُ» وَسَاقَ

الْحَدِيثَ. رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو ذِي مَرٍّ «أَحَبُّ»
 ۹۸۔ سعید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علیؑ ایک وسیع میدان میں موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کس نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم کے دن فرما رہے تھے: بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمام مومنین کا ولی [دوست] ہے، جس شخص کا میں دوست ہوں تو یہ [علی] بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ! علی کے دوست کو تو بھی اپنا دوست بنا اور علی کے دشمن کو اپنا دشمن بنا اور اس کی مدد فرما جو اس کا معاون بنے۔

سعید بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے پاس سے چھ صحابہ کرام کھڑے ہوئے اور زید بن شیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے پاس سے چھ حضرات کھڑے ہوئے اور عمرو ذومر نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے: اے اللہ! اس شخص سے محبت رکھ جو اس [علی] سے محبت رکھے اور اس شخص سے بغض رکھ جو اس [علی] سے بغض رکھے۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسرائیل نے اس روایت کو عن ابی اسحاق شیبانی، عن عمرو ذی مرکی سند سے [احب] کے الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

عمش ”مدلس“ اور ابواسحاق راوی ”مدلس“ اور ”مختلط“ ہے۔

99۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو ذِي مَرٍّ قَالَ: " شَهِدْتُ عَلِيًّا بِالرَّحْبَةِ يَنْشُدُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَوْمَ غَدِيرِ خَمٍّ مَا قَالَ: فَقَامَ أَنَا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَأَحَبِّ مَنْ أَحَبَّهُ، وَأَبْغَضِ مَنْ أَبْغَضَهُ، وَأَنْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ

۹۹۔ عمرو ذومرہؓ سے روایت ہے کہ میں سیدنا علیؓ کے ساتھ ایک وسیع میدان میں موجود تھا، وہ صحابہ کرام کو قسم دے کر کہہ رہے تھے: کس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو آپ ﷺ غدیر خم کے دن فرما رہے تھے؟ تو صحابہ کرام کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: میرا دوست علیؓ کا دوست ہے۔ اے اللہ! علیؓ کے دوست کو تو بھی اپنا دوست بنا اور علیؓ کے دشمن کو اپنا دشمن بنا، اس شخص سے محبت رکھ جو اس [علیؓ] سے محبت رکھے، اس شخص سے بغض رکھ جو اس کے ساتھ بغض رکھے اور اس کی مدد فرما جو اس کا معاون بنے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق "مدلس" ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔ عمرو ذومرہ مدانی "ثقة" ہیں۔

الْفَرْقُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُنَافِقِ

مومن اور منافق کے درمیان فرق کا بیان

100- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَعْنَهُ النَّبِيُّ الْأُمِّيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ: «لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَبْغُضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ»

۱۰۰۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا (یعنی اس سے درخت اور پودے اُگائے) اور جانداروں کو پیدا فرمایا۔ نبی امی [صلی اللہ علیہ وسلم] نے مجھے وصیت فرمائی: مجھ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور مجھ سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔

تحقیق و تخریج:

صحیح مسلم: 78

101- أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: عَهْدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَبْغُضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ»

۱۰۱۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ مجھ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور مجھ سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

مسند الامام احمد: 128,95/1؛ مسند الحمیدی: 58؛ سنن الترمذی: 3736، وقال "حسن صحیح"؛ سنن ابن ماجہ: 114

102- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ عَيْسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «إِنَّهُ لَعِنْدَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ إِنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنًا. وَلَا يَبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقًا»

۱۰۲- سیدنا علیؑ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ تم سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور تم سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

مسند الامام احمد: 128,95/1؛ مسند الحمیدی: 58

ذِكْرُ الْمَثَلِ الَّذِي ضَرَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

نبی کریم ﷺ کا سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

کے لیے مثال ذکر کرنے کا بیان

103 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّازُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصْبِرَةَ، عَنِ أَبِي صَادِقٍ، عَنِ زَيْبَعَةَ بِنِ نَاجِدٍ، عَنِ عَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ «فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عَيْسَى، أَبْغَضْتَهُ يَهُودٌ حَتَّى يَهْتُوا أُمَّهُ، وَأَحَبَّنَهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلِ الَّذِي لَيْسَ بِهِ»

۱۰۳۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا: اے علی تیری مثال عیسیٰ بن مریم کی سی ہے کہ یہودیوں نے ان سے بغض رکھا یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان لگا دیا اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی اور ان کو اس مقام تک پہنچا دیا جو ان کا نہیں تھا۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

حکم بن عبد الملک قرشی ضعیف ہے۔ [تقریب التہذیب لابن حجر: 1451]

تخریج:

السنة لابن ابی عاصم: 1004؛ زوائد مسند الامام احمد: 160/1؛ المستدرک للحاکم: 123/3
وقال "صحیح الاسناد" وتعقبه الذہبی

تشبیہ:

سیدنا علیؑ فرماتے ہیں:

لِيُحِبُّنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِيَّ، وَلِيُبْغِضُنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا
النَّارَ فِي بُغْضِي

”ایک قوم میری محبت میں غلو کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگی، دوسری قوم میرے
ساتھ بغض کے سبب آگ میں داخل ہوگی۔“

(السنة لابن ابی عاصم: 983، وسندہ صحیح)

ذِكْرُ مَنْزِلَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَقُرْبِهِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُرُوقِهِ بِهِ، وَحُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مقام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت داری جو کہ انتہائی قریبی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے محبت کا بیان

104- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ، عَنْ عُثْمَانَ قَالَ: «كَانَ مِنَ الَّذِينَ تَوَلَّوْا يَوْمَ النَّقْصِ الْجَمْعَانَ، فَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا فَمَتَلَوْهُ» وَسَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَ: «لَا تَسْأَلْ عَنْهُ، إِلَّا قُرْبَ مَنْزِلَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

۱۰۴۔ علاء بن عرار سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا: انہوں نے فرمایا: وہ ان لوگوں میں سے تھے جو دو گروہوں کے مقابلے کے دن (یعنی جنگ احد) پیچھے پھر گئے تھے۔ (انہوں نے توبہ کی) اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی پھر ان سے ایک بھول ہوئی تو لوگوں نے ان کو شہید کر دیا۔ پھر اس آدمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا: تو (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) فرمایا: تو ان کے بارے میں سوال مت کر۔ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان کا مقام نہیں دیکھا (کس قدر قرابت والا تھا)۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق سبعمی راوی ”مختلط“ ہے۔

تخریج:

فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل: 1012

105- أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَزَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ: أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانَ؟ قَالَ: «أَمَّا عَلِيٌّ فَهَذَا بَيْنَهُ مِنْ حُبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْهُ بِغَيْرِهِ، وَأَمَّا عُثْمَانُ، فَإِنَّهُ أَذْنَبَ يَوْمَ أُحُدٍ ذَنْبًا عَظِيمًا، فَعَفَا اللَّهُ عَنْهُ، وَأَذْنَبَ فِيكُمْ صَغِيرًا، فَكَتَلْتُمُوهُ»

۱۰۵۔ علاء بن عرار سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے سیدنا علی اور سیدنا عثمانؓ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رہے سیدنا علیؓ تو یہ گھر رسول اللہ ﷺ کے محبوب گھروں میں سے ہے، میں ان کی غیر موجودگی میں بات نہیں کرتا اور رہے سیدنا عثمانؓ تو ان سے اُحد کے دن بڑی خطا سرزد ہو گئی مگر اللہ نے تو ان کو بخش دیا تھا مگر جب تمہارے متعلق ان سے چھوٹی سی بھول ہوئی تو تم نے ان کو شہید کر دیا۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق السبعمی راوی ”مدلس“ اور ”مختلط“ ہے۔

106- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ. عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَزَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانَ فَقَالَ: «أَمَّا عَلِيٌّ فَلَا تَسْلُنِي عَنْهُ، وَانظُرْ إِلَى مَنْزِلِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ بَيْتٌ غَيْرَ بَيْتِهِ، وَأَمَّا عُثْمَانُ فَإِنَّهُ أَذْنَبَ ذَنْبًا عَظِيمًا تَوَلَّى يَوْمَ النَّقَى الْجَمْعَانِ، فَعَفَا اللَّهُ عَنْهُ، وَعَفَّرَ لَهُ، وَأَذْنَبَ فِيكُمْ ذَنْبًا دُونَ فَقَتَلْتُمُوهُ»

۱۰۶۔ علاء بن عرار سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔ میں نے ان سے سیدنا علیؑ اور سیدنا عثمانؑ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رہے سیدنا علیؑ تو مجھ سے ان کے بارے میں سوال مت کر۔ تو نبی کریم ﷺ کی نظروں میں ان کے مقام کو دیکھ کہ ان کے گھر کے علاوہ مسجد میں کسی کا گھر نہیں تھا اور رہے سیدنا عثمانؑ تو ان سے اس دن بہت بڑی بھول ہوئی جس دن دو گروہوں کا مقابلہ (جنگ احد) ہوا تو وہ پیچھے پھر گئے تو اللہ رب العزت نے ان کو اس پر معاف فرمایا اور ان کی بخشش فرمادی۔ مگر جب تمہارے درمیان ان سے چھوٹی سی بھول ہوئی تو تم نے ان کو شہید کر دیا۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق راوی "مدلس" ہے۔

107۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَسَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَ: «لَا تَسَلْ عَنْ عَلِيٍّ، وَلَكِنْ انظُرْ إِلَى بَيْتِهِ مِنْ بُيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ: «فَأَيُّ أَبْغَضَهُ» قَالَ: «أَبْغَضَكَ اللَّهُ»

۱۰۷۔ سعد بن عبیدہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا اور اس نے ان سے سیدنا علیؑ کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: مجھ سے سیدنا علیؑ کے بارے

میں سوال مت کر۔ ثوبی کریم رضی اللہ عنہ کے گھروں میں سے ان کے گھر [کی قد و منزلت] کو دیکھو۔ اس آدمی نے کہا: میں تو ان سے بغض رکھتا ہوں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تجھ سے بغض رکھتا ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں عطاء بن السائب "مختلط" ہے۔

108- أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَأَلَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ فُتْمَ بْنَ الْعَبَّاسِ مِنْ أَيْنَ وَرِثَ عَلِيٌّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: "إِنَّهُ كَانَ أَوْلَانَا بِهِ لُحُوفًا، وَأَشَدَّنَا لَهُ لُزُومًا، خَالَفَهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ فَقَالَ: عَنْ خَالِدِ بْنِ فُتْمَ

۱۰۸- ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن نے فتم بن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیسے وارث بن گئے؟ انہوں نے کہا: ہم سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملنے والے ہیں اور ہم سب سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نبھانے والے ہیں۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابواسحاق راوی "مختلط" ہے۔ اس میں اور بھی علت ضعف ہے۔ متدرک حاکم (125/3) میں زہیر کی متابعت شریک بن عبداللہ قاضی "مدلس" نے کی ہے۔ اسی طرح قیس بن ربیع اور عمرو بن ثابت دونوں ضعیف ہیں۔ الععلل و معرفة الرجال لاحمد (147/1) میں سفیان اور ابواسحاق السہمی دونوں "مدلس" ہیں۔ بہر حال روایت ضعیف ہے۔

109- أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ فُتْمَ إِنَّهُ قِيلَ لَهُ: مَا لِعَلِيٍّ وَرِثَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ جَدِّكَ وَهُوَ عَمُّهُ؟ قَالَ: «إِنَّ عَلِيًّا كَانَ أَوْلَانَا بِهِ

لُحُوقًا، وَأَشَدَّنَا بِهِ لُصُوقًا»

۱۰۹۔ خالد بن قثمؓ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا: آپ کے دادا (سیدنا عباسؓ) کو چھوڑ کر سیدنا علیؑ کو کیوں رسول اللہ ﷺ کا وارث بنایا گیا حالانکہ وہ نبی کریم ﷺ کے چچا تھے؟ انہوں نے کہا: بلاشبہ سیدنا علیؑ ہم سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے ملنے والے تھے اور ہم میں سب سے بڑھ کر آپ ﷺ کا ساتھ نبھانے والے تھے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ہلال بن علاء رقی راوی ضعیف ہے اور ابواسحاق راوی ”مُدس“ اور ”مُغْلَط“ ہے۔

110۔ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعِزَّارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، وَهِيَ تَقُولُ: «وَاللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ عَلِيًّا أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ أَبِي، فَأَهْوَى إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ لِيَلْطِمَهَا» وَقَالَ: يَا ابْنَةَ فُلَانَةَ «أَرَأَيْكَ تَرْفَعِينَ صَوْتَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضِبًا» فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ «كَيْفَ رَأَيْتِي أَنْقَذْتُكَ مِنَ الرَّجُلِ؟» ثُمَّ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ، وَقَدْ اصْطَلَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ فَقَالَ: «أَدْخَلَانِي فِي السَّلَامِ كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي الْحَرْبِ» فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ فَعَلْنَا»

۱۱۰۔ سیدنا نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے نبی کریم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، تو سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو بلند آواز میں بولتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہی تھیں اللہ کی قسم! (اے اللہ کے رسول ﷺ) میں نے جان لیا ہے کہ آپ ﷺ علی المرتضیٰؑ کے ساتھ

میرے باپ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ اسی دوران سیدنا ابو بکر صدیقؓ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی طرف بڑھے اور ان کو طمانچہ مارنا چاہا اور کہا: اے فلانہ کی بیٹی! کیا میں نے تیری آواز کو رسول اللہ ﷺ کی آواز سے بلند ہوتے ہوئے سنا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابو بکرؓ کو روک دیا تو سیدنا ابو بکر صدیقؓ غصے کی حالت میں وہاں سے چلے گئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو فرمایا: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ کیسے میں نے تم کو اس آدمی سے بچا لیا۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے پھر حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کی، اس وقت آپ ﷺ اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی صلح ہو چکی تھی، [آپ ﷺ نے اجازت دی تو اندر تشریف لائے] سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اپنی صلح میں بھی شریک کر لیں، جس طرح اپنی ناراضگی میں شریک کیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے ایسا ہی کر لیا“

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

اس سند میں ابواسحاق سمیعی مدلس کا واسطہ گر گیا ہے، جو کہ سنن ابوداؤد [4999] میں موجود ہے، یہ بلاشک و شبہ المزید فی متصل الاسانید ہے، یونس بن ابی اسحاق نے عیزار بن حریث سے سماع کی تصریح نہیں کی، لہذا سند ضعیف ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 275/4؛ فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل: 39؛ مسند البزار: 3225؛ شرح

مشکل الآثار للطحاوی: 5309

سیدنا عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے:

اسْتَعْمَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ

السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ " فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟

قَالَ: عَائِشَةُ قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُوهَا قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ
عَمْرُ فَعَدَّ رِجَالًا "

”نبی کریم ﷺ نے مجھے غزوہ ذاتِ سلاسل کے لئے امیر مقرر کیا تو میں
آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ لوگوں
میں سے آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
عائشہ، میں نے پھر پوچھا: مردوں میں سے کون ہیں؟ فرمایا: ان کے والد
[سیدنا ابو بکرؓ]۔ میں نے عرض کیا: ان کے بعد۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر۔ پھر
ان کے بعد آپ ﷺ نے کئی اور آدمیوں کو شمار کیا۔ [کہ یعنی اس کے بعد فلاں،
فلاں]۔“

[صحیح البخاری: 3662؛ صحیح مسلم: 2384؛ فضائل الصحابة للنسائی: 16]

بالفرض اگر اس حدیث کو صحیح بھی مان لیا جائے تو شارح صحیح بخاری حافظ ابن حجرؒ حدیث

نعمان بن بشیر اور حدیث عمرو بن عاص والی دونوں احادیث میں جمع و تطبیق ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

وَيُمْكِنُ الْجَمْعُ بِاخْتِلَافِ جِهَةِ الْمَحَبَّةِ : فَيَكُونُ فِي حَقِّ أَبِي بَكْرٍ عَلَى
عُمُومِهِ بِخِلَافِ عَلِيٍّ

”محبت کے مختلف مراتب ہونے کی وجہ سے ان دونوں میں جمع و تطبیق کی صورت ممکن

ہے۔ عمومی طور پر سیدنا علیؓ کے مقابلہ میں سیدنا ابو بکر صدیقؓ سے نبی

کریم ﷺ کی محبت سب سے زیادہ تھی۔“

[فتح الباری شرح صحیح البخاری: 12717]

111- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَنِيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ، عَنْ جُمَيْعٍ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي عَلَى عَائِشَةَ، وَأَنَا غُلَامٌ
فَدَاكَرْتُ لَهَا عَلِيًّا فَقَالَتْ: «مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْهُ، وَلَا امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ امْرَأَتِهِ»

۱۱۱۔ جمع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ ام المومنین سیدہ عائشہؓ کے پاس آیا میں اس وقت (چھوٹا) لڑکا تھا۔ میں نے ان سے سیدنا علیؑ کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی آدمی ان سے بڑھ کر رسول اللہؐ کو محبوب ہو اور کوئی عورت ان کی زوجہ محترمہ (سیدہ فاطمہؓ) سے بڑھ کر رسول اللہؐ کو محبوب ہو۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف و منکر]

جمع بن عمیر جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تخریج:

سنن الترمذی: 3874 وقال: ”حسن غریب“، المستدرک للحاکم: 154/3 وقال: ”صحیح الاسناد“ حافظ ذہبی ان کا تعاقب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”جميع متهم ولم نقل عائشة هذا اصلاً.“

”جمع بن عمیر متہم بالکذب راوی ہے، سیدہ عائشہؓ سے ایسی کوئی بات کہنا ثابت نہیں۔“

112۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ ثِقَّةٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءَ الرَّبِيعِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَمِيعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي عَلَى عَائِشَةَ، فَسَمِعْتُهَا تَسْأَلُنَا مِنْ وِرَاءِ الْحِجَابِ عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَتْ: «تَسْأَلِينِي عَنْ رَجُلٍ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَلَا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ امْرَأَتِهِ»

۱۱۲۔ جمع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ ام المومنین سیدہ عائشہؓ کے پاس آیا میں نے اپنی والدہ کو پردے کے پیچھے سیدنا علیؑ کے بارے میں سیدہ عائشہؓ سے سوال کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے فرمایا: تم اس آدمی کے بارے میں سوال کر رہی ہو کہ میں نہیں جانتی کہ ان سے بڑھ

کوئی رسول اللہ ﷺ کو محبوب ہو اور کوئی عورت ان کی زوجہ محترمہ (سیدہ فاطمہؑ) سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کو محبوب ہو۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف و منکر]

جمع بن عمیر ”متهم بالکذب“ راوی ہے۔

113- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ، عَنْ جَعْفَرِ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي، فَسَأَلَهُ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النِّسَاءِ؟ فَقَالَ: «كَانَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ، وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ». قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ

۱۱۳- سیدنا عبد اللہ بن بریدہؑ سے روایت ہے کہ میرے باپ کے پاس ایک آدمی آیا۔ ان سے سوال کیا: عورتوں میں سے کون رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھی؟ انہوں نے کہا: عورتوں میں سب سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کو سیدہ فاطمہؑ اور محمدؐ کے محبوب تھیں اور مردوں میں سیدنا علیؑ۔ امام نسائیؒ فرماتے ہیں: اس حدیث میں ایک راوی عبد اللہ بن عطاء حدیث میں قوی نہیں ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

عبد اللہ بن عطاء طاہلی ”مدلس“ راوی ہے، سماع کی تصریح میں نہیں مل سکی۔

تخریج:

سنن الترمذی: 3868، قال: ”حسن غریب“؛ المستدرک للحاکم: 155/3، قال: ”صحیح

ذِكْرُ مَنْزِلَةِ عَلِيٍّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عِنْدَ دُخُولِهِ وَمَسْأَلَتِهِ وَسُكُوتِهِ

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری، مسائل پوچھنے اور

آپ ﷺ کے پاس ٹھہرنے کے اوقات میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا مقام

114 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيٍّ، سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: «كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ كَانَ يُصَلِّي سَبَّحَ، فَدَخَلْتُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي أَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ»

114 - عبد اللہ بن نجی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتا۔ اگر آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو ”سبحان اللہ“ کہہ دیتے، میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا، چنانچہ جب آپ ﷺ نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت دے دیتے۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ حسن]

115- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «كَانَتْ لِي سَاعَةٌ مِنَ السَّحْرِ أَذْخُلُ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ كَانَ فِي صَلَاتِهِ سَبَّحَ، فَكَانَ ذَلِكَ إِذْنَهُ لِي، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي صَلَاتِهِ أَذِنَ لِي»

۱۱۵۔ عبد اللہ بن نجی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے کے لیے سحری کے وقت ایک ساعت مقرر تھی۔ جس میں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا کرتا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تو ”سبحان اللہ“ کہہ دیتے، یہ الفاظ میرے لئے اجازت ہوا کرتے تھے، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت دے دیتے۔ [میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتا]

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد: 77/1: صحیح ابن خزیمہ [904]

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْمُغْيِرَةِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس روایت کو بیان کرنے میں مغیرہ کا (لفظی) اختلاف

116- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُغْيِرَةِ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَجِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: «كَانَتْ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةٌ مِنَ السَّحَرِ آتِيهِ فِيهَا، إِذَا أَتَيْتُهُ اسْتَأْذَنْتُ، فَإِنْ وَجَدْتُهُ يُصَلِّي سَبَّحَ، فَدَخَلْتُ، وَإِنْ وَجَدْتُهُ فَارِعًا أَدْنَى لِي»

۱۱۶۔ سیدنا علیؑ سے روایت ہے کہ میرے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے کے لیے سحری کے وقت ایک ساعت مقرر تھی۔ اس گھڑی میں میں نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا کرتا، جب آ کر اجازت طلب کرتا۔ اگر آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو ”سبحان اللہ“ کہہ دیتے، میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا اگر آپ ﷺ فارغ ہوتے تو مجھے اجازت دے دیتے، [تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا۔]

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ حسن]

117- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ الْمُغْيِرَةِ،

عَنِ الْخَارِثِ الْعُكْلِيِّ، عَنِ ابْنِ نَجِيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «كَانَ لِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَذْخَلَانِ مَذْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَذْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحَّنَجَ لِي» .
خَالَفَهُ شُرَحْبِيلُ بْنُ مُذْرِكٍ فِي إِسْنَادِهِ وَوَافَقَهُ عَلَى قَوْلِهِ «تَنَحَّنَجَ» .

۱۱۷۔ سیدنا علیؑ سے روایت ہے کہ میرے لئے نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے کے لیے دو وقت مقرر تھے۔ ایک رات کا دوسرا دن کا۔ جب میں رات کو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ ﷺ میرے لیے کھکارتے۔

امام نسائیؒ فرماتے ہیں: شرحبیل بن مدرک نے اس سند میں مخالفت کی ہے، البتہ اس نے لفظ ”تنحج“ (کھکارنا) میں موافقت کی ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسناد حسن]

118۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ يَعْنِي ابْنَ مُذْرِكِ الْجُعْفِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَجِيٍّ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ صَاحِبَ مَطَهْرَةَ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، فَكُنْتُ أَتِيهِ كُلَّ سَحَرٍ فَأَقُولُ لَهُ: «السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَإِنْ تَنَحَّنَجَ انصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي، وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ»

۱۱۸۔ عبداللہ بن نجی حضرمیؒ اپنے باپ سے روایت نقل کرتے ہیں جو سیدنا علی المرتضیٰؑ کو طہارت (وضو وغیرہ) کروانے والے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علیؑ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے نزدیک میرا ایک ایسا مقام تھا جو مخلوقِ خدا میں کسی کو حاصل نہ تھا۔ میں روزانہ سحری کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور عرض کرتا: السلام علیک یا نبی اللہ (اے اللہ کے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو) اگر آپ ﷺ کھکارتے تو میں واپس گھر لوٹ جاتا اگر ایسا نہ کرتے تو میں اندر چلا جاتا۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد: 85/1؛ وصحیح ابن خزیمہ [902]

119- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمَسَاوِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي، وَإِذَا سَكَتَ ابْتَدَأَنِي»

۱۱۹- سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کرتا، تو آپ ﷺ عطا فرماتے، جب میں خاموش ہوتا تو آپ ﷺ خود ہی (عطا فرمانے کے لیے) ابتدا فرماتے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف والحدیث صحیح]

عبداللہ بن عمرو بن ہند کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبہ: 59/12؛ سنن الترمذی: 3722 وقال حسن غریب؛ المستدرک للحاکم: 125/3؛ وصحیح علی شرط الشیخین وأقره الذہبی

120- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: «كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ أُعْطِيتُ، وَإِذَا سَكَتَ ابْتَدَأْتُ»

۱۲۰- سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کرتا، تو آپ ﷺ عطا فرماتے اور جب میں خاموش ہوتا تو مجھے (بغیر سوال کیے) عطا کیا جاتا۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

یہ روایت بھی انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ ابوہنترى کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے اور اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح ثابت نہیں۔

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبہ: 58/12؛ کتاب المعرفة والتاریخ للفسوی: 540/2؛ حلیۃ الاولیاء

لابی نعیم الاصبہانی: 68/1

121- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَزَبٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، وَرَجُلٍ آخَرَ، عَنْ زَادَانَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «كُنْتُ وَاللَّهِ إِذَا سَأَلْتُ أُعْطِيتُ، وَإِذَا سَكْتُ ابْتَدِيتُ»

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: ابْنُ جُرَيْجٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ابْنِ حَزَبٍ

۱۲۱۔ زاذان سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: [میں تحدیثِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اللہ کا مجھ پر یہ احسان ہے] کہ جب بھی میں آپ رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کا سوال کرتا، وہ مجھے مل جاتا ہے اور جب میں خاموش ہوتا، تو آپ رضی اللہ عنہم خود ہی [بغیر سوال کیے] مجھے عطا فرمادیتے۔
امام نسائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابن جریر کا ابو حرب سے سماع نہیں ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

زوائد فضائل الصحابة للاحمد للقطعي: 1099

ذَكَرُ مَا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ مِنْ صُعودِهِ عَلَيَّ مَنْكِبِي النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس خاص فضیلت کا بیان:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے کندھوں پر سوار کیا“

122 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أُسْبَاطُ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمِ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَمٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «انْطَلَقْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْنَا الْكَعْبَةَ، فَصَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ مَنْكِبِي، فَتَبَّضَ بِهِ عَلِيٌّ» فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْفَهُ قَالَ لَهُ: «اجْلِسْ. فَجَلَسَ، فَتَزَلَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَقَالَ: «اصْعَدْ عَلَيَّ مَنْكِبِي» فَتَبَّضَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيٌّ: «إِنَّهُ لِيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنِّي لَوْ شِئْتُ لَنِلْتُ أَفْقَ السَّمَاءِ، فَصَعِدَ عَلِيٌّ الْكَعْبَةَ وَعَلَمَهَا تِمْنَالٌ مِنْ صُفْرِ أَوْ نُحَاسٍ، فَجَعَلْتُ أَعَالِجُهُ لِأُرِيْلَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا، وَقَدَّامًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ، حَتَّى إِذَا اسْتَمْتَكَنْتُ مِنْهُ» قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْدِفْهُ» فَقَدَفْتُ بِهِ، فَكَسَرْتُهُ كَمَا تُكْسَرُ الْقَوَارِيرُ، ثُمَّ نَزَلْتُ، فَاَنْطَلَقْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَبِقُ حَتَّى تَوَارَيْنَا بِالْبُيُوتِ خَشِيَةَ أَنْ يَلْقَانَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ

۱۲۲۔ سیدنا علی المرتضیٰؑ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلا یہاں تک کہ ہم خانہ کعبہ پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ میرے کندھوں پر سوار ہوئے، میں نے کھڑا ہونا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے کمزور پایا پھر فرمایا: بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا، نبی کریم ﷺ (میرے کندھوں سے) نیچے اتر آئے تو فرمایا: میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ پس رسول اللہ ﷺ نے کھڑا ہونا چاہا تو سیدنا علیؑ کہتے ہیں: مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ میں چاہوں تو آسمان کے کناروں تک پہنچ جاؤں گا۔ پس میں خانہ کعبہ پر چڑھا، اس میں بیتل اور تانے کی مورتیاں تھیں۔ میں ان کو اکھاڑنے لگا تا کہ ان کو دائیں بائیں، آمنے سامنے اور پیچھے سے ہٹا دوں۔ جب میں ان کے اکھاڑنے میں کامیاب ہو گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہیں پھینک دو، میں نے ان کو پھینک دیا تو وہ اس طرح ٹوٹ گئے جس طرح شیشہ ٹوٹتا ہے پھر میں اتر آیا اور وہاں سے میں اور رسول اللہ ﷺ جلدی جلدی چلے یہاں تک کہ ہم اپنے گھروں کو واپس پلٹ آئے، اس خدشہ کے پیش نظر کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی آدمی سے ہماری ملاقات ہو جائے۔

تحقیق و تخریج:

[اسناد حسن]

مسند الامام احمد: 84/1؛ زوائد مسند الامام احمد: 151/1؛ تہذیب الآثار للطبری؛ ص: 237؛

مسند علی۔ المستدرک للحاکم: 2/367.262، وقال صحیح الاسناد۔

ذَكَرُ مَا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ دُونَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مِنْ
فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِضْعَةَ
مِنْهُ، وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تمام اولین و آخرین میں اس خاص فضیلت کا بیان:
”ان کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتخاب ہوا
جو کہ سیدہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام جنتی خواتین کی سردار ہیں“

123- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْقَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ
بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَظَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهَا صَغِيرَةٌ» فَحَظَبَ عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ
۱۲۳- سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیدہ
فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام لے کر گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ابھی چھوٹی ہے۔ ان کے بعد سیدنا
علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا تو ان سے نکاح کر دیا۔

تحقیق:

[اسناد صحیح]

تخریج:

سنن النسائی: 3221؛ زوائد فضائل الصحابة للقطعی: 1051؛ المستدرک للحاکم: 167/2؛
صحیح علی شرط الشیخین ووافقه الذہبی وصحیح ابن حبان [6948]

124- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: «كُنْتُ فِي زَفَافِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ الْبَابَ، فَفَتَحَتْ لَهُ أُمُّ أَيْمَنَ الْبَابَ» فَقَالَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ «اذْءِ لِي أُخِي». قَالَتْ: هُوَ أُخُوكِ وَتُنَكِّحُهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، يَا أُمَّ أَيْمَنَ، وَسَمِعَنَ النِّسَاءَ صَوْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَنَحَّيْنَ» قَالَتْ: «وَاخْتَبَأْتُ أَنَا فِي نَاحِيَةٍ» قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ، فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَضَحَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: «ادْعُوا لِي فَاطِمَةَ» فَجَاءَتْ خَرِقَةً مِنَ الْحَيَاءِ فَقَالَ لَهَا: «قَدْ يَغْنِي أَنْكَحْتُكَ أَحَبَّ أَهْلِ بَيْتِي إِلَيَّ، وَدَعَا لَهَا، وَنَضَحَ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى سَوَادًا» فَقَالَ: «مَنْ هَذَا؟» قُلْتُ: أَسْمَاءُ قَالَ: ابْنَتُهُ عُمَيْسٍ " قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «كُنْتُ فِي زَفَافِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُكْرِمِينَهُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ قَالَتْ: «فَدَعَا لِي». خَالَفَهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، فَرَوَاهُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۱۲۴۔ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زفاف والی رات ان کے ہاں تھیں، جب صبح ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دروازے پر دستک دی۔ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دروازہ کھولا تو فرمایا: اے ام ایمن میرے بھائی کو میرے پاس بلاؤ انہوں نے

عرض کیا: کیا وہ آپ کے بھائی ہیں، حالانکہ آپ ﷺ نے ان کو [بیٹی کا] رشتہ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں اے ام ایمن۔ وہاں موجود دوسری عورتوں نے جب نبی کریم ﷺ کی آواز سنی تو وہ چھپ گئیں۔ سیدہ اسماء بنت عمیسؓ بیان کرتی ہیں کہ میں بھی ایک کونے میں چھپ گئی، اتنے میں سیدنا علیؑ آئے، نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی اور پانی منگوا کر اسے سیدنا علیؑ پر چھڑکا۔ پھر فرمایا: فاطمہ کو میرے پاس بلاؤ وہ بڑی ہی شرم سے آئیں اور فرمایا: اے فاطمہ میں نے تمہارا نکاح اپنے خاندان کے اس شخص سے کیا ہے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، پھر ان کے لئے دعا فرمائی، ان پر بھی پانی چھڑکا، پھر رسول اللہ ﷺ واپس پلٹنے لگے تو اپنے سامنے کچھ سیاہی سی دیکھی [کیونکہ نماز فجر سے پہلے اندھیرے کا وقت تھا]، فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں، فرمایا: کیا اسماء ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: کیا اسماء بنت عمیس؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم رسول اللہ کی بیٹی کے زفاف کے احترام کیلئے آئی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ پھر آپ ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی۔

امام نسائیؒ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند کو بیان کرنے میں سعید بن ابی عروبہ نے اختلاف کیا ہے، وہ یوں بیان کرتے ہیں: عن ایوب، عن عکرمہ، عن ابن عباس۔

تحقیق:

[شاہ]

اس روایت کی سند کے راوی تو ثقہ ہیں لیکن سیدہ اسماء بنت عمیسؓ کا سیدہ فاطمہؓ کے نکاح کے وقت مدینہ منورہ میں ہونا ثابت نہیں ہے کیونکہ وہ اس وقت سیدنا جعفرؓ کے ساتھ ہجرت کی غرض سے حبشہ گئی ہوئی تھیں، ہجرت کے ساتویں سال مدینہ منورہ تشریف لائیں، جیسا حافظ ذہبیؒ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

ولكن الحديث غلط لان اسماء كانت ليلة زفاف فاطمة

بالحبشة

”مگر اس روایت میں غلطی ہے کیونکہ سیدہ فاطمہؑ کی شب زفاف سیدہ اسماء بنت عمیسؑ نے تو حبشہ میں تھیں۔“

(تلخیص المستدرک: 159/3)

تخریج:

المعجم الکبیر للطبرانی: 137/24؛ زوائد فضائل الصحابة للقطعی: 1342؛ المستدرک

للحاکم: 159/3

125- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ خَلَادٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «لَمَّا زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي تَالِطَةَ كَانَ فِيهَا أَهْدَى مَعَهَا سَرِيرًا مَشْرُوطًا، وَوَسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشُومًا لَيْفًا، وَقِرْنَةٌ» قَالَ: وَجَاءُوا بِبَطْحَاءِ الرَّمْلِ فَبَسَطُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ وَقَالَ لِعَلِيِّ: «إِذَا أَتَيْتَ بِهَا فَلَا تَقْرُبْهَا حَتَّى آتِيكَ» فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَقَّ الْبَابَ، فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَ لَهَا: «نَمَّ أَحْيَى؟» فَقَالَتْ: وَكَيْفَ يَكُونُ أَحَاكَ وَقَدْ زَوَّجْتَهُ ابْنَتَكَ؟ قَالَ: «فَإِنَّهُ أَحْيَى» قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا: «جِئْتِ تُكْرِمِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» فَدَعَا لَهَا، وَقَالَ لَهَا: «خَيْرًا» قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَكَانَ الْيَهُودُ يُؤْخِذُونَ الرَّجُلَ عَنِ امْرَأَتِهِ إِذَا دَخَلَ بِهَا» قَالَ: " فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَتَقَلَّ فِيهِ، وَعَوَّذَ فِيهِ، ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَرَشَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ عَلَى وَجْهِهِ وَصَدْرِهِ، وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ، فَأَقْبَلَتْ تَعْتُرُفِي ثَوْبَهَا حَيَاءً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَعَلَ بِهَا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لَهَا: «إِنِّي وَاللَّهِ، مَا آلَوْتُ أَنْ أَرْوِجَكَ خَيْرَ أَهْلِي. ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ»

۱۲۵۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہؑ کو سیدنا علیؑ کے ساتھ رخصت کیا تو اس وقت ان کے پاس ایک بٹی ہوئی چارپائی، ایک تکیہ جو کہ کھجور کی کھال سے بھرا ہوا تھا اور ایک مشکیزہ عطا فرمایا تھا۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ بطحاء نامی جگہ سے ریت لا کر سیدنا علیؑ کے گھر میں بچھائی گئی تو آپ ﷺ نے سیدنا علیؑ کو فرمایا: اس وقت تک اپنی زوجہ محترمہ کے پاس نہ جانا جب تک میں نہیں آجاتا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور دروازے پر دستک دی۔ سیدہ ام ایمنؓ نے آپ کے لئے دروازہ کھولا تو فرمایا: اے ام ایمن میرے بھائی کو میرے پاس بلاؤ انہوں نے عرض کیا: کیا وہ آپ کے بھائی ہیں، حالانکہ آپ ﷺ نے ان کو بیٹی کا رشتہ دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ میرا بھائی ہے۔ پھر ام ایمن کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کی تکریم کے لئے آئی ہو [انہوں نے عرض کیا: جی ہاں] رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی پھر نبی کریم ﷺ گھر تشریف لائے، حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ اہل یہود آدمی کو [اپنی کسی رسم کے طور پر] عورتوں کے پاس آنے سے روکتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے پانی کا ایک چھوٹا ”کنورا“ منگوا یا پھر اس میں کچھ پڑھ کر سیدنا علیؑ کے چہرے، سینے اور بازوؤں پر چھڑکا۔ پھر سیدہ فاطمہؑ کو بلا یا وہ بڑی شرم کے باعث اپنے ہی کپڑوں میں لڑکھڑاہی تھیں تو ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا [یعنی جو سیدنا علیؑ کے ساتھ کیا تھا] پھر ان کو فرمایا: اللہ کی قسم اے فاطمہ میں نے تمہارا نکاح اپنے خاندان میں سب سے بہتر شخص سے کیا ہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور تشریف لے گئے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

سعید بن ابی عروبہ راوی ”مدلس“ اور ”مختلط“ ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔ محمد بن سواء ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے ان سے اختلاط کے بعد سماع کیا ہے۔

(الکواکب البیرات، ص: 111، 112)

سہیل بن خلاد عبدی راوی ”مجبول“ ہے۔

126- أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، ذَكَرَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: «وَاللَّهِ لَأَنْ تَكُونَ لِي إِحْدَى خِلَالِهِ الثَّلَاثِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ لَأَنْ يَكُونَ» قَالَ لِي مَا قَالَ لَهُ حِينَ رَدَّهُ مِنْ تَبُوكَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَازُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟» أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، وَلَأَنْ يَكُونَ قَالَ لِي مَا قَالَ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ. لَيْسَ بِفَرَّارٍ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، وَلَأَنْ أَكُونَ كُنْتُ صَهْرُهُ عَلَى ابْنَتِهِ لِي مِنْهَا مِنَ الْوَالِدِ مَا لَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ»

۱۲۶- ابونجیح سے روایت ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے ان تین فضیلتوں میں سے ایک کا بھی مل جانا ان تمام چیزوں سے محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (جو فضیلتیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں)۔

۱- اگر یہ فضیلت میرے لیے ہوتی جو کہ آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک کے موقع پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑتے وقت فرمایا تھا: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے یہ فضیلت مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

۲- اسی طرح کاش آپ رضی اللہ عنہ نے میرے لیے فرمایا ہوتا جو آپ رضی اللہ عنہ نے خیبر کے دن (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے) فرمایا تھا: کل میں اس شخص کو جہنم اداوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر فتح دے گا اور وہ بھاگنے والے نہیں ہے۔ یہ فضیلت مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

۳۔ اگر میرے لیے یہ ہوتا کہ میں نبی کریم ﷺ کا داماد ہوتا، آپ ﷺ کی نختِ جگر میرے نکاح میں آتیں اور ان سے میری اولاد ہوتی یہ میرے لیے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

محمد بن اسحاق اور عبد اللہ بن ابی نوح دونوں مدلس ہیں، اسی طرح یہ روایت منقطع بھی ہے، امام ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ابونوح کی سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہوتی ہے۔“

[الجرح والتحدیل: 306/9]

تخریج:

أخرج ابوزرعة الدمشقي كفاي البداية والنهاية لابن كثير: 341/7

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ الْمَأْثُورَةِ بِأَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ

ان احادیث کا بیان کہ (جن میں مذکور ہے) رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سیدہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہیں

127- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَأَكْبَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ أَكْبَتْ عَلَيْهِ، فَسَارَهَا، فَضَجَّكَتْ، فَلَمَّا تُوِّفِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: «لَمَّا أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ ذَلِكَ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ، فَأَخْبَرَنِي أَبِي أَسْرَعُ أَهْلِ بَيْتِي بِهِ لُحُوقًا، وَأَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَضَجَّكَتْ»

۱۲۷- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف

لائیں۔ نبی کریم ﷺ پر آ کر جھک گئیں، آپ ﷺ نے ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو وہ رو پڑیں۔ پھر آپ ﷺ پر جھک گئیں، آپ ﷺ نے ان سے کوئی سرگوشی فرمائی تو وہ مسکرا پڑیں جب نبی کریم ﷺ دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے، میں نے اس کے متعلق ان سے سوال کیا۔ انہوں نے کہا: جب میں (پہلی مرتبہ) آپ ﷺ پر جھکی، آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ میں اس بیماری میں دنیائے فانی سے رخصت ہو جاؤں گا، تو میں رو پڑی پھر جب میں (دوسری مرتبہ) جھکی، آپ ﷺ نے مجھے بتایا: میرے اہل بیت میں سے تم جلدی مجھ سے ملاقات کر لو گی اور یہ کہ میں (سیدہ فاطمہؑ) مریم بنت عمران کے علاوہ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہوں۔ میں نے اپنے سر کو اٹھایا تو مسکرا پڑی۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبہ: 126/12؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 419/22

128- أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ بِشْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «دَعَا فَاطِمَةَ، فَنَاجَاهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ» قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: «فَلَمَّا تُوِّفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُمَا عَنْ بُكَائِهِمَا، وَضَحِكِهِمَا» فَقَالَتْ: «أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ مَرْتَمِ بِنْتِ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ»

۱۲۸۔ سیدہ ام سلمہؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہؑ کو بلایا، ان سے کوئی سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں پھر ان سے کوئی بات کی تو وہ مسکرا پڑیں، سیدہ ام سلمہؑ فرماتی ہیں: جب نبی

کریم ﷺ دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے تو میں نے ان سے رونے اور مسکرانے کے بارے میں سوال کیا: انہوں نے کہا: جب (پہلی مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ وہ جہان فانی سے رخصت ہو جائیں گے [تو میں رو پڑی] پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا: بلاشبہ میں مریم بنت عمران کے علاوہ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہوں تو میں مسکرا پڑی۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

سنن الترمذی: 3873 وقال "حسن غریب"؛ الطبقات لابن سعد: 248/8

129- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ. عَنْ يَزِيدَ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَقَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ مَرْثَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ»

۱۲۹- سیدنا ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور مریم بنت عمران کے علاوہ فاطمہ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

یزید بن ابی زیاد کو فی راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 80,64/3؛ سنن الترمذی: 3768 وقال "حسن صحیح"

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ الْمَأْثُورَةِ بِأَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

ان احادیث کا بیان کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں

130- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ وَأَسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: أَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا يَوْمًا صَدَرَ النَّهَارِ، فَلَمَّا كَانَ الْعِشِيُّ
قَالَ لَهُ قَائِلُنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شَقَّ عَلَيْنَا، لَمْ نَرَكَ الْيَوْمَ قَالَ: «إِنَّ مَلَكًا مِنَ
السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ رَأَيْتِي، فَاسْتَأْذَنَ اللَّهُ فِي زِيَارَتِي، فَأَخْبَرَنِي أَوْ بَشَّرَنِي أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَتِي
سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي، وَأَنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ»

۱۳۰- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن بوقت صبح ہمارے پاس تشریف لانے میں
رسول اللہ ﷺ نے دیر کی جب شام کا وقت ہوا تو ہم میں سے ایک کہنے والے نے عرض کیا: یا رسول
اللہ ﷺ! بلاشبہ ہم پر (آپ ﷺ کا دیر سے تشریف لانا) بہت گراں گزرا ہے، آج ہم آپ ﷺ
کی زیارت نہیں کر سکے، آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ آسمان سے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی

تھی، اس نے اللہ سے میری زیارت کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ اس نے مجھے بتایا اور بشارت دی ہے کہ میری صاحبزادی فاطمہ اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین تمام جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو جعفر محمد بن مروان ذہلی راوی ”مجهول الحال“ ہے، سوائے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (الثقات: 373/5) کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔ حافظ ذہبی اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

”لا یکاند یعرف“

”یہ مجهول راوی ہے۔“

(میزان الاعتدال: 33/4؛ ت: 8157)

المعجم الکبیر للطبرانی (26/3) میں اس کی متابعت حبیب بن ابی ثابت نے کر رکھی ہے یہ سند سخت ترین ”ضعیف“ ہے۔ اس میں سیف بن محمد ابن اخت ثوری راوی ”کذاب“ ہے۔

تخریج:

التاریخ الکبیر للبخاری: 232/1؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 26/2، 403/22

فائدہ:

سیدنا حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

”بلاشبہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔“

(مسند الامام احمد: 391/5، سنن الترمذی: 3781، وقال ”حسن غریب“، وصحح ابن حبان: 6960)

131- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ مَسْرُوقٍ، عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ: «أَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ كَأَنَّ مِشِيئَهَا مِشِيئَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَقَالَ: «مَزْحَبًا بِابْنَتِي، ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسْرَأَ إِلَيْهَا حَدِيثًا، فَبَكَتُ» فَقُلْتُ لَهَا: «اسْتَخَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ وَتَبَكُّيْنِ؟، ثُمَّ إِنَّهُ أَسْرَأَ إِلَيْهَا حَدِيثًا، فَضَحِكْتَ» فَقُلْتُ لَهَا: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ: فَقَالَتْ: «مَا كُنْتُ لِأُفْشِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا» فَقَالَتْ: إِنَّهُ أَسْرَأَ إِلَيَّ فَقَالَ: «إِنَّ جَبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِاللُّزَّانِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارِضُنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاقِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجْلِي، وَإِنَّكَ أَوْلُ أَهْلِ بَيْتِي لِحَاقًا بِي، وَنَعَمَ السَّلْفُ أَنَا لِكَ» قَالَتْ: فَبَكَتُ لِدَلِكِ. ثُمَّ قَالَ: «أَمَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ؟» قَالَتْ: «فَضَحِكْتُ»

۱۳۱- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں۔ ان کا چلنا رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی خوش آمدید اور اپنے دائیں یا بائیں طرف بٹھایا، پھر ان سے کچھ راز کی بات کہی تو وہ رونے لگیں، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمہیں ہمارے درمیان راز کی بات کرنے کے لئے منتخب کیا ہے اور تم رورہی ہو؟ پھر دوسری بات کہی تو وہ خوش ہوئیں، بعد میں میں نے پوچھا: آج کی طرح میں نے خوشی کو تم کے قریب نہیں دیکھا، میں نے ان سے [اس بات کے متعلق] پوچھا، جو نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمائی تھی، تو وہ کہنے لگیں: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کی بات ظاہر نہیں کر سکتی، جب رسول اللہ ﷺ جہان فانی سے رخصت ہو گئے، میں نے دوبارہ پوچھا تو بتانے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا: میں جبرائیل کو ہر سال ایک دفعہ قرآن سنانا تھا مگر اس سال دو مرتبہ سنایا ہے، یوں لگتا ہے کہ میرا مقررہ وقت آ گیا ہے، بلاشبہ تم میرے اہل بیت میں سب سے پہلے مجھ سے ملاقات کرو گی، میں تیرے لئے تیرا بہترین سلف ہوں، میں رو پڑی، پھر مجھ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم اس امت کی تمام عورتوں یا تمام مومنہ عورتوں سے بہتر ہو تو میں ہنس پڑی۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

صحیح مسلم: 2450

132- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ قَالَتْ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا مَا نُغَادِرُ مِنَّا وَاحِدَةً، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي، وَلَا وَاللَّهِ إِنْ تُحِطُّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَتْ إِلَيْهِ فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي، فَأَقْعِدْهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ يَسَارِهِ، ثُمَّ سَارَهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ بَكَاءً شَدِيدًا، ثُمَّ سَارَهَا بِشَيْءٍ فَضَجَّكَتْ» فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا: «حَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ بَيْنِنَا بِالسَّرَارِ، وَأَنْتِ تَبْكِينَ» أَخْبَرَنِي مَا قَالَ لِي؟ قَالَتْ: «مَا كُنْتُ لِأَفْشِي عَنِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ، فَلَمَّا تُوَفِّيَ» قُلْتُ لَهَا: «أَسْأَلُكَ بِأَلَدِي لِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ مَا أَلَدِي سَارَكَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» قَالَتْ: «أَمَّا الْآنَ، فَنَعَمْ، سَارَنِي أَمَّا مَرَّتُهُ الْأُولَى» فَقَالَ: «إِنَّ جَبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارِضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ افْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي» ثُمَّ قَالَ: يَا فَاطِمَةُ «أَمَّا تَرْضَيْنَ أَنْكِ سَيِّدَةٌ هَذِهِ الْأُمَّةِ، أَوْ سَيِّدَةٌ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ؟» فَضَجَّكَتْ

۱۳۲- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہم سب [ازواج مطہرات] موجود تھیں، ہم میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ بچی [یعنی سب حاضر ہو گئیں] تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدل چلتی ہوئی آئیں۔ اللہ کی قسم ان کا چلنا رسول اللہ ﷺ کے چلنے سے جدا نہیں تھا، [یعنی مشابہت رکھتا تھا] یہاں تک کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے

میری بیٹی خوش آمدید اور اپنے دائیں یا بائیں طرف بٹھایا، پھر ان سے کچھ سرگوشی کی تو وہ بڑی شدت سے رونے لگیں پھر دوسری کسی بات کی سرگوشی کی تو وہ خوش ہوئیں، جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمہیں ہمارے درمیان راز کی بات کرنے کے لئے منتخب کیا ہے اور تم رورہی ہو؟ مجھے بتاؤ، رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کیا فرمایا تھا؟، کہنے لگیں: میں یہ راز کی بات ظاہر نہیں کر سکتی، جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے تو میں نے ان سے دوبارہ پوچھا: میں اس حق کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتی ہوں، جو میرا آپ پر ہے، رسول اللہ ﷺ نے آپ کے ساتھ کیا سرگوشی فرمائی تھی؟ تب وہ کہنے لگیں: ہاں اب میں بتلاتی ہوں، پہلی مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا تھا: میں ہر سال جبرائیل کے ساتھ ایک دفعہ قرآن کا دَور کرتا ہوں، مگر اس سال دو مرتبہ دَور کیا ہے، یوں لگتا ہے کہ میرا مقررہ وقت قریب آ پہنچا ہے، پس تم تقویٰ پر قائم رہنا اور صبر کرنا، مزید فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے، کہ تم اس امت کی عورتوں کی سردار ہو یا فرمایا: تم تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو تو میں ہنس پڑی۔

تحقیق و تخریج:

صحیح البخاری: 6285؛ صحیح مسلم: 2450

ذَكَرُ الْأَخْبَارِ الْمَأْتُورَةِ بِأَنَّ فَاطِمَةَ بِضْعَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان احادیث کا بیان:

”سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ اقدس کا ٹکڑا ہیں“

133- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يُنْكَحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيًّا بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَلَا أَدْنُ ثُمَّ لَا أَدْنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكَحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّمَا هِيَ بِضْعَةٌ مِنِّي يُرِيدُونِي مَا أَرَاهَا وَيُوْذِيَنِي مَا آذَاهَا»

۱۳۳- سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم برسر منبر فرما رہے تھے: بنو ہشام نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی سے کرائیں مگر میں کبھی بھی اجازت نہیں دیتا، پھر فرمایا: میں کبھی بھی اجازت نہیں دیتا۔ سوائے اس کے کہ میری لخت جگر کو علی طلاق دینا چاہتے ہیں اور اس کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، مجھے وہ چیز بے چین کرتی ہے، جو اسے بے چین کرتی ہے۔ مجھے وہ چیز تکلیف دیتی ہے جو اس کو تکلیف دیتی ہے۔

تحقیق و تخریج:

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِهَذَا الْخَبَرِ

اس روایت کو بیان کرنے میں راویوں کا (لفظی) اختلاف

134- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ يَخْطُبُ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ بَنِي هِشَامٍ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يَنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيًّا، وَإِنِّي لَا أَدْنُ، ثُمَّ لَا أَدْنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُفَارِقَ ابْنَتِي، وَأَنْ يَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ فَاطِمَةَ مُضَعَّةٌ أَوْ بَضْعَةٌ مِثِّي يُؤْذِبُنِي مَا آذَاهَا وَيُرِينُنِي مَا أُرَاهَا، وَمَا كَانَ لَهُ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ بِنْتِ عَدُوِّ اللَّهِ، وَبَيْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

۱۳۴- سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سار رسول اللہ ﷺ مکہ المکرمہ کے منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ بنو ہشام نے مجھ سے اجازت طلب کی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی سے کر دیں، بلاشبہ میں اجازت نہیں دیتا، میں قطعاً اجازت نہیں دیتا مگر ایسی صورت میں کہ ابن ابی طالب میری بیٹی سے علیحدگی اختیار کرے اور ان کی بیٹی سے نکاح کرے پھر فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے وہ مجھے تکلیف پہنچائے گا جو اسے تکلیف پہنچائے گا اور وہ مجھے بے قرار کرے گا جو اسے بے قرار کرے گا۔ ابن ابی طالب کے لیے یہ (جائز) نہیں کہ وہ عدو اللہ (اللہ کے دشمن) کی بیٹی اور رسول اللہ کی بیٹی کو ایک ساتھ جمع کرے۔

تحقیق و تخریج

صحیح البخاری: 5230؛ صحیح مسلم: 2450

135- الْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ، قِرَاءَةٌ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ فَاطِمَةَ مُضَعَّةٌ مِثِّي، مَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي»

۱۳۵- سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، جس نے اسے غضب ناک کیا اس نے مجھے غضب ناک کیا۔

تحقیق و تخریج:

صحیح البخاری: 3767؛ صحیح مسلم: 2449

136- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ حَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ فَاطِمَةَ مُضَعَّةٌ مِثِّي»

۱۳۶- سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے۔

تحقیق و تخریج:

صحیح البخاری: 3729؛ صحیح مسلم: 2449

137- أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَيْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى مَنبَرِهِ هَذَا، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُخْتَلِمٌ فَقَالَ: «إِنَّ فَاطِمَةَ مِثِّي»

۱۳۷- سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، میں اس وقت سمجھ بوجھ رکھنے والا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ فاطمہ مجھ سے ہے۔

تحقیق و تخریج:

صحیح البخاری: 3110؛ صحیح مسلم: 2449

ذِكْرُ مَا خُصَّ بِهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
 ابْنَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِيحَانَتَيْهِ مِنَ
 الدُّنْيَا، وَأَتَمَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا عَيْسَى ابْنَ
 مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اس خاص فضیلت کا بیان:
 ”سیدنا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے، دنیا میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھول اور عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہم السلام
 کے علاوہ تمام جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں“

138- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ
 إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ
 أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتْنِي، وَأَبُو
 وَلَدِي، وَأَنْتَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْكَ»

۱۳۸- سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم میرے
 داماد ہو، اور میری اولاد کے باپ ہو۔ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

محمد بن اسحاق مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 204/5؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 123/1؛ تاریخ بغداد للخطیب: 62/9

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَايَ»

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان:

”حسن اور حسین میرے نواسے ہیں“

139- أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى وَهُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ الرَّمَعِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ النَّبَّالُ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُسْنُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: طَرَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً لِبَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ: «مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَ، فَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى وَرِكَيهِ» فَقَالَ: «هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي، اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَبِي أُحِبُّهُمَا، فَأُحِبُّهُمَا، اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَبِي أُحِبُّهُمَا فَأُحِبُّهُمَا»

۱۳۹- سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات کسی ضرورت کے تحت میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ کسی چیز کو چھپائے ہوئے تھے، میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی؟ جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا: آپ ﷺ نے یہ کیا چیز چھپا رکھی ہے؟ آپ ﷺ نے کپڑا ہنایا تو آپ ﷺ کے دونوں گولہوں پر سیدنا حسن اور

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں میرے نواسے ہیں اور میرے بیٹی کے صاحبزادے ہیں، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں انہیں محبوب رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں انہیں محبوب رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

سنن الترمذی: 3769 وقال ”حسن غریب“؛ صحیح ابن حبان: [6967] یوں سب راویوں کی ضمنی توثیق ہو جائے گی۔

ذَكَرُ الْأَثَارِ الْمَأْثُورَةِ بِأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

نبی کریم ﷺ کی ان احادیث کا بیان:

”سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما تمام جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں“

140- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْزَانِبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعَيْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ»

۱۴۰- سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد: 3/3؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 38/3

141- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ

سُفْيَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ»
 ۱۴۱۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

یزید بن ابی زیاد الکوفی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 80,64/3؛ سنن الترمذی: 3768 وقال "حسن صحیح"

142۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَزْبِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ» مَا اسْتُنِّيَ مِنْ ذَلِكَ
 ۱۴۲۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ مگر وہ جو اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں وہی علت ہے جو اوپر والی حدیث میں ہے۔

143۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلَّا ابْنِي
الْخَالَةِ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَخْيَى بْنَ زَكْرِيَّا»

۱۴۳۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوائے اپنے دو خالہ زاد
بھائیوں، عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا کے حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

مروان بن معاویہ فزاری مدلس ہیں، سماع کی تصریح ثابت نہیں۔ البتہ حکم بن عبدالرحمن بن ابی نعم
”حسن الحدیث“ راوی ہے۔

تخریج:

المعرفة والتاريخ للفسوی: 644/2؛ مشکل الآثار للطحاوی: 393/2؛ المعجم الكبير
للطبرانی: 27/2؛ المستدرک للحاکم: 166/3 وقال ”هَذَا حَدِيثٌ قَدْ صَحَّ مِنْ أَوْجُهٍ كَثِيرَةٍ“ حافظ
ذہبی رضی اللہ عنہ نے ان کا تعاقب کیا ہے۔ اسے امام ابن حبان (6959) نے بھی ”صحیح“ کہا ہے۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحَسَنُ
وَالْحُسَيْنُ رِيحَانَتِي مِنْ هَذِهِ الدُّنْيَا»

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان:

”حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) اس دنیا میں میرے دو پھول ہیں“

144- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أُمِّعْتُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلْنَا، وَرَبَّمَا قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَقَلَّبَانِ عَلَى بَطْنِهِ " قَالَ: وَيَقُولُ: «رِيحَانَتِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ»

۱۴۴- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے شکم اطہر پر کھیل رہے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: یہ اس امت میں میرے دو پھول ہیں۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

حسن بصری مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ سے سند بزار (1078) میں بسند حسن اس کا ایک شاہد بھی آتا ہے۔ یوں یہ روایت ”حسن“ ہو جاتی ہے۔ معجم کبیر طبرانی (185/4) والی روایت میں حسن بن عنبسہ راوی ضعیف ہے۔

145- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَسَأَلَهُ عَنِ دَمِ الْبَعُوضِ، يَكُونُ فِي ثَوْبِهِ أُيْصَلِّي بِهِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: «مِمَّنْ أَنْتَ؟» قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: «مَنْ يَغْدُرُنِي مِنْ هَذَا يَسْأَلُنِي عَنِ دَمِ الْبَعُوضِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «هُمَا رَنَحَانِي مِنَ الدُّنْيَا»

۱۳۵- ابن ابونعم سے روایت ہے کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کے پاس موجود تھا اتنے میں ایک آدمی نے آ کر ان سے مکھی کے خون کے بارے میں پوچھا کہ اگر وہ کپڑوں کو لگ جائے، کیا ان میں وہ نماز پڑھ لے؟ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: تو کہاں سے ہے؟ اس نے کہا: میں اہل عراق سے ہوں تو انہوں نے فرمایا: مجھے کون شخص معذور سمجھے گا؟ اگر میں اس کی طرف نہ دیکھوں یا اس کو جواب نہ دوں، اس شخص سے جو مجھ سے مکھی قتل ہو جانے کے بارے میں پوچھ رہا ہے، حالانکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو شہید کر ڈالا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

تحقیق و تخریج:

صحیح البخاری: 5994؛ حافظ ابونعیم اصہبانیؒ فرماتے ہیں:

صَحِيحٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَمَهْدِيٍّ

”یہ حدیث متفق علیہ ہے، شعبہ اور مہدی سے مروی ہے۔“

(حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء: 165/7)

ذَكَرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ: «أَنْتَ

أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْ فَاطِمَةَ وَفَاطِمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ»

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان:

”علی! تم فاطمہ سے میرے نزدیک زیادہ معزز ہو اور

فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے“

146- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ يَقُولُ: خَطَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ، فَزَوَّجَنِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ هِيَ؟ فَقَالَ: «هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ، وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا»

۱۴۶۔ ابن ابی نجیح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر پر فرما رہے تھے: جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا پیغام نکاح بھیجا تو آپ نے میری ان سے شادی کر دی پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے زیادہ محبت ہے یا فاطمہ سے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ سے زیادہ محبت ہے مگر تم میرے لئے اس سے زیادہ معزز

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابن ابی نجیح اور سفیان بن عیینہ دونوں مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ اس میں ایک ”رجل مبہم“ بھی موجود ہے۔

تخریج:

زوائد فضائل الصحابة للقطعي: 1076

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ: «مَا

سَأَلْتُ لِنَفْسِي شَيْئًا إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ لَكَ»

نبی کریم ﷺ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے یہ فرمان:

”جو میں نے اپنے لیے مانگا، وہی تیرے لیے بھی مانگا“

147- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ، وَأَنَا مُضْطَجِعٌ، فَاتَّكَأَ إِلَى جَنْبِي، ثُمَّ سَجَّانِي بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ قَدْ هُدَيْتُ قَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ يُصَلِّي، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَرَفَعَ الثُّوبَ عَنِّي وَقَالَ: «قُمْ يَا عَلِيُّ فَقَدْ بَرِئْتَ، فَقُمْتُ كَأَنَّمَا لَمْ أَشْتِكِ شَيْئًا قَبْلَ ذَلِكَ» فَقَالَ: «مَا سَأَلْتُ رَبِّي شَيْئًا فِي صَلَاتِي إِلَّا أَعْطَانِي، وَمَا سَأَلْتُ لِنَفْسِي شَيْئًا إِلَّا قَدْ سَأَلْتُ لَكَ» خَالَفَهُ جَعْفَرُ الْأَحْمَرُ فَقَالَ: عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

۱۴۷- سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار تھا، رسول اللہ ﷺ عیادت کے لیے میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت لیٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے میرے پہلو میں ٹیک لگائی، پھر اپنے کپڑے

سے مجھے ڈھانپ دیا پھر جب دیکھا کہ مجھے سکون ہو گیا ہے، نماز پڑھانے کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے، جب نماز پڑھا چکے پھر میرے پاس تشریف لائے، مجھ سے کپڑا اٹھا دیا اور فرمایا: اے علی اٹھ جاؤ اب تم (بیماری سے) آزاد ہو۔ میں اٹھا تو مجھے ایسے محسوس ہوا جیسا کہ پہلے مجھے بیماری تھی ہی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے نماز میں جس چیز کا بھی سوال کیا وہ مجھے عطا کی گئی تو جو میں نے اپنی ذات کے لیے مانگا ہے، تیرے لیے بھی اس چیز کا سوال کیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جعفر الاحمر نے اس روایت کی سند میں اختلاف کیا ہے اور کہا: اصل سند یوں ہے: عن یزید بن ابی زیاد، عن عبد اللہ بن الحارث عن علی۔۔۔۔۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

یزید بن ابی زیاد کو فی راوی جمہور محدثین کے نزدیک ”ضعیف“ اور ”سعی المحفظ“ ہے، سلیمان بن عبد اللہ بن حارث راوی ”مجهول الحال“ ہے۔ سوائے ابن حبان [الثقات: 383/6] کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

علی بن ثابت دھقان راوی ”حسن الحدیث اور صدوق“ ہے۔

تخریج:

تاریخ دمشق لابن عساکر: 311/42

148- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ الْأَخْمَرُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ قَالَ: وَجَعْتُ وَجَعًا فَاتَيْنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقَامَنِي فِي مَكَانِهِ، وَقَامَ يُصَلِّي، وَأَلْقَى عَلِيَّ طَرْفَ نَوْبِهِ، ثُمَّ قَالَ: «قُمْ يَا عَلِيُّ قَدْ بَرِنْتَ، لَا بَأْسَ عَلَيْكَ، وَمَا دَعَوْتُ لِنَفْسِي بِشَيْءٍ إِلَّا دَعَوْتُ لَكَ مِثْلَهُ، وَمَا دَعَوْتُ بِشَيْءٍ إِلَّا قَدِ اسْتَجِيبَ لِي» أَوْ قَالَ: "أَعْطَيْتُ إِلَّا أَنَّهُ قِيلَ لِي: لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ

۱۴۸۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں شدید بیمار تھا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی جگہ لٹا دیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ اپنی چادر مبارک کا ایک کنارہ مجھ پر ڈال دیا [جب واپس تشریف لائے] پھر فرمایا: اے علی! اٹھ جاؤ، اب تم بالکل ٹھیک ہو۔ میں نے (اپنے رب سے) جو اپنی ذات کے لئے مانگا ہے، تیرے لئے بھی اس کی مثل چیز کا سوال کیا ہے۔ میں نے اپنے رب سے جو بھی دعا مانگی وہ قبول ہوئی، یا فرمایا: (جو میں نے مانگا وہ) عطا کیا گیا مگر مجھے یہ کہا گیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

یزید بن ابی زیاد کو فی راوی جمہور محدثین کے نزدیک ”ضعیف“ اور ”سعی المحفظ“ ہے، یزید کی متابعت عمار بن ابی عمار نے کر رکھی ہے۔ [تاریخ دمشق لابن عساکر: 309/42] لیکن اس کی سند ضعیف ہے، یحییٰ بن زرعہ راوی کی توثیق نہیں مل سکی، یوں یہ متابعت چنداں مفید نہیں۔

تخریج:

السنۃ لابن ابی عاصم: 1313؛ المعجم الاوسط للطبرانی: 7917

ذِكْرُ مَا خَصَّ بِهِ عَلِيًّا مِنَ الدُّعَاءِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس خاص فضیلت کا بیان:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے لیے دعا کرنا“

149- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمٌ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ، فَمَنْ يُوَارِيهِ؟» قَالَ: «أَذْهَبَ فَوَارِ أَبَاكَ، وَلَا تُحَدِّثْ حَدَّثًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَفَعَلْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَسِلَ، فَأَعْتَسَلْتُ، وَدَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ مَا يَسْرُنِي مَا عَلَى الْأَرْضِ بِشَيْءٍ مِنْهُمْ»

۱۴۹- سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ کا گم گشتہ راہ چچا دم توڑ گیا ہے، اسے کون دفن کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اپنے باپ کو دفن کر کے آؤ اور (سنو) اس وقت تک کوئی بات نہ کرنا یہاں تک کہ واپس میرے پاس آ جاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غسل کرنے کا حکم دیا۔ پس میں نے غسل کیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے کئی ایک دعائیں فرمائیں وہ مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ اچھی لگنے والی ہیں۔

تحقیق:

[صحیح]

تخریج:

مسند الامام احمد: 131,97/1؛ سنن ابی داؤد: 3214؛ سنن النسائی: 2008، 190؛ صحیح ابن خزیمہ [کما فی الاصابہ لابن حجر: 114/7] و ابن الجارود [550] و أخرجه ابو داؤد الطیالسی (ص: 19، ج: 120) وسنده حسن متصل

150- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي فَضِيلُ أَبُو مُعَاذٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: "لَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: كَلِمَةٌ مَا أُحِبُّ أَنْ لِي بِهَا الدُّنْيَا

۱۵۰۔ سیدنا علیؑ سے روایت ہے کہ جب میں (اپنے والد کو دفن کر کے) واپس نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے میرے لیے ایک ایسی بات ارشاد فرمائی جو مجھے اس دنیا سے بڑھ کر زیادہ محبوب ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ حسن]

ذِكْرُ مَا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ مِنْ صَرْفِ أَدَى الْحَرِّ وَالْبَرْدِ عَنْهُ

سیدنا علیؑ کی اس خاص فضیلت کا بیان:

”گرمی اور سردی کی تکلیف ان سے پھیر دی گئی ہے“

151- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ مَخْلَدٍ التَّمِمْيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَيِّي أَيُّوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ جَدِّي، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ عَلَيْنَا فِي حَرِّ شَدِيدٍ، وَعَلَيْهِ ثِيَابُ الشِّتَاءِ، وَخَرَجَ عَلَيْنَا فِي الشِّتَاءِ، وَعَلَيْهِ ثِيَابُ الصَّيْفِ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَشَرِبَ، ثُمَّ مَسَحَ الْعَرَقَ عَنْ جَبْهَتِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى أَبِيهِ قَالَ: يَا أَبَتِ «أَرَأَيْتَ مَا صَنَعَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ؟ خَرَجَ إِلَيْنَا فِي الشِّتَاءِ، وَعَلَيْهِ ثِيَابُ الصَّيْفِ، وَخَرَجَ عَلَيْنَا فِي الصَّيْفِ، وَعَلَيْهِ ثِيَابُ الشِّتَاءِ» فَقَالَ أَبُو لَيْلَى: هَلْ فَطِنْتَ؟ وَأَخَذَ بِيَدِ ابْنِهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَأَتَى عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَعَثَ إِلَيَّ، وَأَنَا أَرْمَدُ شَدِيدُ الرَّمْدِ، فَبَرَقَ فِي عَيْنِي ثُمَّ قَالَ: «افْتَحْ عَيْنَيْكَ فَفَتَحْتَهُمَا، فَمَا اسْتَكْنَيْتَهُمَا حَتَّى السَّاعَةِ، وَدَعَا لِي» فَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَ وَالْبَرْدَ، فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا، وَلَا بَرْدًا حَتَّى يَوْمِي هَذَا»

۱۵۱۔ عبد الرحمن بن ابی لیلیؒ سے روایت ہے کہ سیدنا علیؑ الرضیؑ سخت گرمی کے موسم میں

ہمارے پاس تشریف لائے۔ اس وقت آپ ﷺ نے سردیوں والا لباس زیب تن کیا ہوا تھا، پھر (کسی وقت) آپ ﷺ سردیوں کے موسم میں ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے گرمیوں والا لباس زیب تن کیا ہوا تھا، پھر پانی منگوا کر پیا اور اپنی پیشانی مبارک سے پسینہ صاف کیا (جب وہ چلے گئے) میں اپنے باپ کے پاس آیا اور کہا: اے ابا جان! کیا آپ نے دیکھا امیر المومنین نے کیا کیا ہے؟ ہمارے پاس وہ سردی کے موسم میں تشریف لائے، انہوں نے موسم گرما کا لباس زیب تن کر رکھا تھا اور جب ہمارے پاس گرمیوں کے موسم میں تشریف لائے، انہوں نے موسم سرما کا لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ ابو لیلیٰؓ نے کہا: کیا تم نے اس پر غور کیا ہے پھر ابو لیلیٰؓ نے اپنے بیٹے عبدالرحمن کا ہاتھ پکڑا اور سیدنا علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے، سیدنا علیؑ نے ان کو فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میری طرف کسی کو بھیجا مگر میں شدید آشوب چشم میں مبتلا تھا، آپ ﷺ نے میری آنکھ میں لعاب دہن ڈالا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی آنکھیں کھولو، میں نے اپنی دونوں آنکھیں کھولیں، میں نے ان دونوں میں کوئی تکلیف نہیں پائی یہاں تک کہ آج یہ دن آچکا ہے (یعنی آج تک کبھی تکلیف نہیں ہوئی) اور دعا فرمائی: اے اللہ! علی سے گرمی اور سردی کو دور فرما۔ اس دن سے مجھے نہ گرمی محسوس ہوتی ہے اور نہ سردی۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق راوی ”مدلس“ اور ”مختلط“ ہے، ایوب بن ابراہیم مجہول الحال ہے۔

تخریج:

المعجم الاوسط للطبرانی: 2286

النَّجْوَى، وَمَا خُفِّفَ بِعَلِيِّ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اس فضیلت کا بیان:

”ان کے سبب اس امت پر آسانی کی گئی“

152- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارِ الْمُوصِلِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمُ الْجَزَمِيُّ، عَنْ سُوَيْبَانَ، عَنْ عُثْمَانَ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ قَالَ: لَمَّا أُنزِلَتْ لِيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةٌ {المجادلة: 12} قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ: «مُرْهُمْ أَنْ يَتَّصِدُّوْا» قَالَ: بِكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «بِدِينَارٍ» قَالَ: لَا يُطِيقُونَ قَالَ: «فِيصِفِ دِينَارٍ» قَالَ: لَا يُطِيقُونَ قَالَ: «فِيكُمْ؟» قَالَ: بِشَعِيرَةٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّكَ لَرَهِيْدٌ» ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ) {المجادلة: 13} إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، وَكَانَ عَلِيُّ يَقُولُ: «بِي خُفِّفَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ»

۱۵۲- سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ: ”اے ایمان والو! جب تم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو۔“ (سورۃ مجادلہ: آیت نمبر: ۱۲) تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان (لوگوں) کو حکم دو کہ وہ صدقہ دیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کتنا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ایک

دینار، انہوں نے عرض کیا: وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے، آپ ﷺ نے فرمایا: آدھا دینار، عرض کیا: وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے، آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر کتنا؟ عرض کیا: ایک جو کے برابر، رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: بلاشبہ تم بہت بے رغبتی کرنے والے ہو تو اللہ رب العزت نے اس حکم کو نازل فرمایا، ترجمہ: ”کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دینے سے ڈر گئے ہو؟“ آخر آیت تک (سورۃ مجادلہ: آیت نمبر: ۱۳) چنانچہ سیدنا علیؑ فرمایا کرتے تھے: اس امت پر یہ آسانی میری وجہ سے ہوئی ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

علی بن علقمہ انماری کو فی ضعیف اور سفیان ثوری ”مدلس“ ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبہ: 81/12؛ مسند عبد بن حمید: 90؛ سنن الترمذی: 3300 وقال ”حسن

غریب“؛ مسند البزار: 668؛ مسند ابی یعلیٰ: 400؛ تفسیر الطبری: 21/28

امام ابن عدی (الکامل فی ضعفاء الرجال: 204/5) کی روایت میں شریک بن عبد اللہ نے

سفیان ثوری کی متابعت کر رکھی ہے۔ مگر شریک بن عبد اللہ قاضی بھی مدلس ہیں، لہذا یہ متابعت مفید نہیں۔

اسے امام ابن حبان (6941) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

ذِكْرُ أَشْقَى النَّاسِ

لوگوں میں سب سے بڑے بد بخت کا بیان

153- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِمَاكِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ الْخَرَّابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حُنَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُنَيْمٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقَامَ بِهَا رَأَيْنَا أَنَسًا مِنْ بَنِي مُدَلِجٍ يَعْمَلُونَ فِي عَيْنِ لَهْمٍ، أَوْ فِي نَخْلِ " فَقَالَ لِي عَلِيُّ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ «هَلْ لَكَ أَنْ نَأْتِيَ هَؤُلَاءِ، فَتَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُونَ؟» قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ سِنْتَ فَجِنْتَاهُمْ، فَتَنْظُرْنَا إِلَى عَمَلِهِمْ سَاعَةً. ثُمَّ غَشِينَا النَّوْمَ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيُّ حَتَّى اضْطَجَعْنَا فِي ظِلِّ صُورٍ مِنَ النَّخْلِ، وَدَفَعَاءَ مِنَ التُّرَابِ، فَنِمْنَا فَوَاللَّهِ مَا أَنْهَبْنَا إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَرَرْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّفْعَاءِ الَّتِي نِمْنَا فِيهَا، فَيَوْمئِذٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ: «مَا لَكَ يَا أَبَا تُرَابٍ؟» لَمَّا يَرَى مِمَّا عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَشْقَى النَّاسِ؟» قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «أَحْيِمِرُ ثَمُودَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلَى هَذِهِ، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى قَرْنِهِ حَتَّى يَبُلَّ مِنْهَا هَذِهِ، وَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ»

۱۵۳- سیدنا عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ میں اور سیدنا علی بن ابی طالبؑ غزوہ [ذات عشیہ] میں ایک ساتھ تھے، جب ہم نے بنو مدلج کی جگہ پڑاؤ ڈالا، ہم نے بنو مدلج کے لوگوں کو دیکھا جو

ہمارے سامنے اپنی کھجوروں [کے باغ] میں کام کر رہے تھے، سیدنا علیؑ نے مجھے فرمایا: اے ابو یقظان! کیا ہم اس کے پاس جا کر نہ دیکھیں، یہ کیسے کام کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: اگر آپ چاہتے ہیں، تو چلتے ہیں۔ ہم نے تھوڑی دیر ان کے کام کو دیکھا، پھر ہم پر نیند کا غلبہ ہونے لگا، میں اور سیدنا علیؑ دونوں آ کر کھجوروں کے سائے تلے سو گئے۔ ہم خاک آلود ہو چکے تھے۔ ہم سوئے رہے، اللہ کی قسم، ہمیں رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی نے نہیں جگا یا، آپ ﷺ نے ہمیں پاؤں مار کر جگا یا، یقیناً ہم خاک آلود ہو چکے تھے، جس میں ہم سوئے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اس دن سیدنا علیؑ سے فرمایا: اٹھو اے ابو تراب (اے مٹی والے)، تمہیں کیا ہوا؟، ان پر مٹی دیکھنے کے سبب آپ ﷺ نے یہ [ابو تراب] فرمایا تھا پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو دنیا کے دوسب سے بد بخت آدمیوں کے بارے میں خبر نہ دوں، ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں سب سے بد بخت، اَحْمِرِ ثمودی تھا جس نے اونٹنی کو کاٹ ڈالا تھا۔ اے علیؑ دوسرا وہ ہے جو تجھ کو شہید کرے گا یہ بیان کرتے ہوئے سیدنا علیؑ نے اپنا ہاتھ مبارک اپنے سر کی چوٹی پر رکھا یہاں تک کہ اس کے مارنے سے یہ داڑھی [خون سے] تر ہو جائے گی، اس وقت آپ ﷺ نے اپنے ڈاڑھی مبارک کو پکڑ لیا۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

محمد بن خثیم راوی کا محمد بن کعب قرظی سے سماع نہیں ہے۔ [التاریخ الکبیر للبخاری: 71/1]

تخریج:

مسند الامام احمد: 263/4؛ المستدرک للحاکم: 140/3؛ وقال ”صحیح علی شرط مسلم“ ووافقه الذہبی۔

اس روایت کا بسند حسن شاہد مسند عبد بن حمید (92) میں ان الفاظ کے ساتھ آتا ہے:

فائدہ:

ابو سنان یزید بن امیہ الدولی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علیؑ ایک بیماری سے صحت یاب

ہوئے تو ہم نے ان سے عرض کیا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَصْحَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ كُنَّا خُفْنَا عَلَيْكَ فِي
مَرَضِكَ هَذَا، فَقَالَ: لِكَيْتِي لَمْ أَخْفَ عَلَى نَفْسِي، حَدَّثَنِي الصَّادِقُ
الْمُصَدِّقُ، قَالَ: «لَا تَمُوتُ حَتَّى يُضْرَبَ هَذَا مِنْكَ - يَعْنِي رَأْسَهُ -
وَتُخْضَبَ بِهِ دَمًا يَعْنِي لِحْيَتَهُ، وَتَقْتُلَكَ أَشْقَاهَا كَمَا عَقَرَ نَاقَةَ
اللَّهِ أَشَقَى بَنِي فُلَانٍ حَصَّهُ إِلَى فَخِذِهِ الدُّنْيَا دُونَ ثَمُودَ»

”اے امیر المؤمنین! اللہ رب العزت کا شکر ہے جس نے آپ کو صحت دی، ہمیں تو
آپ کی اس بیماری پر ڈر تھا، (کہ کہیں آپ ﷺ وفات ہی نہ پا جائیں) تو سیدنا
علیؑ نے فرمایا: مجھے تو اپنے آپ پر کوئی خوف نہیں تھا، کیونکہ مجھے صادق
المصدق نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: تجھے اس وقت تک موت نہیں آئے گی، جب
تک کہ تیرا سر زخمی نہ ہو اور ڈاڑھی خون آلود نہ ہو جائے اور تجھے ایک بد بخت ترین
آدی شہید کرے گا، جس طرح کہ بد بخت ثمودی قوم نے اللہ رب العزت کی اونٹنی کو
مار ڈالا تھا، انہوں نے ران کے قریب سے اونٹنی کا پیٹ پھاڑ دیا تھا، البتہ اخیر
ثمودی نامی آدی نے اس میں حصہ نہیں لیا تھا۔“

اسے امام حاکم بن حذیفہ (113/3) نے امام بخاریؒ کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے۔
باقی سیدنا علیؑ کی کنیت ”ابو تراب“ یہ صحیح البخاری (3703) اور صحیح مسلم (2409)
میں ثابت ہے۔

ذِكْرُ أَحَدِ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا علیؑ کی اس فضیلت کا بیان:

”انہوں نے سب سے آخر میں نبی کریم ﷺ سے گفتگو کا شرف حاصل کیا“

154- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُعْبِرَةَ، عَنْ أُمِّ مُوسَى قَالَتْ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِنَّ أَحَدَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ۱۵۴- سیدہ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ سب سے آخر میں نبی کریم ﷺ سے جس نے گفتگو کا شرف حاصل کیا وہ سیدنا علیؑ ہیں۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

مغیرہ بن مقسم مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

155- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُعْبِرَةَ، عَنْ أُمِّ مُوسَى قَالَتْ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: «وَالَّذِي تَخْلِفُ بِهِ أُمُّ سَلَمَةَ إِنْ كَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ» قَالَتْ: لَمَّا كَانَ غَدَاةَ فُبَيْضَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَرَى فِي حَاجَةِ أَطْنُةَ بَعْتُهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: «جَاءَ عَلِيٌّ؟» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ: فَجَاءَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَلَمَّا أَنْ جَاءَ عَرَفْنَا أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةٌ، فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ، وَكُنَّا عُدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَكُنْتُ فِي آخِرِ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ، ثُمَّ جَلَسْتُ أَدْنَاهُمْ مِنَ الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ، فَكَانَ آخِرَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا، جَعَلَ يُسَارُهُ، وَيُنَاجِيهِ

۱۵۵۔ سیدہ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ سب سے آخری انسان جس سے رسول اللہ ﷺ نے کچھ خاص گفتگو کی ہے وہ سیدنا علیؑ تھے۔ جس روز صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ دنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔ سیدہ ام سلمہؓ کہتی ہیں: میرا خیال ہے کہ اس دن آپ نے سیدنا علیؑ کو کسی کام سے بھیجا تھا تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا: کیا علیؑ آگئے ہیں؟ یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے سیدنا علیؑ بھی حاضر ہوئے تو ہم نے جان لیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی ضروری بات کرنی ہے، اس لئے ہم گھر [یعنی سیدہ عائشہؓ کے حجرے] سے باہر چلی گئیں، اس دن ہم [ازواج مطہرات] رسول اللہ ﷺ کی تیمارداری کی غرض سے سیدہ عائشہؓ کے حجرے میں جمع تھیں، سب سے آخر میں میں اس گھر [یعنی سیدہ عائشہؓ کے حجرے] سے باہر نکلی تھی، میں دروازے کے پیچھے ان کے سب سے زیادہ قریب بیٹھی ہوئی تھی، سیدنا علیؑ الرضیؑ آپ ﷺ پر جھکے اور انہوں نے تمام لوگوں میں سب سے آخر میں نبی کریم ﷺ سے گفتگو کا شرف حاصل کیا، البتہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کچھ خاص اور راز و نیاز کی باتیں کی۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

مغیرہ بن مقسم مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 300/6؛ المستدرک للحاکم: 138/3؛ امام حاکمؒ نے اسے ”صحیح علی شرط

الشیخین“ کہا ہے، حافظ ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔

فائدہ:

اُمّ موسیٰ راویہ ”حسن الحدیث“ ہیں۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلِيٌّ يُقَاتِلُ

عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ»

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان:

”علی (رضی اللہ عنہ) قرآن کریم کی تاویل پر جہاد کرے گا

جس طرح کہ میں نے اس کے نازل ہونے پر کیا ہے“

354

156- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا قَدْ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ، فَرَمَى بِهَا إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: «إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا؟ قَالَ: «لَا» قَالَ عُمَرُ: أَنَا قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ صَاحِبِ النَّعْلِ»

۱۵۶- سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بیٹھے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، اسی اثنا میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیا انہوں نے اسے گانٹھ دیا پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ایک شخص قرآن کی تاویل

پر جہاد کرے گا جس طرح میں نے اس کے نازل ہونے پر جہاد کیا تھا۔ تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ وہ میں ہوں فرمایا: نہیں پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ وہ میں ہوں فرمایا: نہیں بلکہ وہ صاحب الععل [جو توں کو گانٹھنے والا] ہے۔

تحقیق:

[حسن]

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبہ: 64/12؛ مسند الامام احمد: 31/3, 33, 82؛ زوائد فضائل الصحابة للقطعی: 1071؛ وصحیح ابن حبان [6937] وقال الحاکم [122/3] ”صحیح علی شرط الشیخین“ ووافقه الذہبی۔

التَّرْغِيبُ فِي نُصْرَةِ عَلِيٍّ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے ترغیب دلانے کا بیان

157- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ عَيْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ فِي الرَّخْبَةِ أَنْشُدُ بِاللَّهِ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُولُ: «اللَّهُ وَلِيِّي، وَأَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَمَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ، فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانصُرْ مَنْ نَصَرَهُ» فَقَالَ سَعِيدٌ: «قَامَ إِلَى جَنَابِي سِتَّةٌ» وَقَالَ حَارِثَةُ بْنُ مُضَرَّبٍ: «قَامَ عِنْدِي سِتَّةٌ» وَقَالَ زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ: «قَامَ عِنْدِي سِتَّةٌ» وَقَالَ عَمْرُو دُوَمَرٍ: «أَحِبُّ مَنْ أَحَبَّهُ، وَابْغُضْ مَنْ أَبْغَضَهُ»

۱۵۷۔ سعید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک وسیع میدان میں موجود تھا تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ رب العزت کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم کے دن فرما رہے تھے: اللہ میرا ولی [دوست] ہے، میں ہر مومن کا ولی ہوں اور میں جس کا مولیٰ ہوں، یہ [علی] اس کا مولیٰ ہے، اے اللہ! علی کے دوست کو تو بھی اپنا دوست بنا اور علی کے دشمن کو اپنا دشمن بنا اور اس کی مدد فرما جو اس کا معاون بنے۔ سعید بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے پاس سے چھ صحابہ کرام کھڑے ہوئے، حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے پاس سے بھی چھ صحابہ کرام کھڑے

ہوئے زید بن یثیعؓ کہتے ہیں: میرے پاس سے بھی چھ صحابہ کرام کھڑے ہوئے اور عمرو ذوفنرؓ نے یہ الفاظ زائد بیان کیے ہیں: اے اللہ تو اس شخص سے محبت کر، جو ان سے محبت کرتا ہے اور اس شخص سے بغض رکھ، جو ان سے بغض رکھتا ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

عمش راوی ”مدلس“ ہے، ابواسحاق راوی ”مدلس“ اور ”مخلط“ ہے۔

ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَمَّارٌ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَّةُ»

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان:

”عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا“

158- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدًا، يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ: «تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَّةُ» قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: خَالَفَهُ أَبُو دَاوُدَ فَقَالَ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ ۱۵۸- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے اس سند کی مخالفت کی ہے وہ کہتے ہیں: اصل سند یوں ہے۔ عن شعبۃ، عن خالد، عن الحسن۔

تحقیق و تخریج:

صحیح مسلم: 2916، یہ حدیث متواتر ہے۔

(سیر اعلام النبلاء للذہبی: 419/1، نظم المتناثر فی الحدیث المتواتر للکتانی: 126)

159- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا

أَيُّوبُ، وَخَالِدٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ أُمِّهِ، عَنِ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَّارٍ: «تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَّةُ» قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ زَوَّاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ

۱۵۹۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

تحقیق و تخریج:

مسند الامام احمد: 300/6؛ صحیح مسلم: 2916

160۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنِ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ أُمِّهِ، عَنِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: «لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَهُوَ يُعَاطِبُهُمُ اللَّبَنَ، وَقَدْ اغْتَبَرَ شَعْرُ صَدْرِهِ» قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا نَسِيْتُهُ، وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْأَجْرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ» قَالَتْ: وَجَاءَ عَمَّارٌ فَقَالَ: «ابْنَ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَّةُ»

۱۶۰۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کو اینٹیں (پکڑ کر) دیتے تھے، جس سے آپ ﷺ کے سینہ مبارک کے بال غبار آلود ہو گئے تھے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے وہ منظر نہیں بھولا جبکہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے اللہ، بلاشبہ حقیقی بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس تو انصار اور مہاجرین کو معاف فرما: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ اسی دوران میں سیدنا عمار رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سومیہ کے بیٹے! تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

تحقیق و تخریج:

مسند الامام احمد: 315,289/6؛ صحیح مسلم: 73/2816

161- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْحَسَنِ: قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أُمُّ سَلَمَةَ: مَا نَسِيتُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَهُوَ يُعَاطِمُهُمُ اللَّبَنَ، وَقَدْ اغْتَبَّرَ شَعْرُهُ وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْأَخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ». وَجَاءَ عَمَّارٌ فَقَالَ: «يَا ابْنَ سُمَيَّةَ تَفْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ»

۱۶۱- سیدہ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ مجھے غزوہ خندق کے دن کا وہ منظر نہیں بھولا جب نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کو اینٹیں (پکڑ کر) دیتے تھے جس سے آپ ﷺ کے صدر اطہر کے بال غبار آلود ہو گئے تھے اس وقت آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے اللہ! بلاشبہ حقیقی بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس تو انصار اور مہاجرین کو معاف فرما۔ اسی دوران سیدنا عمارؓ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سومیہ کے بیٹے! تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

تحقیق و تخریج:

مسند الامام احمد: 315,289/6؛ صحیح مسلم: 73/2816

162- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ: «تَفْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ»

۱۶۲- سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمارؓ کو فرمایا: تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

تحقیق و تخریج:

مسند الامام احمد: 90/3؛ صحیح البخاری: 2812,447

163- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ، عَنْ شُعْبَةَ،

عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لِعَمَّارٍ بُؤْسًا لَكَ يَا ابْنَ سُمَيَّةَ، وَمَسَحَ الْغُبَّارَ عَن رَأْسِهِ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَّةُ»

۱۶۳۔ سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے بہتر شخص سیدنا ابوقتادہؓ نے مجھے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمارؓ کو فرمایا: اے سمیہ کے بیٹے! تیرے لیے پریشانی ہو، آپ ﷺ اس وقت ان کے سر سے مٹی صاف کر رہے تھے تو فرمایا: تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ حسن]

مسند الامام احمد: 306/5؛ صحیح مسلم: 2235/4

164۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ حَنْظَلَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي رَأْسِ عَمَّارٍ يَقُولُ: «كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ» فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لِيَطْبُ بِهٍ أَحَدُكُمَا نَفْسًا لِصَاحِبِهِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَّةُ» قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: خَالَفَهُ شُعْبَةُ فَقَالَ: عَنِ الْعَوَّامِ، عَنِ رَجُلٍ، عَنِ حَنْظَلَةَ بْنِ سُوَيْدٍ

۱۶۴۔ حنظلہ بن خویلدؓ سے روایت ہے کہ میں سیدنا معاویہؓ کے پاس تھا، ان کے پاس دو آدمی سیدنا عمارؓ کے سر کا جھگڑالے کر آئے۔ ان دونوں میں سے ہر ایک یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے ان کو قتل کیا ہے تو سیدنا عبد اللہ بن عمروؓ نے کہا: تم دونوں میں سے ہر ایک (اپنے ساتھی کو شہید کر کے) ایک دوسرے پر خوش ہو رہا ہے حالانکہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: اس (سیدنا عمارؓ) کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

امام نسائیؓ فرماتے ہیں: امام شعبہ نے اس سند کی مخالفت کی انہوں نے کہا: اصل سند یوں

ہے۔ عن العوام، عن رجل، عن حنظلة بن سويد۔

تحقیق:

[اسناد صحیح]

حافظ ذہبی نے اس کی سند کو جید کہا ہے۔ [المعجم المختص ص: 96]

تخریج:

الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 253/3؛ مسند الامام احمد: 206,164/2

165- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْسِبٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي شَيْبَانَ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: جِيءَ بِرَأْسِ عَمَّارٍ، فَقَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَّةُ»

۱۶۵- حنظلہ بن سوید سے روایت ہے کہ کوئی آدمی سیدنا عمارؓ کا سر لے کر آیا۔ سیدنا عبد اللہ بن عمروؓ نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: اس (سیدنا عمارؓ) کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

تحقیق و تخریج:

[اسناد صحیح]

اس میں ”رجل مبہم“ سے مراد اسود بن مسعود ہے۔

166- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَّةُ». قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: خَالَفَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ،

فَرَوَاهُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْنَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ

۱۶۶- سیدنا عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: عمار کو

ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

امام نسائیؒ فرماتے ہیں: ابو معاویہ نے اس سند سے اختلاف کیا ہے اور انہوں نے یوں بیان کیا ہے۔ عن الاعمش، عن عبدالرحمن بن زیاد، عن عبداللہ بن الحارث۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

عبدالرحمن بن زیاد نے سیدنا عبداللہ بن عمروؓ سے سماع نہیں کیا، اعمش راوی ”مدلس“ ہے۔

167- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو نَحْوَهُ. خَالَفَهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَقَالَ: عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ

۱۶۷- عبداللہ بن حارث نے سیدنا عبداللہ بن عمروؓ سے اس کی مثل روایت بیان کی ہے۔

امام نسائیؒ فرماتے ہیں: سفیان ثوری نے اس سند سے اختلاف کیا ہے انہوں نے کہا: اصل سند یوں ہے: عن الاعمش، عن عبدالرحمن بن ابی زیاد۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں وہی علتِ ضعف ہے جو اوپر والی حدیث میں تھی۔

168- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: إِنِّي لَأَسَاطِيرُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَمُعَاوِيَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «تَفْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ عَمَارًا» فَقَالَ عَمْرُو لِمُعَاوِيَةَ «أَتَسْمَعُ مَا يَقُولُ هَذَا؟ فَحَدَفَهُ» قَالَ: «نَحْنُ قَتَلْنَاهُ؟ إِنَّمَا قَتَلَهُ مَنْ جَاءَ

بِه. لَا تَزَالُ ذَا حِضًّا فِي بَوْلِكَ»

۱۶۸۔ عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ میں سیدنا عبد اللہ بن عمرو، سیدنا عمرو بن العاص اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ چل رہا تھا، پس سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا تو سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہا: سنا آپ نے یہ کیا کہہ رہا ہے؟ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بات چھوڑ دی (کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا) سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ان کو ہم نے قتل کیا ہے؟ ان کو تو صرف انہوں نے قتل کیا ہے جو ان کو ساتھ لے کر آئے تھے۔ تم ہمیشہ اپنے پیشاب ہی میں پھسل جاتے ہو۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں وہی علتِ ضعف ہے جو گزشتہ حدیث میں تھی۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «تَمْرُقُ مَارِقَةٌ
مِنَ النَّاسِ سَيَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ»

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان:

”لوگوں میں ایک گروہ (خوارج) نکلے گا، انہیں دو گروہوں

میں سے وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا“

169- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ أَبِي
نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تَمْرُقُ
مَارِقَةٌ مِنَ النَّاسِ سَيَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ»

۱۶۹- سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے ایک
گروہ (خوارج) نکلے گا، انہیں (میری امت کے) دو گروہوں میں سے وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے
زیادہ قریب ہوگا۔

تحقیق و تخریج:

170- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَتَكُونُ أُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ، فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهَا أَوْلَاهُمَا بِالْحَقِّ»

۱۷۰۔ سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت کے دو گروہ بن جائیں گے۔ پس ان دونوں کے درمیان سے ایک (تیسرا) گروہ نکلے گا ان دونوں میں اسے وہی قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہے۔

تحقیق و تخریج:

صحیح مسلم: 151/1064

171- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَفْتَرِقُ أُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ يَمْرُقُ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ تَقْتُلُهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ»

۱۷۱۔ سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت دو گروہوں میں تقسیم ہو جائے گی پھر ان دونوں کے درمیان سے ایک [تیسرا] گروہ نکلے گا۔ ان دونوں میں اسے وہی قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ صحیح]

تخریج:

مسند الامام احمد: 25/3

172- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْعَيْلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْرٌ، عَنِ

الْقَاسِمِ وَهُوَ ابْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ تَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ»

۱۷۲۔ سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے دو گروہوں میں تقسیم ہو جانے کے بعد ایک [تیسرا] گروہ [خوارج] پیدا ہوگا۔ ان کو دو گروہوں میں وہی قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہے۔

تحقیق و تخریج:

صحیح مسلم: 150/1064

173۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ نَاسًا فِي أُمَّتِهِ يَخْرُجُونَ فِي فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، سِيمَاهُمْ التَّخْلِيقُ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. هُمْ مِنْ شَرِّ الْخَلْقِ أَوْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ، تَقْتُلُهُمْ أَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ " قَالَ: وَقَالَ كَلِمَةً أُخْرَى قُلْتُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ: مَا هِيَ؟ قَالَ: «وَأَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ»

۱۷۳۔ سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے لوگوں (کے ان گروہوں کا) کا ذکر کیا جو لوگوں سے ایک گروہ کی صورت میں الگ ہو جائیں گے۔ ان کی نشانی سروں کو موٹنا ہوگی۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح کہ تیر شکار (کی ایک جانب میں لگ کر دوسری جانب) سے نکل جاتا ہے۔ وہ مخلوق میں بدترین لوگ ہوں گے۔ دو گروہوں میں سے انہیں وہی گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔ (سند کے ایک راوی) عمرو نے ابونضر سے کہا: انہوں (سیدنا ابوسعید خدریؓ) نے کوئی اور بات بھی بیان کی تھی، میں نے کہا: میرے اور ان کے درمیان کیا ہے؟ (یعنی میرے اور ان کے درمیان راز والی بات تھی) سیدنا ابوسعید خدریؓ نے (آگے) یہ بات بیان کی تھی: اے اہل عراق! تم ان کو قتل کرو گے۔

تحقیق و تخریج:

صحیح مسلم: 169/1064

174- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمَوْرِعِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَجْلَجُ، عَنْ حَبِيبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الصَّحَّاحَ الْمَشْرِقِيَّ، يُحَدِّثُهُمْ وَمَعَهُمْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَمَيْمُونُ بْنُ أَبِي شَيْبٍ وَأَبُو الْبَخْتَرِيِّ وَأَبُو صَالِحٍ، وَدَرُّ الْهَمْدَانِيُّ وَالْحَسَنُ الْعُرَيْبِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَزُوي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي «قَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، فَذَكَرَ مِنْ صَلَاتِهِمْ، وَرَكَاتِهِمْ، وَصَوْمِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْنُ مِنَ الرِّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ الْقُرْآنُ تَرَاقِيهِمْ يَخْرُجُونَ فِي فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، يُقَاتِلُهُمْ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَى الْحَقِّ»

۱۷۴- سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس قوم کے بارے میں بیان فرمایا جو اس امت سے نکلے گی۔ پس آپ ﷺ نے ان کی نماز، زکوٰۃ، اور روزوں کا ذکر کیا (پھر فرمایا) وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح کہ تیرشکار سے نکل جاتا ہے۔ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا، وہ لوگوں کے گروہوں میں تقسیم ہو جانے کے وقت نکلیں گے ان کو وہ قتل کرے گا جو لوگوں میں سب سے زیادہ حق کے قریب ہوگا۔

تحقیق و تخریج:

صحیح مسلم: 153/1064

ذِكْرُ مَا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ مِنْ قِتَالِ الْمَارِقِينَ

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اس خاص فضیلت کا بیان:

”وہ خوارج کے ساتھ جنگ کریں گے“

175- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُونِصِرَةِ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْدِلْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَمَنْ يَغْدِلْ إِذَا لَمْ أَغْدِلْ؟ قَدْ خَبِتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَغْدِلْ» قَالَ عُمَرُ: «أَتَدْنُ لِي فِيهِ أَضْرِبُ عُقْبَهُ» قَالَ: «دَعَهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَخْقِرُ أَحَدَكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى نَضِيْبِهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، وَهُوَ الْقَدْحُ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى فُذْدِهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالْدَّمَ، أَيُّهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثُدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدْرَدُرُ، يَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ

فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ» قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: «فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ، وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَوُجِدَ، فَأَتَيْتُ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَ»

۱۷۵۔ سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور رسول اللہ ﷺ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، اتنے میں بنو تمیم قبیلے سے ”ذوالخویصرہ“ نامی شخص آیا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! انصاف کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر افسوس! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر اور کون عدل کرے گا؟، اگر میں عدل نہ کروں، تو تو خائب و خاسر ہو جائے۔“ سیدنا عمرؓ نے عرض کیا: مجھے اجازت فرمائیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو، اس کے کچھ ساقی ہوں گے تم میں سے کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں، اپنے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں معمولی سمجھے گا، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے، پس تیر کے پھل کی جڑ میں دیکھا جائے گا، اس میں کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، پھر تیر کے پر کو دیکھا جائے گا اس میں کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، پھر تیر کے پیکان کو دیکھا جائے گا تو اس پر بھی کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، حالانکہ وہ (تیر) گوبر اور خون میں سے گزرا ہوا ہوگا، ان کی نشانی یہ ہے کہ ایک سیاہ فام شخص ہے اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہوگا یا ہلتے ہوئے گوشت کی طرح ہوگا، اور وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف بغاوت کرے گا۔“

سیدنا ابوسعید خدریؓ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا علی بن ابی طالبؓ نے ان سے قتال کیا ہے اور میں سیدنا علیؓ کے ساتھ تھا، اس شخص کے متعلق حکم دیا گیا تو اسے تلاش کیا گیا اور اسے لایا گیا حتیٰ کہ میں نے اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ بالکل اسی طرح کا تھا جس طرح نبی کریم ﷺ نے اس کا حلیہ بیان کیا تھا۔

تحقیق و تخریج:

صحیح البخاری: 6933؛ صحیح مسلم: 148/1064

176- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى بْنِ بُهْلُولٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: وَحَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَذَكَرَ آخَرَ قَالُوا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَالضَّحَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قَسَمًا فَقَالَ ذُو الْخُونِصِرَةِ التَّمِييُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْدِلْ قَالَ: «وَيْحَكَ وَمَنْ يَغْدِلُ إِذَا لَمْ اغْدِلْ؟» فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ «اِنَّدُنِّي لِي حَتَّى أَضْرِبَ عُنُقَهُ» فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا. إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَخْتَفِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، حَتَّى إِنْ أَحَدُهُمْ لَيَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ، فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْئًا، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ، فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْئًا، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى نَضِيْبِهِ، فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْئًا، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى قُدْذِهِ، فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْئًا سَبَقَ الْفَرْثَ وَالْدَّمَ، يَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَدْعَجُ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ نَذِي الْمُرَادِ، أَوْ كَالْبَضْعَةِ تَنْدَرُزُ» قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: «أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِينَ قَاتَلَهُمْ، فَأُرْسِلَ إِلَى الْقَتْلِ، فَأَتَيْتُ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

۱۷۶- سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، اتنے میں بنو تمیم قبیلے سے ”ذوالخویصرہ“ نامی شخص آیا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! انصاف کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تجھ پر افسوس! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر اور کون عدل کرے گا؟“ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: مجھے اجازت فرمائیں، میں اس کی گردن اڑا دوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ”اسے چھوڑ دو، اس کے کچھ ساتھی ہوں گے، تم میں سے کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں، اپنے روزے کو ان کے روزوں کے مقابلے میں معمولی سمجھے گا، وہ

دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ تیر کے پھل کی جڑ میں دیکھا جائے گا، اس میں کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، پھر تیر کے پر کو دیکھا جائے گا، اس میں کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، پھر تیر کے پیکان کو دیکھا جائے تو اس پر بھی کوئی نشان نظر نہیں آئے گا اور تیر کے اس حصے کو جو کہ پر اور پیکان کے درمیان ہوتا ہے کو دیکھا جائے تو اس پر کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، حالانکہ وہ (تیر) گو براور خون میں سے گزرا ہوا ہوگا اور وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف بغاوت کرے گا۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ایک سیاہ فام شخص ہے اس کا ایک باز و عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہوگا یا ہلتے ہوئے گوشت کی طرح ہوگا۔

سیدنا ابوسعید خدریؓ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا علی بن ابی طالبؓ نے ان سے لڑائی لڑی ہے اور میں سیدنا علیؓ کے ساتھ تھا، اس شخص کے متعلق حکم دیا گیا، اسے تلاش کیا گیا اور اسے لایا گیا حتیٰ کہ میں نے اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ بالکل اسی طرح کا تھا جس طرح نبی کریم ﷺ نے اس کا حلیہ بیان کیا تھا۔

تحقیق و تخریج:

صحیح البخاری: 6163

177- الْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَافِعٍ، أَنَّ الْحَزْرَوِيَّةَ، لَمَّا حَرَجَتْ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا: «لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ» قَالَ عَلِيٌّ: «كَلِمَةٌ حَقٌّ أُرِيدُ بِهَا بَاطِلٌ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا، إِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَقُولُونَ الْحَقَّ بِالسِّنْمِمْ لَا يَجُوزُ هَذَا مِنْهُمْ، وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ مِنْ أُبْعَضِ حَلْقِ اللَّهِ إِلَيْهِ، مِنْهُمْ أَسْوَدٌ إِخْدَى يَدَيْهِ طَبِي شَاةٍ أَوْ حَلَمَةٌ نَذِي، فَلَمَّا قَاتَلَهُمْ عَلِيٌّ» قَالَ: انظُرُوا فَتَنظُرُوا، فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا فَقَالَ: «ارْجِعُوا وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ، وَلَا كُذِّبْتُ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ، فَأَتَوْا بِهِ حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ»

قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: «أَنَا حَاضِرٌ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِهِمْ. وَقَوْلُ عَلِيٍّ فِيهِمْ»

۱۷۷۔ عبید اللہ بن ابی رافعؓ سے روایت ہے کہ جب وہ سیدنا علیؑ کے ساتھ ”حروریہ“ کی طرف چلے تو اہل حروریہ نے کہا: ”لا حکم الا للہ“ [اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں] تو سیدنا علیؑ نے فرمایا: یہ کلمہ ایسا ہے، جو حق ہے مگر ان کا اس سے باطل کا ارادہ ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کا بیان کیا تھا کہ ”میں ان کا حال بخوبی جانتا ہوں، ان کی نشانیاں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں اور وہ اپنی زبانوں سے حق کہتے ہیں مگر وہ اس سے تجاوز نہیں کرتا ہے اور (آپ ﷺ نے) اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا (یعنی حق بات حلق سے نیچے نہیں اترتی)، اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخلوق میں سب سے بڑے مبغوض یہی ہیں، ان میں ایک شخص اسود ہے، اس کا ایک ہاتھ بکری کی شرمگاہ یا عورت کے پستان کے سر کی مانند ہوگا پھر جب سیدنا علی بن ابی طالبؑ نے اس کو قتل کیا تو فرمایا: اس (ذوالثدیہ) کو تلاش کرو! پھر دیکھا تو وہ نہ ملا پھر انہوں نے تلاش کرنے کا کہا اور انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم نہ میں نے تم سے جھوٹ کہا ہے، نبی کریم ﷺ نے مجھ سے جھوٹ نہیں فرمایا۔ دو یا تین بار یہی فرمایا، پھر اچانک اس کو ایک کھنڈر میں پایا اور لوگوں نے اس کی لاش کو آپ کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ حدیث کے راوی عبید اللہ نے کہا: میں اس وقت وہاں موجود تھا کہ جب سیدنا علیؑ نے اس کے بارے میں یہ فرمایا۔

تحقیق و تخریج:

صحیح مسلم: 157/1066

178۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ نَفْسِي فَإِنَّ الْحَرْبَ حَدَعَهُ، وَإِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَلَأَنْ أُجِرَ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ أَخْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سَفَهَاءُ الْأَخْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ، لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ

حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ
فَأَقْتُلْتَهُمْ، فَإِنْ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

۱۷۸۔ سُوید بن غفله سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تم کو اپنی طرف سے کوئی بات کہوں کہ [سنو] جنگ ایک دھوکہ ہے اور جب میں رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی بات بیان کروں، جس میں ان کی طرف جھوٹ منسوب کروں تو [اس کام] سے مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں آسمان سے گرا دیا جاؤں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرما رہے تھے: کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو نوجوان ہوں گے، عقل کے کمزور ہوں گے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو پڑھنے والے ہوں گے، [وہ قرآن پڑھیں گے اس کے باوجود] ایمان ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے ہوگا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرشکار سے پار ہو جاتا ہے، یہ لوگ جہاں بھی ملیں ان کو قتل کرو۔ قیامت کے دن ان کے قتل کرنے والوں کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

تحقیق و تخریج:

صحیح البخاری: 6930؛ صحیح مسلم: 154/1066

ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس حدیث کو بیان کرنے میں ابواسحاق کا (لفظی) اختلاف

179- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سُؤدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ آخِرِ الزَّمَانِ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيمَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَنَالُهُمْ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ» خَالَفَهُ يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، فَأَدْخَلَ بَيْنَ أَبِي إِسْحَاقَ وَبَيْنَ سُؤدِ بْنِ غَفَلَةَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ تَرْوَانَ

۱۷۹- سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اخیر زمانے میں ایک ایسی قوم کا خروج ہوگا جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح کہ تیرشکار سے نکل جاتا ہے ان کے ساتھ جنگ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہوگا۔
یوسف بن ابی اسحاق نے اس سند میں اختلاف کیا ہے، انہوں نے ابواسحاق اور سوید بن غفلہ کے درمیان عبد الرحمن بن تروان راوی کا بھی ذکر کیا ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابواسحاق ”مدلس“ ہے، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 156/1

180- أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ. عَنْ أَبِيهِ. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي قَيْسِ الْأُودِيِّ، عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَفْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السُّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، قِتَالُهُمْ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ»

۱۸۰- سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اخیر زمانے میں ایک ایسی قوم کا خروج ہوگا جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح کہ تیرشکار سے نکل جاتا ہے، ان کے ساتھ جنگ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہوگا۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق "مدلس" ہے، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

تخریج:

مسند البزار: 566

سِيمَاهُمْ

ان کی علامات کا بیان^(۱)

181- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ طَارِقِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَتَلْتَهُمْ ثُمَّ قَالَ: انظُرُوا، فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّهُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِالْحَقِّ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ، يَخْرُجُونَ مِنَ الْحَقِّ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. فَسِيمَاهُمْ أَنْ فِيهِمْ رَجُلًا أَسْوَدَ مُخْدَجَ الْيَدِ فِي يَدِهِ شَعْرَاتٌ سُودٌ، إِنْ كَانَ هُوَ، فَقَدْ قَتَلْتُمْ شَرَّ النَّاسِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَقَدْ قَتَلْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ» فَبَكَيْنَا ثُمَّ قَالَ: "اطْلُبُوا، فَطَلَبْنَا، فَوَجَدْنَا الْمُخْدَجَ، فَخَرَزْنَا سُجُودًا، وَخَرَّ عَلِيٌّ مَعَنَا سَاجِدًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: يَتَكَلَّمُونَ بِكَلِمَةِ الْحَقِّ

۱۸۱- طارق بن زیاد سے روایت ہے کہ ہم سیدنا علیؑ کے لشکر کے ساتھ خوارج کی طرف بڑھے، ان کو خوب قتل کیا، آپؑ نے فرمایا: تلاش کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ عنقریب

(۱) یہ باب خصائص سیدنا علی بن ابی طالبؑ کے اصل نسخہ میں نہیں ہے، البتہ السنن الکبریٰ للنسائی کے نسخہ میں یہ باب موجود ہے، امام نسائیؒ کی اسی کتاب سے خصائص سیدنا علی بن ابی طالبؑ الگ کی گئی ہے، لہذا ہم نے باب تو قائم کیا ہے، مگر نمبر نہیں دیا، اس میں ہمارے پیش نظر خصائص علی بن ابی طالبؑ کے ابواب کی نمبرنگ تھی، تاکہ قارئین کرام کو حوالہ دیتے ہوئے پریشانی اور غلطی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو حق کے دعویدار ہوں گے مگر کلمہ حق ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین اسلام سے اس طرح نکلے ہوں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان میں ایک کا لاشخص ہوگا جو ہاتھ سے معذور ہوگا اور اس کے ہاتھ میں کچھ کالے بال ہوں گے، اگر ان مقتولین میں سے وہ شخص ہو تو سمجھ جاؤ تم نے بدترین گروہ کو قتل کیا ہے اگر ان مقتولین میں سے وہ شخص نہ ملا تو سمجھ جاؤ کہ تم نے بہترین لوگوں کو قتل کیا ہے (یعنی ہم باطل پر ہیں)، یہ سن کر ہم رونے لگے تو سیدنا علی المرتضیٰؑ نے فرمایا: اس کو تلاش کرو، تلاش کرتے کرتے وہ شخص ہمیں مل گیا اس کو دیکھ کر ہم نے بھی سجدہ شکر ادا کیا اور سیدنا علیؑ بھی ہمارے ساتھ سجدہ ریز ہو گئے۔ مزید انہوں نے فرمایا: وہ کوئی اچھی بات کہیں گے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

طارق بن زیاد کوئی راوی ”مجهول“ ہے۔ سوائے امام ابن حبانؑ (الشفات: 395/4)

کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

182- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَلَجٍ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمِ بْنِ بَلَجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي سُلَيْمٌ بْنُ بَلَجٍ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَلِيٍّ فِي النَّهْرَوَانِ قَالَ: «كُنْتُ قَبْلَ ذَلِكَ أَصَارُعَ رَجُلًا عَلَى يَدِهِ سَيْفٌ» فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ يَدِكَ؟ قَالَ: «أَكَلَهَا بَعِيرٌ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ، وَقَتَلَ عَلِيٌّ الْحَزْوَرِيَّةَ، فَجَزَعَ عَلِيٌّ مِنْ قَتْلِهِمْ حِينَ لَمْ يَجِدْ ذَا الثُّدِيِّ فَطَافَ، حَتَّى وَجَدَهُ فِي سَاقِبِيَّةٍ» فَقَالَ: «صَدَقَ اللَّهُ، وَبَلَغَ رَسُولُهُ» وَقَالَ: «وَفِي مَنْكِبَيْهِ ثَلَاثُ شَعْرَاتٍ فِي مِثْلِ حَلْمَةِ الثُّدِيِّ»

۱۸۲- ابو سلیم بن بلج جنگ نہروان میں سیدنا علیؑ کے ساتھ تھے، وہ بیان کرتے ہیں: اس سے قبل کہ میں ایک شخص کو پچھاڑتا (میں نے دیکھا کہ) اس کے ہاتھ میں کوئی نقص تھا۔ میں نے پوچھا: تیرے ہاتھ کو کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا: اسے اونٹ کھا گیا ہے پھر جب جنگ نہروان (جو سیدنا علیؑ اور خوارج کے درمیان لڑی گئی) کا دن تھا اور سیدنا علی المرتضیٰؑ نے اہل حرور کو قتل کیا تو سیدنا علیؑ اچانک

اس وقت چونک اُٹھے۔ جب ذوالثدیہ (پستان کی مثل ہاتھ والے شخص) کو وہاں نہ پایا۔ آپ ﷺ نے قتل گاہ میں دوبارہ چکر لگایا تو اسے چھوٹی سی ندی میں پالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول ﷺ نے حق بات پہنچائی۔ راوی کہتے ہیں اس کے کندھوں پر پستان کے سر (کی مثل بالوں کے) تین بال تھے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

سلیم بن بلج فزاری راوی مجہول الحال ہے، سوائے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (الثقات: 329/4) کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

ثَوَابُ مَنْ قَاتَلَهُمْ

ان لوگوں کے لیے اجر و ثواب کا بیان جو خوارج کو قتل کریں گے

183- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ فَضِيلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كَلْبِ بْنِ الْجَزْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ جَالِسًا إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابُ السَّفَرِ قَالَ: وَعَلِيٌّ يُكَلِّمُ النَّاسَ، وَيُكَلِّمُونَهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ «أَتَأْذُنُ أَنْ أَتَكَلَّمَ؟ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ، وَشَغَلَهُ مَا هُوَ فِيهِ، فَجَلَسْتُ إِلَى الرَّجُلِ، فَسَأَلْتُهُ مَا خَبْرُكَ؟» قَالَ: كُنْتُ مُعْتَمِرًا، فَلَقِيْتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لِي: «هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ الَّذِينَ خَرَجُوا فِي أَرْضِكُمْ يُسَمُّونَ خَرْوَرِيَّةً» قُلْتُ: خَرَجُوا فِي مَوْضِعٍ يُسَمَّى خَرْوَرَاءَ، فَسَمُّوا بِذَلِكَ، فَقَالَتْ: «طُوبَى لِمَنْ شَهِدَ هَلَكَتَهُمْ، لَوْ شَاءَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ لَأَخْبَرْتُكُمْ خَبْرَهُمْ»، فَجِئْتُ أَسْأَلُهُ عَنْ خَبْرِهِمْ، فَلَمَّا فَرَعَ عَلِيٌّ قَالَ: «أَيْنَ الْمُسْتَأْذِنُ؟ فَصَّصَ عَلَيْهِ كَمَا قَصَّ عَلَيْنَا» قَالَ: «إِنِّي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ» فَقَالَ لِي: «كَيْفَ أَنْتَ يَا عَلِيُّ، وَقَوْمٌ كَذَا وَكَذَا؟» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَقَالَ: ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ: «قَوْمٌ يَخْرُجُونَ مِنَ الْمَشْرِقِ يَمْرُقُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرِّمِيَّةِ، فِيهِمْ رَجُلٌ مُخَدِّجٌ كَأَنَّ يَدَهُ تَدِيٌّ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ أَخْبَرْتُكُمْ فِيهِمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: «أَنَا شُدْكُمْ بِاللَّهِ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّهُ فِيهِمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: «فَأَتَيْتُمُونِي، فَأَخْبَرْتُمُونِي أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِمْ، فَحَلَفْتُ لَكُمْ بِاللَّهِ أَنَّهُ فِيهِمْ، فَأَتَيْتُمُونِي بِهِ تَسْحَبُونَهُ كَمَا نُعِتَ

لَكُمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: «صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ»

۱۸۳۔ عاصم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی المرتضیٰؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا جس نے سفر کا لباس پہنا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں اس وقت سیدنا علی المرتضیٰؑ اور لوگوں کی آپس میں گفتگو ہو رہی تھی، اس آدمی نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی بات کروں تو سیدنا علیؑ نے اس کی طرف توجہ نہ دی۔ وہ اپنی گفتگو میں مصروف رہے۔ میں اس آدمی کے پاس جا کر بیٹھ گیا اس سے سوال کیا: تم کیا بات کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں عمرہ کرنے کے لیے مکہ مکرمہ گیا تھا، وہاں میری ملاقات سیدہ عائشہؓ سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے فرمایا: وہ قوم جس نے تمہارے علاقے میں خروج کیا ہے اس کو ”حروریہ“ کیوں کہا جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا: انہوں نے ایک ایسے مقام (گاؤں وغیرہ جس کے وہ رہائشی ہیں) سے خروج کیا ہے جس کو ”حروراء“ کہا جاتا ہے، اس مناسبت سے انہیں ”حروریہ“ کہا جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے جو ان کو قتل کرنے میں شریک ہوا۔ اگر ابن ابی طالب چاہیں تو تمہیں ان کے بارے میں بتلا سکتے ہیں (یعنی ان کے پاس اس قوم کے بارے میں تفصیلی معلومات موجود ہیں) پھر اس آدمی نے کہا: میں اس قوم کے بارے میں سوال کرنے آیا ہوں۔ چنانچہ جب سیدنا علی المرتضیٰؑ فارغ ہوئے تو فرمایا: اجازت طلب کرنے والا کہاں ہے؟ اس آدمی نے جس طرح ہمیں (سیدہ عائشہؓ والی ملاقات کا) واقعہ بیان کیا تھا، اس طرح سیدنا علیؑ کے سامنے بیان کر دیا تو سیدنا علی المرتضیٰؑ نے بیان کیا: میں رسول اللہ ﷺ کے گھر گیا، وہاں آپ ﷺ کے ساتھ سیدہ عائشہؓ کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن ابی طالب اس دن تیری کیا کیفیت ہوگی کہ جب لوگوں کی حالت ایسی ایسی ہوگی [جن سے تیرا واسطہ پڑے گا] میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) بہتر جانتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کیا، پھر فرمایا: تمہاری مخالفت میں مشرق کی جانب سے ایک قوم نکلے گی وہ قرآن پڑھنے والے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکلے ہوں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان میں ایک شخص ناقص ہاتھوں

والا ہوگا اس کا ایک ہاتھ عورتوں کے پستان کی مانند ہوگا۔

پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا میں نے تم کو ان کے بارے میں بتا دیا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ میں نے تم کو بتایا تھا کہ وہ شخص ان میں موجود ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! پھر انہوں نے فرمایا: پھر تم میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ وہ شخص ان میں نہیں ہے پھر میں نے تم کو اللہ کی قسم کھا کر کہا تھا کہ وہ ان میں ہے پھر تم اس کی لاش کو میرے پاس گھیٹے ہوئے لائے۔ لوگوں نے کیا: جی ہاں! تو سیدنا علی المرتضیٰؑ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا تھا۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

زوائد مسند الامام احمد: 160/1؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 913 حافظ ابن کثیرؒ [البدایہ

والنہایہ 293/7] نے اس کی سند کو ”جید“ کہا ہے۔

184- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ زَيْدِ وَهُوَ ابْنُ وَهَبٍ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْهَرَوَانِ لَقِيَ الْخَوَارِجَ، فَلَمْ يَبْرَحُوا حَتَّى شَجَرُوا بِالرِّمَاحِ، فَقَتَلُوا جَمِيعًا قَالَ عَلِيٌّ: «اطْلُبُوا ذَا التُّدْيَةِ، فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ» فَقَالَ عَلِيٌّ: «مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ، اطلُبُوهُ فَطَلَبُوهُ فَوَجَدُوهُ فِي وَهْدَةٍ مِنَ الْأَرْضِ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنَ الْقَتْلَى، فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى يَدِهِ مِثْلُ سَبَلَاتِ السِّنُورِ، فَكَبَّرَ عَلِيٌّ وَالنَّاسُ، وَأَعْجَبَهُمْ ذَلِكَ»

۱۸۴- زید بن وہب سیدنا علی المرتضیٰؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جب جنگ نہروان کے دن ہمارا خوارج کے ساتھ آنا سامنا ہوا۔ وہ پیچھے نہ ہٹے یہاں تک کہ تیروں سے چھلنی ہو گئے اور سب مر گئے تو

سیدنا علی المرتضیٰؑ نے فرمایا: پستان کی مثل ہاتھ والے کو تلاش کرو۔ لوگوں نے اس کو تلاش کرنا شروع کیا، مگر وہ نہ ملا، تو سیدنا علیؑ نے فرمایا: نہ میں جھوٹا ہوں اور نہ میں نے جھوٹ بولا تھا، جاؤ اس کو تلاش کرو، لوگوں نے اس کو تلاش کرنا شروع کیا، تو اس کی نعل کی گھڑے میں پایا۔ اس کے اوپر اور بھی کئی لوگوں کی نعلیں پڑیں تھیں تو اچانک ایک آدمی کو دیکھا جس کے ہاتھ پر بلی کی مونچھوں کی طرح کے بال تھے تو سیدنا علی المرتضیٰؑ اور لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور سب نے اس پر بڑا تعجب کیا۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو معاویہ اور اعمش دونوں مدلس ہیں جو کہ لفظ ”عن“ سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں

مل سکی۔

185- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي قُرَيْبَةَ الدِّيْرَجَانِ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لِي خَارِجَةٌ تَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، وَفِيهِمْ ذُو الثَّدْيَةِ، فَقَاتِلَهُمْ فَقَالَتِ الْحَرْوِيَّةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: «لَا تُكَلِّمُوهُ، فَيُرَدِّكُمْ كَمَا رَدَّكُمْ يَوْمَ حَرْوَزَاءَ، فَسَجَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِالرِّمَاحِ» فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ: «اقْطَعُوا الْعَوَالِي، وَالْعَوَالِي الرِّمَاحُ، فِدَاؤُوا وَاسْتَدَاؤُوا، وَقَتِلْ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، أَوْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا» فَقَالَ عَلِيٌّ: «الْتَمِسُوا الْمَخْدَجَ، وَذَلِكَ فِي يَوْمِ سَاتٍ» فَقَالُوا: مَا نَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَرَكِبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي قُرَيْبَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهْبَاءَ، فَأَتَى وَهْدَةَ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: «الْتَمِسُوهُ فِي هَوْلَاءَ، فَأَخْرَجَ» فَقَالَ: مَا كَذَبْتُ، وَلَا كَذِبْتُ فَقَالَ: «اغْمَلُوا وَلَا تَتَكَلَّمُوا، لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَتَكَلَّمُوا لَأَخْبَرْتُكُمْ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَكُمْ عَلَى لِسَانِهِ، يَغْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ شَهِدْنَا أَنْاسٌ بِالْيَمَنِ» قَالُوا: كَيْفَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: «كَانَ هَوَاهُمْ مَعَنَا»

۱۸۵- زید بن وہب سے روایت ہے کہ ”دیزجان“ کے پل پر سیدنا علی المرتضیٰؑ نے ہمیں یہ خطبہ

ارشاد فرمایا: بلاشبہ میرے لیے ایک ایسی قوم کے خروج کا ذکر کیا گیا ہے جو مشرق سے نکلے گی، ان میں ذو الثدیہ (پستان کے مثل ہاتھ والا) نامی ایک شخص ہوگا، آپ ان سے جنگ کرنا، تو اہل حروریہ میں سے بعض نے بعض کو کہا: تم ان سے گفتگو نہ کرو (یعنی دلائل میں ان کو شکست نہیں دے سکتے) وہ تم پر اسی رد کریں گے، جس طرح ”حروریہ“ کے دن تم پر رد کیا تھا [یعنی اب بھی تم کو لا جواب کر دیں گے] انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ تیروں کا تبادلہ کیا۔ سیدنا علی المرتضیٰؑ کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی نے کہا: ان کے نیزوں کو قطع کرو تو سیدنا علیؑ کے ساتھیوں نے ان کو گھیرے میں لے لیا۔ پس سیدنا علی المرتضیٰؑ کے بارہ یا تیرہ ساتھی شہید ہو گئے۔ سیدنا علی المرتضیٰؑ نے فرمایا: ناقص ہاتھ والے کو تلاش کرو اور یہ دن شدید سردی کا تھا۔ لوگوں نے عرض کیا: ہم اس کو تلاش نہیں کر سکے پھر سیدنا علی المرتضیٰؑ نبی کریم ﷺ کے ”شہباء“ نامی خچر پر سوار ہوئے، ایک گڑھے والی زمین پر آئے تو فرمایا: اس کو یہاں (اس گڑھے میں) تلاش کرو۔ پس اس کی نعش کو وہاں سے نکالا گیا تو فرمایا: نہ میں جھوٹا ہوں اور نہ میں نے جھوٹ بولا تھا، پھر فرمایا: عمل کرو، توکل (پر ہی اکتفا) مت کرو۔ اگر مجھے اس بات کا خدشہ نہ ہوتا کہ تم صرف توکل پر ہی اکتفا کرو گے تو میں تمہیں اس الہی فیصلے سے آگاہ کرتا جو اللہ نے اپنے نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے بیان فرمایا تھا۔ وہاں جو یعنی لوگ موجود تھے انہوں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین یہ کیسا فیصلہ ہے؟ سیدنا علی المرتضیٰؑ نے فرمایا: وہ انہی کے بارے میں ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مصنف ابن ابی شیبہ: 311/15؛ مسند البزار: 580

186- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، أَنَّهُ كَانَ فِي

الْجَنَاشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " سَيَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ شَيْئًا، وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ شَيْئًا، وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ شَيْئًا، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَحْسَبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ، وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ، لَوْ تَعْلَمُونَ الْجَنَاشَ الَّذِي يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكَلُّوا عَلَى الْعَمَلِ، وَأَيُّهُ ذَلِكَ أَنْ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ، وَلَيْسَتْ لَهُ ذِرَاعٌ، عَلَى رَأْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلْمَةِ تَدْيِ الْمَرَاةِ عَلَيْهِ شَعْرَاتٌ بَيْضٌ، قَالَ سَلَمَةُ: فَتَزَلَّنِي زَيْدٌ مَنَزَلًا مَنَزَلًا حَتَّى مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ، عَلَى الْخَوَارِجِ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ: «أَلْفُوا الرِّمَاحَ، وَسَلُّوا سُيُوفَكُمْ مِنْ جُفُوتِهَا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ» قَالَ: «فَسَلُّوا السُّيُوفَ، وَأَلْفُوا جُفُوتِهَا، وَسَجَّرَهُمُ النَّاسُ يَغْنِي بِرِمَاحِهِمْ فَقَتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ» قَالَ عَلِيٌّ: «الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَامَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَتَلُوا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ» قَالَ: جَرِدُوهُمْ، فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ، فَكَبَّرَ عَلِيٌّ وَقَالَ: صَدَقَ اللَّهُ، وَبَلَغَ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ «اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟» قَالَ: «إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى اسْتَخْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَخْلِفُ لَهُ»

۱۸۶۔ سلمہ بن کہیل سے روایت ہے کہ زید بن وہب نے مجھے بتایا جو اس لشکر میں شامل تھے جنہوں نے سیدنا علیؑ کی معیت میں خوارج (کی سرکوبی) کے لیے کوچ کیا تھا۔ پس سیدنا علیؑ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”میری امت کے کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے، وہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے، تمہاری قراءت ان کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہوگی، تمہاری نماز ان کی نماز کے مقابلے میں کچھ نہیں ہوگی اور تمہارے روزے ان کے روزوں کے

مقابلے کچھ بھی نہیں ہوں گے۔ وہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے اور یہ سمجھیں گے یہ ان کے حق میں ہے (یعنی ان کے حق میں دلیل بنے گا) حالانکہ وہ ان کے خلاف جت بنے گا۔ ان کی نمازیں ان کے حلق سے نیچے نہیں اتریں گی، وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے اگر اس لشکر کو جو ان سے لڑنے جا رہا ہے پتہ چل جائے کہ نبی کریم ﷺ کی زبان سے ان کے حق میں کیا فضائل بیان ہوئے ہیں تو وہ (لشکر) اسی عمل پر بھروسہ کر لیتے۔ اس (گروہ) کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہے اس کا کہنی سے کندھے تک بازو ہوگا لیکن کہنی سے نیچے والا حصہ نہیں ہوگا، اس کے بازو کا اوپر والا حصہ پستان کی طرح ہوگا اور اس پر سفید بال ہوں گے۔

سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں کہ زید بن وہب نے مجھے ایک ایک منزل پر اتاراجتی کہ ہم ایک پل پر سے گزرے۔ [راوی بیان کرتے ہیں کہ جب ہم ان کے مد مقابل ہوئے۔] عبد اللہ بن وہب راہی ان (خوارج) کا امیر تھا پس اس نے انہیں کہا: نیزے پھینک دو اور تلواریں میانوں سے نکال لو! مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تمہیں ویسے ہی قسم دیں گے جیسے ”حروراء“ کے روز تمہیں قسم دی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نیزے پھینک دیئے اور تلواریں سونپ لیں۔ لوگوں نے اپنے نیزوں سے انہیں روکا۔ انہوں (خوارج) نے ایک دوسرے کو ہی قتل کیا اس روز (سیدنا علیؑ کے) لوگوں میں سے صرف دو آدمی شہید کیے گئے، پس سیدنا علیؑ نے فرمایا: مخدج (ناقص ہاتھ والے) کو تلاش کرو انہیں نہ ملا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علیؑ بنفس نفیس خود اٹھے حتیٰ کہ ان لوگوں کے پاس آئے جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا، آپ (سیدنا علیؑ) نے فرمایا: ان نعشوں کو نکالو پس انہوں نے اس (مخدج) کو زمین سے چمٹا (یعنی سب نیچے پڑا) ہوا پایا پس انہوں (سیدنا علیؑ) نے تکبیر (اللہ اکبر) کہی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول ﷺ نے آگے پہنچا دیا۔

عبیدہ سلمانی نے ان کی طرف کھڑے ہو کر پوچھا: اے امیر المؤمنین! اس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے خود سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں! اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے خود سنا ہے حتیٰ کہ انہوں نے تین مرتبہ

قسم طلب کی اور آپ (سیدنا علیؑ) قسم اٹھاتے رہے۔

تحقیق و تخریج:

صحیح مسلم: 156/1066

187- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: " لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لِأَنْبِيَاءِكُمْ مَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَفْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ»

۱۸۷۔ عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ (جنگ نہروان کے موقع پر) سیدنا علیؑ نے فرمایا: اگر تم فخر نہ کرتے تو میں تمہیں (اس اجر و ثواب کے متعلق) بتاتا جو اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ کے ذریعے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ان (خوارج) سے قتال کریں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں (سیدنا علیؑ) نے فرمایا: ہاں! رب کعبہ کی قسم، رب کعبہ کی قسم، رب کعبہ کی قسم [تین مرتبہ یہ قسم اٹھائی]

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ صحیح]

188- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ: قَالَ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ لَمَّا كَانَ حَيْثُ أُصِيبَ أَصْحَابُ النَّهْرِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «ابْتَغُوا فِيهِمْ، فَإِنَّهُمْ إِنْ كَانُوا هُمُ الْقَوْمُ الَّذِينَ ذَكَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ فِيهِمْ رَجُلًا مُخَدَّجَ الْيَدِ، أَوْ مُتْدُونَ الْيَدِ، أَوْ مُؤَدَّنَ الْيَدِ» فَاِبْتَغَيْنَاهُ، فَوَجَدْنَاهُ، فَدَلَلْنَاهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى قَالَ: «اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ» قَالَ: «وَاللَّهِ، لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا، ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا

لَحَدَّثْتُمْ بِمَا قَضَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ وَلِي قَتْلَ هَؤُلَاءِ»
قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ،
ثَلَاثًا»

۱۸۸۔ عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ جب اصحاب نہروان کو ہم نے ٹھکانے لگا دیا (یعنی قتل کر کے جہنم رسید کر دیا) تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں میں اس پستان کی مثل ہاتھ والے شخص کو تلاش کرو، اگر یہ وہی لوگ ہیں جن کا رسول اللہ ﷺ نے تذکرہ فرمایا تھا تو ان میں ایک ناقص ہاتھ والا یا پستان کی مثل ہاتھ والا یا کم ہاتھ والا شخص ہوگا۔ (یہاں راوی کو شک ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان تینوں میں سے کون سا لفظ بولا ہے) ہم نے تلاش کرتے ہوئے اس کو پایا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اس کے بارے میں بتایا۔ جب انہوں نے دیکھا تو اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم فخر نہ کرتے تو میں تمہیں (اس اجر و ثواب کے متعلق) بتاتا یا اسی کے مثل کوئی اور جملہ ارشاد فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کے ذریعے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ان (خوارج) سے قتال کریں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ہاں! رب کعبہ کی قسم۔ تین مرتبہ یہ قسم اٹھائی۔

تحقیق و تخریج:

صحیح مسلم: 155/1066

189۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ هَاشِمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: أَنَا فَقَّاتُ، عَيْنَ الْفِئْتَةِ، وَلَوْلَا أَنَا مَا قُوتِلَ أَهْلُ النَّهْرَوَانَ، وَلَوْلَا أَنِّي أَخْسَى أَنْ تَتْرَكُوا الْعَمَلَ لِأَخْبَرْتُمْ بِالَّذِي قَضَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ قَاتَلَهُمْ، مُبْصِرًا لِضَلَالَتِهِمْ، عَارِفًا بِالْهَيْدَى الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ

۱۸۹۔ زربن حبیش سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میں نے فتنہ کی آنکھ پھوڑ دی ہے اگر میں نہ ہوتا تو اہل نہروان قتل نہ ہوتے۔ اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ تم اعمال (صالح) چھوڑ دو گے تو میں تمہیں اس الہی فیصلے کی خبر دیتا کہ جو اس ذات نے تمہارے نبی (سیدنا محمد ﷺ) کی زبان اقدس کے ذریعے بیان فرمایا ہے (اس گروہ کے بارے میں) جو ان (خوارج) کو قتل کرے گا، جنہوں نے انہیں ان کی گمراہی پر آگاہ کیا۔ اس ہدایت کی معرفت حاصل کی (یعنی ان سے جنگ کرنا ہمارا فریضہ بن گیا تھا) جس پر ہم ہیں۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابوما لک عمرو بن ہاشم کو فی راوی ”ضعیف“ ہے۔

ذِكْرُ مُنَازَرَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ الْحُرَوْرِيَّةَ، وَاحْتِجَاجِهِ فِيمَا
أَنْكَرُوهُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اہل حرورہ کے ساتھ سیدنا عبد اللہ بن عباسؑ کے مناظرے کا بیان اور اس
میں ان (خوارج) کے سیدنا علی بن ابی طالبؑ پر اعتراضات کی تردید

190- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا
عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو زَمِيلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: «لَمَّا
خَرَجَتِ الْحُرَوْرِيَّةُ اعْتَزَلُوا فِي دَارٍ، وَكَانُوا سِتَّةَ آلَافٍ» فَقُلْتُ لِعَلِيِّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
«أَبْرِدُ بِالصَّلَاةِ، لِعَلِّي أَكَلِمَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ» قَالَ: «إِنِّي أَخَافُهُمْ عَلَيْكَ» قُلْتُ: كَلَّا،
فَلَبِسْتُ، وَتَرَجَّلْتُ، وَدَخَلْتُ عَلَيْهِمْ فِي دَارِ نِصْفِ النَّهَارِ، وَهُمْ يَأْكُلُونَ فَقَالُوا:
«مَرَحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَمَا جَاءَ بِكَ؟» قُلْتُ لَهُمْ: أَتَيْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارِ، وَمِنْ عِنْدِ ابْنِ عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِهْرِهِ، وَعَلَيْهِمْ نُزِّلَ الْقُرْآنُ، فَهُمْ أَعْلَمُ بِتَأْوِيلِهِ مِنْكُمْ، وَلَيْسَ فِيكُمْ
مِنْهُمْ أَحَدٌ، لِأَبْلِغُكُمْ مَا يَقُولُونَ، وَأَبْلِغُهُمْ مَا تَقُولُونَ، فَانْتَحَى لِي نَفَرٌ مِنْهُمْ قُلْتُ:
هَاتُوا مَا نَقِمْتُمْ عَلَيَّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ عَمِّهِ قَالُوا:
«ثَلَاثٌ» قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: «أَمَّا إِحْدَاهُنَّ، فَإِنَّهُ حُكْمُ الرَّجَالِ فِي أَمْرِ اللَّهِ» وَقَالَ

الله: {إِن الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ} {الأنعام: 57} مَا شَأْنُ الرَّجَالِ وَالْحُكْمِ؟ قُلْتُ: هَذِهِ وَاحِدَةٌ قَالُوا: وَأَمَّا الثَّانِيَةُ، فَإِنَّهُ قَاتِلٌ، وَلَمْ يَسِبْ، وَلَمْ يَغْتَمِ، إِنْ كَانُوا كُفَّارًا لَقَدْ حَلَّ سِبَاهُكُمْ، وَلَئِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ مَا حَلَّ سِبَاهُكُمْ وَلَا قِتَالُهُمْ قُلْتُ: هَذِهِ ثِنْتَانِ، فَمَا الثَّالِثَةُ؟ " وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالُوا: مَعَى نَفْسَهُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَهُوَ أَمِيرُ الْكَافِرِينَ " قُلْتُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ غَيْرُ هَذَا؟ قَالُوا: «حَسْبُنَا هَذَا» قُلْتُ: لَهُمْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ قَرَأْتُ عَلَيْكُمْ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ مَا يَزِدُّ قَوْلَكُمْ أَتَرْجِعُونَ؟ قَالُوا: «نَعَمْ» قُلْتُ: أَمَا قَوْلُكُمْ: «حُكْمُ الرَّجَالِ فِي أَمْرِ اللَّهِ، فَإِنِّي أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَنْ قَدْ صَبَّرَ اللَّهُ حُكْمَهُ إِلَى الرَّجَالِ فِي تَمَنِ زُبْعِ دِرْهَمٍ [ص: 481]، فَأَمَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَحْكُمُوا فِيهِ» أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيِّدَ، وَأَنْتُمْ حُرْمٌ، وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ} {المائدة: 95} وَكَانَ مِنْ حُكْمِ اللَّهِ أَنَّهُ صَبَّرَهُ إِلَى الرَّجَالِ يَحْكُمُونَ فِيهِ، وَلَوْ شَاءَ لِحُكْمِ فِيهِ، فَجَزَاءً مِنْ حُكْمِ الرَّجَالِ، أَنْشَدْتُكُمْ بِاللَّهِ أَحْكُمْ الرَّجَالِ فِي صَلَاحِ ذَاتِ الْبَيِّنِ، وَحَقِّنِ دِمَائِهِمْ أَفْضَلُ أَوْ فِي أَرْزَبٍ؟ قَالُوا: بَلَى، هَذَا أَفْضَلُ وَفِي الْمَرْأَةِ وَزَوْجِهَا: {وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا} {النساء: 35} فَتَشَدُّتُكُمْ بِاللَّهِ حُكْمَ الرَّجَالِ فِي صَلَاحِ ذَاتِ بَيْنِهِمْ، وَحَقِّنِ دِمَائِهِمْ أَفْضَلُ مِنْ حُكْمِهِمْ فِي بُضْعِ امْرَأَةٍ؟ خَرَجْتُ مِنْ هَذِهِ؟ " قَالُوا: نَعَمْ قُلْتُ: وَأَمَّا قَوْلُكُمْ قَاتِلٌ وَلَمْ يَسِبْ، وَلَمْ يَغْتَمِ، أَفَتَسْبُونَ أَمْكُمْ عَائِشَةَ، تَسْتَجِلُونَ مِنْهَا مَا تَسْتَجِلُونَ مِنْ غَيْرِهَا وَهِيَ أَمْكُمْ؟ فَإِنْ قُلْتُمْ: إِنَّا نَسْتَجِلُّ مِنْهَا مَا نَسْتَجِلُّ مِنْ غَيْرِهَا فَقَدْ كَفَرْتُمْ، وَإِنْ قُلْتُمْ: لَيْسَتْ بِأَمِينًا فَقَدْ كَفَرْتُمْ: {النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ} {الأحزاب: 6} فَأَنْتُمْ بَيْنَ ضَلَالَتَيْنِ، فَأَتُوا مِنْهَا بِمَخْرَجٍ، أَفَخَرَجْتُ مِنْ هَذِهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، وَأَمَّا مَعِي نَفْسِي مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَنَا آتِيكُمْ بِمَا تَرْضَوْنَ، إِنْ نَبِيٌّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخُدَيْبِيَّةِ صَالِحَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ: «اكْتُبْ يَا عَلِيُّ هَذَا مَا صَالِحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ» قَالُوا: لَوْ نَعَلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا قَاتَلْنَاكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

«امْحُ يَا عَلِيُّ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَمْحُ يَا عَلِيُّ، وَاكْتُبْ هَذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بِنُ عَبْدِ اللّٰهِ» وَاللّٰهُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ مِنْ عَلِيٍّ، وَقَدْ مَحَى نَفْسَهُ، وَلَمْ يَكُنْ مَخُوَهُ نَفْسَهُ ذَلِكَ مَحَاهُ مِنَ النُّبُوَّةِ، اُخْرَجْتُ مِنْ هَذِهِ؟ " قَالُوا: «نَعَمْ، فَرَجَعَ مِنْهُمْ اَلْفَانِ، وَخَرَجَ سَائِرُهُمْ، فَقَتَلُوا عَلِيَّ ضَلَالَتِهِمْ، فَقَتَلْتَهُمُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ»

۱۹۰۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ اہل حرورہ نے جب خروج کیا، وہ چھ ہزار کی بڑی تعداد میں ایک گھر پر علیحدہ جمع تھے۔ میں نے سیدنا علی المرتضیٰؑ سے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ ذرا نماز کو ٹھنڈا کیجیے تاکہ میں اس قوم (خوارج) سے کچھ گفتگو کر لوں، سیدنا علی المرتضیٰؑ نے فرمایا: مجھے خدشہ ہے کہ وہ کہیں آپ کو اذیت نہ دیں، میں نے عرض کیا: ایسا ہرگز نہیں ہوگا چنانچہ میں نے ایک خوب صورت ترین حلہ (جوڑا) زیب تن کیا، کنگھی وغیرہ کی اور ٹھیک دوپہر کے وقت ان کے پاس پہنچا جبکہ وہ کھانا کھا رہے تھے۔ (واضح رہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ ایک خوب رو اور بلند آواز والے انسان تھے)، انہوں نے مجھ کو دیکھ کر ”مرحبا مرحبا“ کہا اور کہنے لگے کہ اے ابن عباس! آپ کا آنا کیسے ہوا؟ میں نے کہا: میں مہاجرین و انصار صحابہ، آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی اور نبی کریم ﷺ کے داماد کے پاس سے آ رہا ہوں، انہی کے دور میں قرآن نازل ہوا، وہ قرآن کی تفسیر اور اس کا معنی و مفہوم تم سے زیادہ جانتے ہیں، ان کا کوئی شخص تمہارے ساتھ نہیں، میں تمہیں ان کے خیال سے اور ان کو تمہارے خیال سے متعارف کراؤں گا، چنانچہ کچھ لوگ الگ ہو کر میرے پاس آئے۔ میں نے کہا: اصحاب رسول اللہ ﷺ اور سیدنا علیؑ کے خلاف تمہیں کیا شکایات ہیں؟ انہوں نے کہا: تین شکایتیں ہیں۔ میں نے کہا: وہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا: پہلی شکایت تو یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کے معاملہ میں انسانوں کو حکم (فیصلہ کرنے والا) تسلیم کر لیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”حکم صرف اللہ کے لیے ہے۔“ پس اس آیت کی روشنی میں انسانوں کا ”حکم“ سے کیا تعلق؟ میں نے کہا: ایک ہوئی۔ دوسری شکایت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: دوسری شکایت یہ ہے کہ انہوں نے (سیدنا معاویہؓ اور ان کے ساتھیوں سے) قتال کیا، لیکن نہ انہیں قیدی بنایا اور نہ ان کا مال لوٹا، اگر وہ کافر تھے تو انہیں قیدی بنانا جائز تھا اور اگر مومن تھے تو نہ انہیں قید کیا جا

سکتا تھا اور نہ ان سے قتال جائز تھا، میں نے کہا: یہ دوسری ہوئی۔ تیسری شکایت کیا ہے؟ یا اس سے ملتی جلتی کوئی اور بات کہی، انہوں نے کہا: انہوں نے عہد نامہ تحکیم سے خود ”امیر المؤمنین“ کا لقب منادیا، اگر وہ امیر المؤمنین نہیں تو کیا (معاذ اللہ) امیر اکافرین ہیں؟ پھر میں نے کہا: کیا ان کے علاوہ بھی کوئی شکایت ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، بس اتنا ہی ہے۔ میں نے ان سے کہا: کیا میں کتاب اللہ اور سنت رسول کی روشنی میں تمہاری باتوں کو غلط ثابت کروں تو لوٹ آؤ گے؟ (یعنی اپنے موقف سے رجوع کر لو گے) انہوں نے کہا: ہاں! پھر میں نے کہا کہ تمہاری یہ شکایت کہ انہوں نے اللہ کے معاملہ میں انسانوں کو حکم بنایا، اس کے جواب میں میں تمہیں قرآن کی ایک آیت سناتا ہوں، جس میں اللہ نے ربع درہم جیسی معمولی چیز کے بارے میں انسانوں کو حکم ٹھہرایا ہے اور انہیں حکم دیا ہے کہ اس میں فیصلہ کریں، اللہ کے اس کلام کے بارے میں کیا خیال ہے:

ترجمہ: ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! شکار مت کرو، اس حال میں کہ تم احرام والے ہو اور تم میں سے جو اسے جان بوجھ کر قتل کرے تو چو پاؤں میں سے اس کی مثل بدلہ ہے، جو اس نے قتل کیا، جس کا فیصلہ تم میں سے دو انصاف والے کریں۔“

اللہ کا حکم یہ ہے کہ اس نے اپنا حکم لوگوں کے حوالے کر دیا ہے، تاکہ وہ اس کے مابین فیصلہ کریں، اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اس بات کا خود فیصلہ فرما دیتا، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ میں لوگوں کے فیصلے کو جائز قرار دیا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں! لوگوں کے اختلاف کو مٹا کر صلح پیدا کرنے اور انہیں خون ریزی سے بچانے کے لیے ”حکم“ مقرر کرنا بہتر ہے، یا ایک خرگوش کے بارے میں (جس کی قیمت ربع درہم ہے) انہوں نے کہا: ہاں، یہ افضل و بہتر ہے۔

مزید سنو! اللہ تعالیٰ نے خاوند اور بیوی کے بارے میں فرمایا:

ترجمہ: ”اور اگر ان دونوں کے درمیان مخالفت سے ڈرو تو ایک منصف، مرد کے گھر والوں سے اور ایک منصف، عورت کے گھر والوں سے مقرر کرو۔“

پس میں تمہیں پھر اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ مسلمانوں کے درمیان مصالحت کروانے

اور ان کی باہمی خون ریزی کو روکنے میں حکم مقرر کرنا اس عورت کے سامان لذت سے بہتر ہے؟۔ کیا میں (پہلے اعتراض سے) نکل گیا۔ (یعنی میں نے آپ کا پہلا اعتراض دور کر دیا) انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر میں نے کہا: تمہاری یہ شکایت کہ انہوں نے قتال کیا، لیکن مقابل کو برا بھلا نہیں کہا، ان کا مال نہیں لوٹا، تو اس سلسلے میں میں پوچھتا ہوں کہ تم اپنی ماں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی (معاذ اللہ) تنقیص کرنا پسند کرتے ہو، ان کے بارے میں بھی ان باتوں کو حلال جانو گے جو ان کے علاوہ دوسروں کے لیے حلال جانتے ہو؟ حالانکہ وہ تمہاری ماں ہے۔ اگر تم یہ کہو: ان کے ساتھ وہ سب کچھ حلال ہے، جو لونڈیوں کے لئے حلال ہوتا ہے، تو تم نے کفر کیا اور اگر یہ کہو کہ وہ ہماری ماں نہیں ہیں تو پھر بھی تم کافر ہو گئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ”یہ نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔“

تو تم دو گراہیوں کے درمیان پھنسے ہوئے ہو، اس سے نکلنے کا راستہ تمہی بتاؤ۔ کیا میں اس شکایت سے نکل گیا (یعنی میں نے آپ کا دوسرا اعتراض بھی دور کر دیا)، انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر میں نے کہا: تمہاری یہ شکایت کہ انہوں نے اپنے نام سے ”امیر المومنین“ کا لقب کیوں منادیا، تو میں اس کی دلیل تمہیں دیتا ہوں، جو تمہیں پسند آئے گی، نبی کریم ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر مشرکین سے جب مصالحت کی تھی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

”اے علی! لکھو: یہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ (ﷺ) صلح کر رہے ہیں۔

یہ سن کر مشرکین کہنے لگے: اگر ہم آپ کو رسول اللہ (ﷺ) مانتے تو پھر آپ سے جنگ کیوں

لڑتے، تب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

”اے علی! اسے منادو، اے اللہ تو خوب جانتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اے علی! منادو اور

لکھو: یہ معاہدہ ہے جس پر محمد بن عبد اللہ صلح کر رہے ہیں۔۔

(یہ دلیل بیان کرنے کے بعد سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خوارج سے فرمایا: اللہ کی قسم!

اللہ کے رسول ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں۔

پھر آپ ﷺ نے خود ہی (محمد رسول اللہ ﷺ کے لفظ کو) مناد یا پس اس کا یہ مطلب نہ تھا کہ آپ ﷺ نے خود کو نبوت سے مناد یا ہے۔ بتاؤ کیا میں اس آخری شکایت سے بھی نکل گیا (یعنی میں نے آپ کے آخری اعتراض کا مدلل جواب دے دیا)، انہوں نے کہا: جی ہاں! پھر ان میں سے دو ہزار لوگ دوبارہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جماعت میں واپس لوٹ آئے، بقیہ نے انکار کر دیا، اپنی گمراہی پر انہوں نے قتال کیا اور مہاجرین و انصار نے انہیں قتل کیا۔

تحقیق:

[اسنادہ حسن]

تخریج:

مسند الامام احمد: 342/1؛ سنن ابی داؤد: 4037؛ مختصر المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 522/1؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 312/10؛ المستدرک للحاکم: 150/2؛ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ الْمُؤَيَّدَةِ لِمَا تَقَدَّمَ وَصْفُهُ

سیدنا علی المرتضیٰؑ کی مذکورہ بالا صفات کی مؤید روایات

191- أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمِ الْجَنْبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ: «تَجْعَلُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ ابْنِ أكلةِ الْأَكْبَادِ حَكْمًا» قَالَ: إِنِّي كُنْتُ كَاتِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ، فَكَتَبَ هَذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، وَسَهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ سَهَيْلٌ: «لَوْ عَلِمْنَا أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ مَا قَاتَلْنَاهُ، أَمْحُهَا» فَقُلْتُ: «هُوَ وَاللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ، وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُكَ، لَا وَاللَّهِ لَا أَمْحُهَا» فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، «أُرِنِي مَكَاتَهَا، فَأَرِنْتُهَا فَمَحَاهَا» وَقَالَ: «أَمَا إِنَّ لَكَ مِثْلَهَا، سَتَأْتِيهَا وَأَنْتَ مُضْطَرٌّ»

۱۹۱۔ علقمہ بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰؑ سے عرض کیا: کیا آپ نے اپنے اور سیدنا معاویہؓ کے درمیان منصف مقرر کر دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں صلح حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کا کاتب تھا، میں نے لکھا: یہ وہ صلح کا معاہدہ ہے جو سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ اور سہیل بن عمرو کے مابین ہو رہا ہے تو سہیل نے کہا: اگر ہم ان کو رسول اللہ ﷺ تسلیم کر لیتے تو کیا پھر ان سے جنگ کرتے؟ اس (رسول اللہ ﷺ لفظ کو) کو مٹاؤ، میں نے کہا: اللہ کی قسم: تیری ناک خاک آلود ہو وہ اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں، نہیں اللہ کی قسم! میں اس کو ہرگز نہیں مٹاؤں گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (یہ

لفظ محمد رسول اللہ ﷺ کہاں لکھا ہے) وہ جگہ مجھے دکھاؤ، میں نے آپ ﷺ کو وہ مقام دکھایا، آپ ﷺ نے از خود منادیا اور فرمایا: تیار رہو عنقریب تم پر بھی ایک ایسا وقت آئے گا کہ جب تم مجبور ہو جاؤ گے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

ابو مالک عمرو بن ہاشم کو فی ضعیف ہے، محمد بن اسحاق مدلس ہیں جو کہ لفظ ”عن“ سے بیان کر رہے ہیں اور سماع کی تصریح ثابت نہیں، یوں یہ روایت سخت ضعیف ہے۔

192۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى. وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ: لَمَّا صَلَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْخُدَيْبِيَّةِ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: «أَهْلَ مَكَّةَ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ» قَالَ: فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ الْمُسْرِكُونَ: «لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ، لَوْ كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ لَمْ نُقَاتِلِكَ» قَالَ: «عَلِيٌّ أَمْحُهُ» قَالَ: «مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ، فَمَحَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُهَا إِلَّا بِجُلْبَانِ السَّلَاحِ» فَسَأَلْتُهُ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: «فَسَأَلُوهُ مَا جُلْبَانُ السَّلَاحِ؟» قَالَ: «الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ»

۱۹۲۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اہل حدیبیہ (بشار راوی نے کہا: یعنی اہل مکہ) کے ساتھ صلح کی تو اس کی دستاویز سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لکھی تھی۔ انہوں نے اس میں لکھا، یہ معاہدہ محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہے۔ مشرکین نے اس پر اعتراض کیا کہ لفظ محمد (ﷺ) کے ساتھ رسول اللہ نہ لکھو، اگر آپ رسول ہوتے تو ہم آپ سے لڑتے ہی کیوں؟ تو نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ منادو، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں تو اسے نہیں مٹا سکتا، (یعنی یا رسول اللہ ﷺ! علی یہ جرات کیسے کر سکتا ہے کہ آپ ﷺ کا مبارک نام اپنے ہاتھوں سے لکھ کر پھر خود

ہی اس کو مٹائے) تو نبی کریم ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے وہ لفظ مٹا دیا اور مشرکین کے ساتھ اس شرط پر صلح کی کہ آپ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ (آئندہ سال) تین دن کے لئے مکہ آئیں اور ہتھیار میان میں رکھ کر داخل ہوں، امام بشار کہتے ہیں کہ شاگردوں نے امام شعبہ سے پوچھا کہ ”جلبان السلاح“ (جس کا ذکر ہے) کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ میان اور جو چیز اس کے اندر ہوتی ہے (اس کا نام جلبان ہے)۔

تحقیق و تخریج:

صحیح البخاری: 2698؛ صحیح مسلم: 1783

193۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ، حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ فِيهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ " قَالُوا: " لَا نُقْرِئُهَا، لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعْنَاكَ بَيْتَهُ، وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لِعَلِيٍّ: «امْحُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ: «وَاللَّهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ، وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَكَتَبَ مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا، فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحَ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يُتْبِعَهُ، وَأَنْ لَا يَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ» فَلَمَّا دَخَلَهَا، وَمَضَى الْأَجَلَ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ فَلْيَخْرُجْ عَنَّا، فَقَدَ مَضَى الْأَجَلَ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْرَةَ تُنَادِي يَا عَمُّ يَا عَمُّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ، فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَالَ لِقَاطِمَةَ: «دُونِكِ ابْنَةَ عَمِّكَ، فَحَمَلْتَهَا، فَأَخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ، وَزَيْدٌ، وَجَعْفَرٌ» فَقَالَ عَلِيٌّ: «أَنَا أَخَذْتُهَا، وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي» وَقَالَ جَعْفَرٌ: «ابْنَةُ عَمِّي، وَخَالَئُهَا تَخْتِي»

وَقَالَ زَيْدٌ: «ابْنَةُ أُخِي، فَقَضَىٰ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالَتِهَا» وَقَالَ: «الْحَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ» ثُمَّ قَالَ: لِعَلِيِّ: «أَنْتَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْكَ» وَقَالَ: لِيَجْعَلَ «أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي» ثُمَّ قَالَ: لَزَيْدٍ: «أَنْتَ أَحُونَا وَمَوْلَانَا» فَقَالَ عَلِيُّ: «أَلَا تَتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ؟» فَقَالَ: «إِنَّهَا ابْنَةُ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ» خَالَفَهُ يَحْيَىٰ بْنُ آدَمَ، فَرَوَىٰ آخَرَ هَذَا الْحَدِيثَ، عَنِ إِسْرَائِيلَ، عَنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ هَانِئِ وَهَبِيزَةَ بِنِ يَرْبِمَ، عَنِ عَلِيِّ ۱۹۳۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذی قعدہ کے مہینے میں عمرہ کا احرام باندھا۔ لیکن مکہ والوں نے آپ ﷺ کو شہر میں داخل نہیں ہونے دیا۔ آخر صلح اس پر ہوئی کہ (آئندہ سال) آپ مکہ میں تین روز قیام کریں گے۔ جب صلح نامہ لکھا جانے لگا تو اس میں لکھا گیا کہ یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے۔ لیکن مشرکین نے کہا کہ ہم تو اسے نہیں مانتے۔ اگر ہمیں علم ہو جائے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو نہ روکیں۔ بس آپ صرف محمد بن عبد اللہ ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ بھی ہوں اور محمد بن عبد اللہ بھی ہوں۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول اللہ (ﷺ) کا لفظ مٹا دو، انہوں نے عرض کیا: نہیں، اللہ کی قسم! میں تو یہ لفظ کبھی نہ مٹاؤں گا۔ آخر آپ ﷺ نے خود دستاویزی، نبی کریم ﷺ اچھی طرح نہیں لکھ سکتے تھے تو آپ ﷺ نے ”رسول اللہ ﷺ“ کی جگہ ”محمد بن عبد اللہ“ لکھا، مزید لکھا: یہ اس معاہدے کی دستاویز ہے کہ محمد بن عبد اللہ نے اس شرط پر صلح کی ہے کہ مکہ میں تلوار کے علاوہ کوئی ہتھیار ساتھ لیے بغیر داخل ہوں گے، تلواریں بھی میان میں رکھتے ہوئے داخل ہوں گے۔ اگر مکہ کا کوئی شخص ان کے ساتھ جانا چاہے گا تو وہ اسے ساتھ نہ لے جائیں گے۔ لیکن اگر ان کے اصحاب میں سے کوئی شخص مکہ میں رہنا چاہے گا تو اسے وہ نہ روکیں گے۔ جب آئندہ سال آپ مکہ میں تشریف لے گئے اور (مکہ میں قیام کی) مدت پوری ہو گئی، تو قریش سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے صاحب سے کہیں کہ مدت پوری ہو گئی ہے اب وہ ہمارے یہاں سے چلے جائیں۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ مکہ سے روانہ ہونے لگے۔ اس وقت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی ”بچا بچا“ پکارتی ہوئی آئیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے ساتھ لے لیا، پھر وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس

ہاتھ پکڑ کر لائے اور فرمایا: اپنی چچا زاد بہن کو بھی ساتھ لے لو، انہوں نے اس کو اپنے ساتھ سوار کر لیا، پھر سیدنا علیؑ، سیدنا زید اور سیدنا جعفرؑ کے مابین اس بچی کی کفالت [کا اختلاف] ہوا۔ سیدنا علیؑ نے فرمایا کہ اس کا میں زیادہ مستحق ہوں، یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ سیدنا جعفرؑ نے فرمایا: یہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں بھی ہیں۔ سیدنا زیدؑ نے فرمایا کہ میرے بھائی کی بیٹی ہے تو نبی کریم ﷺ نے بچی کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا: خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے، پھر سیدنا علیؑ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، سیدنا جعفرؑ سے فرمایا کہ تم صورت اور عادات و اخلاق میں سب سے بڑھ کر میرے مشابہ ہو۔ سیدنا زیدؑ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی بھی ہو اور مولیٰ بھی، (یہاں لفظ مولیٰ کا معنی دوست بھی ہو سکتا ہے مگر زیادہ بہتر معنی آزاد کردہ غلام کے ہیں کہ تم ہمارے بھائی بھی ہو اور آزاد کردہ غلام بھی، کیونکہ سیدنا زید بن حارثہؑ نبی کریم ﷺ کے غلام تھے جن کو آپ ﷺ نے بعد میں آزاد کر دیا تھا)۔

سیدنا علیؑ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: کیا آپ ﷺ سیدنا حمزہؑ کی صاحبزادی سے شادی کریں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلاشبہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ (یعنی نبی کریم ﷺ اور سیدنا حمزہؑ نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا تھا اس مناسبت سے سیدنا حمزہؑ کی بیٹی رشتہ میں آپ ﷺ کی رضاعی بھتیجی تھی)

امام نسائیؒ فرماتے ہیں: بیچی بن آدم نے اس روایت کی سند کو بیان کرنے میں اختلاف کیا ہے انہوں نے ایک دوسری سند سے بیان کیا ہے: عن اسرائیل، عن ابی اسحاق عن ہانی وھبیرۃ بن یریم عن علی۔

تحقیق و تخریج:

مسند الامام احمد: 294/4؛ صحیح البخاری: 4251, 3184

194 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ وَهُوَ ابْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِي بْنِ هَانِيٍّ، وَهَبِيرَةَ بِنِ يَرِيمَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُمْ اخْتَصَمُوا فِي ابْنَةِ حَمْزَةَ، فَقَضَىٰ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا

وَقَالَ: «إِنَّ الْخَالَةَ أُمَّ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرَوُجُهَا؟ قَالَ: «إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي. إِنَّهَا ابْنَةُ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ» وَقَالَ لِعَلِيِّ: «أَنْتَ مَيِّ، وَأَنَا مِنْكَ» وَقَالَ لِرَبِيعِ: «أَنْتَ أَحُونَا وَمَوْلَانَا» وَقَالَ لِعَجْفَرٍ: «أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي»

۱۹۴۔ سیدنا علیؑ سے روایت ہے کہ ان (سیدنا علی المرتضیٰؑ، سیدنا جعفرؑ، سیدنا زیدؑ) کے درمیان سیدنا حمزہؑ کی صاحبزادی (کی کفالت) کے بارے میں جھگڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس (کی کفالت) کا فیصلہ اس کی خالہ کے حق میں فرمایا اور فرمایا: خالہ ماں کا مقام رکھتی ہے۔ تو میں (سیدنا علیؑ) نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: کیا آپ ﷺ اس (سیدنا حمزہؑ) کی صاحبزادی سے شادی کریں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے لئے حلال نہیں ہے کیونکہ بلاشبہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ (یعنی نبی کریم ﷺ اور سیدنا حمزہؑ نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا تھا اس مناسبت سے سیدنا حمزہؑ کی بیٹی آپ کی رضاعی بھتیجی لگتی تھی) اور سیدنا علیؑ کو فرمایا: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں، سیدنا زیدؑ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی بھی ہو اور مولیٰ بھی (یہاں لفظ مولیٰ کا معنی دوست بھی ہو سکتا ہے مگر زیادہ بہتر معنی آزاد کردہ غلام کے ہیں کہ ”تم ہمارے بھائی بھی ہو اور آزاد کردہ غلام بھی ہو۔“ کیونکہ سیدنا زید بن حارثہؑ نبی کریم ﷺ کے غلام تھے جن کو آپ ﷺ نے بعد میں آزاد کر دیا تھا) اور سیدنا جعفرؑ کو فرمایا: تو سب سے زیادہ صورت و سیرت کے لحاظ سے میرے مشابہہ ہے۔

تحقیق:

[اسنادہ ضعیف]

ابو اسحاق ”مدلس“ ہیں جو کہ لفظ ”عن“ سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

تخریج:

مسند الامام احمد: 1/98, 108, 115؛ سنن ابی داؤد: 2280؛ المستدرک

للمحکم: 3/120؛ وقال ”صحیح الاسناد“ ووافقه الذہبی وصحہ ابن حبان (7046)